سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ فَیضانِ مَدِینَہ

جولائی 2026ء / صفر المظفر 1448ھ

(دعوتِ اسلامی)

◄ فلاح کی راہ میں حائل رکاوٹیں 4
◄ کالی زبان والے کی بددعا 10
◄ اسلام کے خاندانی نظام کی اہمیت وافادیت 14
◄ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی تحفظِ عقائد کیلئے خدمات 29
◄ حاجی ابو رجب مرحوم، ناقابلِ فراموش شخصیت 42
◄ بیٹیوں کو صفائی ستھرائی کی تربیت دیں 60

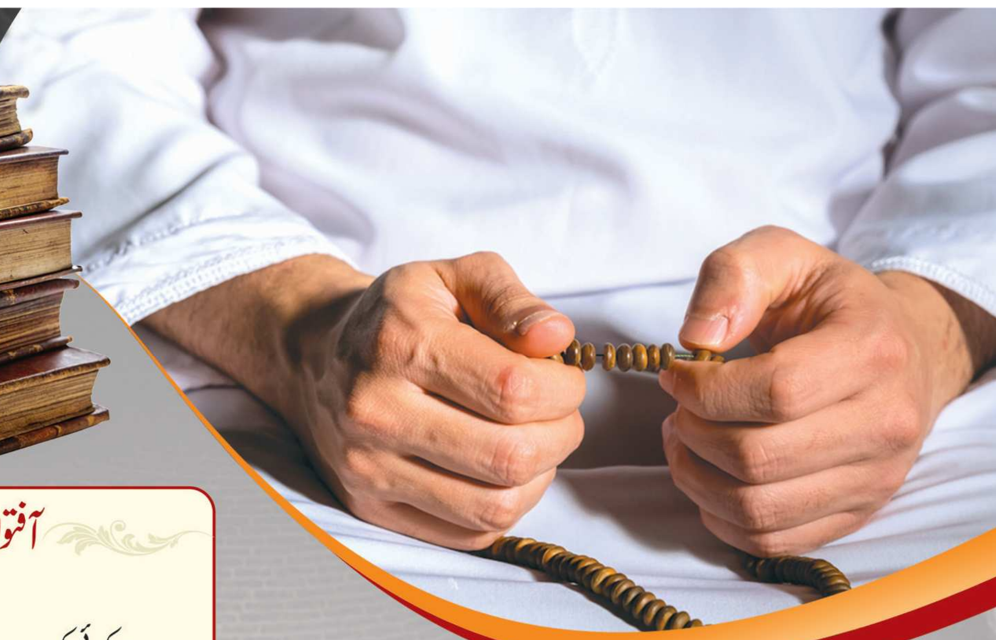

آفتوں سے گھر محفوظ رہے گا

یَا وَالِیُ (اے مدد گار)

جو کوئی کورے پیالے پر لکھ کر اس میں پانی بھر کر گھر کی دیوار پر چھڑکاؤ کر دے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم وہ گھر آفتوں سے محفوظ رہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص294)

کسی بھی کام میں ناکامی سے بچنے کے لیے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

111 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دُعا مانگے۔ اِن شآءَ اللہُ الْکَرِیْم کامیابی ملے گی۔

(جائز امتحان، انٹرویو، نیا کاروبار شروع کرنے کے لیے اور دیگر جائز مرادوں کے لیے یہ عمل فائدہ مند ہے۔ اِن شآءَ اللہُ الْکَرِیْم)

امیرِ اہلِ سنت مولانا الیاس عطار قادری

29 رمضان کریم 1446ھ 30-3-25

BP ہو یا شوگر

سورۂ قدر و سورۂ کوثر تین تین بار پڑھ (یا پڑھوا) کر پانی پر دم کر کے پییں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم B.P ہو یا شوگر آپ نارمل ہو جائیں گے۔ (مدّت علاج: شفا ملنے تک روزانہ ایک بار)

امیرِ اہلِ سنت مولانا الیاس عطار قادری

21 رمضان کریم 1446ھ 22-3-25

مقدّس اوراق دفن کرنے کا طریقہ

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: قرآن مجید بوسیدہ ہو گیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق مُنتشر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لیے لَحد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانب قبلہ کی دیوار کو اتنا کھودیں کہ سارے مقدّس اوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹی ڈالیں کہ اس پر مٹی نہ پڑے، مُصحَف شریف بوسیدہ ہو جائے تو اُس کو جلایا نہ جائے۔ (بہارِ شریعت، 3/495)

اوراقِ مقدسہ کے تحفظ اور ان کو بے ادبی سے بچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت "تحفظِ اوراقِ مقدسہ" کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے۔ اس شعبے کے تحت مختلف مقامات پر بکس لگائے جاتے ہیں تاکہ ان میں مقدس تحریرات، پرانی اور بوسیدہ کتب ڈالی جائیں۔ جب یہ بکس بھر جاتے ہیں تو یہ شعبہ شرعی و تنظیمی اصولوں کے مطابق اوراقِ مقدسہ کو دفن، ٹھنڈا یا محفوظ کرنے کا انتظام کرتا ہے۔

پیشکش: مجلسِ ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جولائی 2026ء / صفر المظفر 1448ھ

جلد: 10 شمارہ: 07

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

چیف ایڈیٹر	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شعبہ ذمہ دار	مولانا بلال حسین عطاری مدنی
شرعی مفتش	مفتی محمد انس رضا قادری
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

بفیضانِ نظر: سراج الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لیے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923103330935
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

قیمت — رنگین شمارہ: 220 روپے سادہ شمارہ: 110 روپے

ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3700 روپے سادہ شمارہ: 2300 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 10 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3200 روپے سادہ شمارہ: 1800 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لیے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سلسلہ	نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
قراٰن و حدیث	1	فلاح کی راہ میں حائل رکاوٹیں	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی	4
	2	اعمال میں اعتدال اپنایئے	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	8
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	3	کالی زبان والے کی بددعا مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری	10
دارالافتاء اہلِ سنّت	4	کیا ویسے میں جانور ذبح کرنا ضروری ہے؟ مع دیگر سوالات	مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی	12
مختلف مضامین	5	اسلام کے خاندانی نظام کی اہمیت و افادیت	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	14
	6	خود کو حالات کے مطابق ڈھالنا سیکھیں	حاجی محمد امین عطّاری	17
	7	شفاعتِ مصطفےٰ دلانے والی نیکیاں	مولانا شہزاد یونس عطّاری مدنی	19
	8	بزرگانِ دین کے مبارک فرامین	مولانا ابو شیبان عطّاری مدنی	22
بزرگانِ دین کی سیرت	9	حضرت سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی	23
	10	امام حسین کی تعلیمات اور ان کی عصری معنویت (دوسری اور آخری قسط)	مولانا ابو الحسن عطّاری مدنی	26
	11	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی تحفظ عقائد کیلئے خدمات	مولانا راشد علی عطّاری مدنی	29
	12	خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی قاضی محمد نور قادری	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	33
	13	اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	36
متفرق	14	رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں (جو کی روٹی)	مولانا اویس یامین عطّاری مدنی	38
	15	مصر سے ساؤتھ کوریا: ایک یادگار سفر (دوسری اور آخری قسط)	مولانا عبد الحبیب عطّاری	40
	16	حاجی ابو رجب مرحوم، ناقابلِ فراموش شخصیت	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	42
قارئین کے صفحات	17	آپ کے تأثرات		46
	18	نئے لکھاری	محمد حمزہ عطّاری/ اسرار احمد/ ریاض احمد عطّاری	47
بچّوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“	19	امانت داری اپنایئے	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	52
	20	لیکن وہ تو دوزخی ہے	مولانا سیّد عمران اختر عطّاری مدنی	53
	21	کالی بلی	مولانا حیدر علی مدنی	56
	22	بچوں کو قناعت سکھائیں	مولانا حافظ حفیظ الرّحمٰن عطّاری مدنی	58
اسلامی بہنوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“	23	بیٹیوں کو صفائی ستھرائی کی تربیت دیں	اُمِّ میلاد عطّاریہ	60
	24	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی	62
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	25	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاؤ الدین عطّاری مدنی	64

فلاح کی راہ میں حائل رکاوٹیں

مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مَدَنی*

کتابِ عظیم قرآنِ کریم نے جیسے فلاح و کامیابی کا ذریعہ و سبب بننے والے اعمال و نظریات کی جانب راہنمائی فرمائی ہے ایسے ہی ان اعمال اور عقائد وغیرہ کی بھی نشاندہی فرمائی ہے جو حقیقی فلاح و کامرانی یعنی اخروی نجات اور حصولِ جنت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

قرآنِ کریم نے فلاح کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا مختلف انداز میں ذکر فرمایا ہے البتہ اس مضمون میں ان پہلوؤں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے لیے قرآنِ کریم میں "لَا یُفْلِحُ" اور اس کے دیگر مترادفات کا ذکر ہوا ہے۔ ذیل میں ایسے اعمال ونظریات کا جائزہ لیا گیا ہے جو فلاح کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں:

ظلم (کفر) کرنا

ظلم کے لغوی معنٰی ہیں "وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعِہٖ" یعنی چیز کو وہاں رکھنا جو اس کی جگہ نہ ہو۔ (التعریفات للجرجانی، ص 102) اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو جس چیز کا حقدار نہ ہو اسے وہ دینا یا جو جس چیز کا حقدار ہو اسے وہ نہ دینا ظلم ہو گا۔

قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر کفر و شرک کو ظلم اور کرنے والوں کو ظالم قرار دیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ یہ ظلم کرنے والے ظالم (لوگ) فلاح نہیں پائیں گے، چنانچہ سورۃ الانعام میں ہے:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ(۲۱)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے۔ (پ7، الانعام: 21)

اسی طرح سورۃُ الْاَنْعام ہی کی آیت 135 میں کفار کو کھلی تنبیہ فرمائی گئی اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانی اعلان کروایا گیا کہ

﴿قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ(۱۳۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس کا رہتا ہے آخرت کا گھر بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے۔

ظلم کی ایک شکل یہ ہے کہ انسان اللہ کے حقوق کو پہچاننے کے باوجود انہیں ادا نہ کرے۔ عصرِ حاضر میں "روشن خیالی" اور "جدیدیت" کے نام پر دین کو ذاتی معاملہ قرار دے کر زندگی کے اجتماعی دائروں سے نکال باہر کرنا دراصل ظلم ہی ہے۔ آج نوجوانوں کو سوشل میڈیا پر یہ باور کرایا جاتا ہے کہ عقیدہ وایمان "پرانے زمانے کی چیز" ہے، اور بعض نام نہاد دانشور اسلامی عقائد پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے خود کو "آزاد مفکر" کہلواتے ہیں۔ یاد رہے کہ دنیا میں چاہے کتنی ہی شہرت، دولت اور عزت ملے، جو شخص اللہ کی توحید کو دل سے تسلیم نہ کرے اس کا انجام ہمیشہ کی ناکامی ہے۔

جرم (آیاتِ قرآنیہ کا انکار) کرنا

فلاح کی راہ میں حائل ایک رکاوٹ قرآنی آیات کا انکار کرنا بھی ہے، قرآنِ کریم نے ایسا کرنے والوں کو مجرم قرار دیا ہے۔ جب

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فِل علومِ اسلامیہ
ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

Go To Index

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کفارِ مکہ کے سامنے قراٰنِ کریم کی آیتیں تلاوت فرمائیں تو وہ اس قراٰن کے علاوہ کا مطالبہ کرنے لگے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے واضح فرمادیا کہ میں نہ تو قراٰن بدلنے والا ہوں اور نہ ہی اپنے رب کی نافرمانی کرنے والا، لیکن وہ کمال ڈھٹائی کے ساتھ یہی کہتے رہے کہ اس کے سوا اور قراٰن لے آیئے یا اسی کو بدل دیجئے، اللہ کریم نے فرمایا: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک مجرم فلاح نہ پائیں گے۔ چنانچہ سورۂ یونس میں ہے:

﴿وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍۙ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ(۱۵) قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ﳲ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ(۱۶) فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ(۱۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی امید نہیں کہ اس کے سوا اور قرآن لے آیئے یا اسی کو بدل دیجئے تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ تم کو اس سے خبردار کرتا تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک مجرموں کا بھلا نہ ہوگا۔ (پ11، یونس:15تا17)

آیاتِ قرآنیہ کے انکار کی ایک خطرناک صورت یہ ہے کہ بعض منکرینِ دین و رسالت قراٰنِ کریم کی من مانی تشریحات کرکے مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

قادیانی اور ان جیسے دیگر باطل گروہ "خاتم النبیین" جیسے واضح قرآنی لفظ کے معنی بدلنے کی جسارت کرتے ہیں تاکہ اپنے جھوٹے عقائد کو سہارا دے سکیں، حالانکہ چودہ سو سال سے امتِ مسلمہ کا اجماعی عقیدہ یہی ہے کہ حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

اسی طرح بعض لوگ نماز قائم کرنے کی تشریح کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اور عملی نماز، رکوع، سجود اور جماعت کے اس عظیم نظام کا انکار کرتے ہیں جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے لے کر آج تک پوری امت میں متواتر چلا آرہا ہے۔ یہ محض فکری غلطی نہیں بلکہ آیاتِ الٰہیہ کا انکار اور دین کو مسخ کرنے کی سنگین کوشش ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ وہ قرآن کو صحابۂ کرام، ائمۂ دین اور اہلِ سنت کے فہم کے مطابق سمجھے، کیونکہ اپنی عقل اور خواہش کے مطابق قرآن کی تفسیر کرنا انسان کو گمراہی کے اندھیروں میں دھکیل دیتا ہے۔ آج سوشل میڈیا اور مختلف پلیٹ فارمز پر ایسے فتنے بڑی تیزی سے پھیل رہے ہیں، اس لیے عقائد کی حفاظت، علمائے حق سے وابستگی اور مستند دینی تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لیے پہلے سے زیادہ ضروری ہوچکا ہے، ورنہ انسان دھوکے میں رہتے ہوئے ایمان کی دولت سے محروم بھی ہوسکتا ہے۔

اللہ پر جھوٹ باندھنا/شرک کرنا

یہودیوں نے راہِ حق کو چھوڑ کر حضرت عزیر علیہ السّلام کو اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو معاذاللہ! اللہ کا بیٹا کہا جبکہ کفارِ مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے، قراٰنِ کریم نے اس جسارتِ بد کو ذاتِ الٰہی پر افتراء اور اخروی فلاح نہ ملنے کا سبب کہا ہے۔ چنانچہ سورۂ یونس میں ہے:

﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗؕ هُوَ الْغَنِیُّؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَاؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ(۶۸) قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَؕ(۶۹)﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بولے اللہ نے اپنے لیے اولاد بنائی پاکی اس کو وہی بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔ تم فرماؤ وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان

کا بھلانہ ہو گا۔(پ11، یونس:68تا69)

ناشکری اور خیانت

فلاح کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں سے ایک اپنے محسن کی ناشکری اور اس کے ساتھ خیانت کرنا بھی ہے۔ اس کا تعلق اگر خالق کے ساتھ دیکھا جائے تو حقیقی احسان فرمانے والا اللہ کریم ہی ہے اور اللہ پاک کے کسی بھی حکم کی نافرمانی خیانت ہے جبکہ اگر اس کا تعلق مخلوق کے ساتھ ہو تو مفہوم یہ ہو گا کہ جس کسی نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک اور بھلائی کی ہو تو اس کے ساتھ یا اس کے مال و اہل کے ساتھ برائی نہ کرو، جو ایسا کرتا ہے وہ ظالم ہے۔ حضرت یوسف علیہ السّلام کو جب عزیزِ مصر کی بیوی نے برائی کی طرف بلایا تو آپ نے کیا ہی خوب صورت الفاظ کے ساتھ اپنے محسن کی احسان مندی کا اظہار اور اس کے اہل میں خیانت کرنے سے انکار فرمایا، اور اسے ظلم سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ظالم فلاح نہیں پاتے، چنانچہ سورۂ یوسف میں ہے:

﴿وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ(۲۳)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور وہ جس عورت کے گھر میں تھے اُس نے اُنہیں اُن کے نفس کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور کہنے لگی: آؤ، (یہ) تم ہی سے کہہ رہی ہوں۔ یوسف نے جواب دیا: (ایسے کام سے) اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ مجھے خریدنے والا شخص میری پرورش کرنے والا ہے، اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ بیشک زیادتی کرنے والے فلاح نہیں پاتے۔(پ12، یوسف:23)

احسان فراموشی آج کے معاشرے کا ایک بڑا المیہ بن چکی ہے۔ والدین کی قربانیاں بھلادی جاتی ہیں، استاد کی عزت کم ہو گئی، دوستوں کے حقوق پامال ہونے لگے اور امانت و دیانت کو "سادگی" سمجھا جانے لگا۔ بعض لوگ معمولی فائدے کے لیے دوستوں، اداروں، حتی کہ اپنے خاندان تک سے خیانت کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔ حالانکہ ناشکری دل کی سختی اور برکت کے خاتمے کا سبب بنتی ہے۔ جو شخص اپنے محسن کا وفادار نہیں ہوتا وہ درحقیقت اللہ کی نعمتوں کی بھی قدر نہیں کرتا۔ آج گھروں میں بے سکونی، کاروبار میں بے برکتی اور تعلقات میں نفرت کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگ امانت، وفاداری اور احسان شناسی جیسی صفات سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ اگر انسان حضرت یوسف علیہ السّلام کے کردار سے سبق لے اور تنہائی، موقع اور خواہش کے باوجود خیانت سے بچ جائے تو یہی اس کے ایمان کی حقیقی علامت ہے۔ کامیاب وہی ہے جو ہر حال میں امانت و وفا کا دامن تھامے رکھے۔

مَن مرضی سے حلال و حرام ٹھہرانا

اپنی مَن مرضی سے اللہ کی حلال و طیب نعمتوں کو حرام ٹھہراتے رہنا بھی فلاح و کامرانی کی راہ میں حائل ایک رکاوٹ ہے۔ کفارِ مکہ کی عادت تھی کہ کبھی بھی اپنی مرضی اور من گھڑت اصولوں پر کچھ جانوروں کو خواتین اور دیگر کے حق میں حرام قرار دیتے، قرآنِ کریم نے اس خود ساختہ حلال و حرام کو اللہ کی ذات پر جھوٹ باندھنا قرار دیا اور حلت و حرمت کا واضح اصول اور قاعدہ عطا فرمادیا کہ

﴿فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ(۱۱۴) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۱۵) وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ(۱۱۶)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو۔ تم پر تو یہی حرام کیا ہے مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لاچار ہو نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلانہ ہو گا۔(پ14، النحل:114تا116)

ماضی قریب میں بھی کچھ بدباطنوں نے آیتِ قرآنی کے اس

حصہ ”وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ“ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اولیاء اللہ کے نام کی نیاز و فاتحہ وغیرہ اور ان کے ایصالِ ثواب کے لئے راہِ خدا میں قربان کیے گئے جانور بھی حرام ہیں۔ یہ بھی ظلمِ عظیم اور احکامِ ربی پر افتراء ہے، قرآنی آیت بالکل واضح ہے کہ وہ جانور حرام ہے جس کو ذبح کرتے وقت اللہ کے علاوہ کوئی نام لیا جائے۔

پیغامِ حق پر اعتراض و انکار

اللہ کریم کی طرف سے انبیائے کرام پیغامِ حق لے کر تشریف لائے تو کئی اقوام نے انہیں جھٹلایا اور پیغامِ حق کو معاذ اللہ جادو وغیرہ بھی کہا۔ جلیل القدر نبی و رسول حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو بھی فرعون اور اس کی قوم نے ایسا ہی کہا تو آپ علیہ السّلام نے فرمادیا کہ جادوگر فلاح نہیں پاتے جبکہ اللہ کی بارگاہ سے پیغامِ حق لے کر آنے والے کا ہی انجام بہتر ہے، چنانچہ

﴿فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ(۳۶) وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ(۳۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ کا جادو اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں ایسا نہ سنا۔ اور موسیٰ نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لایا اور جس کے لیے آخرت کا گھر ہوگا بے شک ظالم مراد کو نہیں پہنچتے۔ (پ20، القصص:36تا37)

سورۂ یونس میں بھی موسیٰ علیہ السّلام کے فرمان سے واضح ہے کہ جادوگر حق کے مقابلے میں کبھی فلاح نہیں پاسکتے اور اللہ کریم کی طرف سے آیا ہوا پیغامِ حق ہی کامیاب ہے:

﴿قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْؕ اَسِحْرٌ هٰذَاؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ(۷۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: موسیٰ نے کہا: کیا حق کی نسبت ایسا کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس آیا، کیا یہ جادو ہے؟ اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے۔ (پ11، یونس:77)

اسی طرح سورۂ طٰہٰ میں بھی قرآنِ کریم نے فرمایا کہ جادوگر فلاح نہیں پاتے، چنانچہ

﴿وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْاؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى(۶۹)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ڈال تو دے جو تیرے دہنے ہاتھ میں ہے وہ ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے۔ (پ16، طٰہٰ:69)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرآنِ کریم نے انسان کی حقیقی کامیابی اور دائمی فلاح کے راستے کو نہایت واضح انداز میں بیان فرمایا ہے اور ساتھ ہی اُن رکاوٹوں سے بھی خبردار کردیا ہے جو انسان کو ایمان، ہدایت اور آخرت کی کامیابی سے محروم کردیتی ہیں۔ آج کے پُرفتن دور میں جہاں باطل نظریات، الحاد، بے دینی اور دین سے دوری تیزی سے پھیل رہی ہے وہاں مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن و سنت کو مضبوطی سے تھامیں، اپنے عقائد و اعمال کی حفاظت کریں اور اپنی نسلوں کو بھی سچے اسلامی ماحول سے وابستہ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ دورِ حاضر میں دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول مسلمانوں کے لیے ہدایت و اصلاح کا عظیم ذریعہ بنا ہوا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات، ہفتے کے روز ہونے والا امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کا مدنی مذاکرہ، دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام مساجد میں نمازِ فجر کے بعد ہونے والے تفسیرِ قرآن کے حلقے، مدرسۃ المدینہ، جامعۃ المدینہ، نیکی کی دعوت اور دیگر دینی کام ایسے مبارک ذرائع ہیں جو مسلمانوں کو دین پر عمل کرنا سکھاتے، گناہوں سے بچاتے اور نئی نسل کو عملی اسلام سے جوڑتے ہیں۔ جو شخص دینی ماحول اختیار کرلے، نیک لوگوں کی صحبت اپنالے اور قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے فلاح و کامیابی کے دروازے کھول دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم خود بھی دین سے وابستہ رہیں اور اپنے گھر والوں اور آنے والی نسلوں کو بھی ایسے پاکیزہ دینی ماحول سے وابستہ رکھیں تاکہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی نصیب ہو۔

Go To Index

اعمال میں اعتدال اپنائیے

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

زندگی جتنی معتدل (Balanced) ہو اُتنی خوشگوار ہوتی ہے اسی لیے اسلام نے زندگی کے ہر معاملے میں توازن و اعتدال اپنانے کا حکم دیا ہے چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوا، وَكَانَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ترجمہ: تم پر اتنا ہی عمل ہے جتنے کی تمہیں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ پاک (اعمال کا ثواب عطا کرنے سے) نہیں رکتا، یہاں تک کہ تم عمل کرتے کرتے اُکتا جاؤ اور اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ عمل وہی ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشگی اختیار کرے۔[1]

حدیث کا پس منظر اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا نے ایک موقع پر ایک صحابیہ حضرت حولاء بنت تُوَیت رضی اللہُ عنہا کا ذکر کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں۔ تو (ایک روایت کے مطابق) رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اتنا عمل کیا کرو جتنا آسانی سے کر سکو، بخدا! اللہ پاک ثواب عطا فرمانے سے نہیں رُکتا لیکن تم اُکتا جاؤ گے۔[2]

مرادِ حدیث اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی امّت پر شفقت و نرمی فرماتے ہوئے وہ کام کرنے کا فرمایا جسے ہمیشہ کیا جاسکے، نفس تازگی و نشاط محسوس کرے، دل کشادگی محسوس کرے، اِس طرح عبادت میں مستقل حاضری اور اُس کی لذّت پانا آسان ہو جاتا ہے۔[3]

امام کورانی شافعی علیہ الرَّحمہ اس حدیثِ مبارکہ کی وضاحت میں لکھتے ہیں: کسی بھی عمل کو حد سے زیادہ کرنا اُکتاہٹ کا باعث بنتا ہے اور جو عمل اُکتاہٹ کے ساتھ کیا جائے اس پر ثواب نہیں ملتا۔[4] لہٰذا نفلی عبادات میں مناسب مقدار اور اپنی طاقت و قوت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے تاکہ دورانِ عبادت طبیعت میں نشاط برقرار رہے، دل بھی نہ اُکتائے اور اُس عبادت کی ادائیگی کا تسلسل بھی نہ ٹوٹنے پائے۔

تربیتِ نبوی کا انداز اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بعض صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو بعض اوقات بعض عبادات میں بہت زیادہ کثرت سے منع کیا اور بعض کو اِس کی اجازت و ترغیب دی، دراصل بات یہ ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جس فرد / شخص میں یہ بات ملاحظہ کی کہ ان کے لیے اس پر ہمیشہ عمل کرنا دشوار ہوگا اور یہ تکلیف میں پڑ جائیں گے تو ان کو منع فرمایا اور جن کے بارے میں اطمینان تھا کہ یہ کثرتِ عبادت کی طاقت بھی رکھتے ہیں اور ہمیشہ کرنے سے کسی دشواری میں نہیں پڑیں گے نہ دوسروں کے حقوق اس وجہ سے تلف ہوں گے تو اُن کو اجازت مرحمت فرمائی۔ اولیائے کرام اِس تربیتِ نبوی کو پیشِ نظر رکھ کر عبادت کرتے ہیں اور اسی کی روشنی میں اپنے مریدین کی تربیت کرتے ہیں۔

اعتدال اپنانے کے چار اصول وہ کشتی منزل پر پہنچتی ہے جو اپنا بیلنس برقرار رکھتے ہوئے منزل کی طرف بڑھتی رہے،

*ذمہ دار مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ
(Hadith Research Center)

زندگی کی کشتی کا بھی یہی حال ہے، اِسے آگے بڑھنے کے لیے بیلنس اور اعتدال کی ضرورت پڑتی ہے، اپنے اندر اعتدال پیدا کرنے کے لیے ان نکات (Points) پر عمل کیجیے:

1 کسی بھی کام سے پہلے خود کو جانچ لیجیے "نیت" وہ آلہ (Tool) ہے جس کی مدد سے ہم یہ جان سکتے ہیں کہ ہم یہ کام کیوں کررہے ہیں؟ لہٰذا اسلام نے نیت کی درستی کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی ہے۔ نیت کے ذریعے آپ خود سے پوچھ سکتے ہیں کہ میرا یہ عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے ہے یا اِس سے دِکھاوا مقصود ہے؟ میرا ایسا کرنا مفید ہوگا یا نقصان دہ؟ وغیرہ وغیرہ۔ کام چھوٹا ہو یا بڑا؛ اُس میں اعتدال قائم رکھنے کے لیے نیت کی درستی بہت ضروری ہے۔

2 منظم زندگی گزارنے کی عادت بنالیجیے اگر ہم اپنے روزمرہ کے معمولات کا جائزہ لیں تو ہماری پریشانیوں کی بنیادی وجہ زندگی میں بے ترتیبی قرار پائے گی، دراصل یہ بے ترتیبی سستی و کاہلی، لاپرواہی اور ٹال مٹول کی عادت کا نتیجہ ہوا کرتی ہے یوں صبح کا کام شام تک ٹال کر یا شام کا کام صبح پر مؤخر کرکے ہم اپنی زندگی بے ترتیب کردیتے ہیں اور یہ غیر منظم زندگی دنیا و آخرت میں عظیم خسارے کا سبب بن جاتی ہے۔

اگر آپ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کی خاطر اعتدال اختیار کرنا چاہتے ہیں تو اپنے روزمرہ کے معمولات کو منظم کیجیے۔ زندگی منظم گزر رہی ہے یا نہیں؟ اِس بات کا جائزہ لینے کے لیے دعوتِ اسلامی "نیک اعمال" نامی رسالہ شائع کرتی ہے اور Neik Amaal نام سے موبائل ایپلیکیشن بھی موجود ہے جس کی مدد سے اپنی ڈیلی روٹین کا جائزہ لے کر غیر منظم زندگی کو منظم کرسکتے ہیں، جو کچھ آپ کو معلوم ہے اُسے معمول بناسکتے ہیں، جن باتوں کا معلوم ہونا ضروری ہے اُس کا علم حاصل کرسکتے ہیں اور روزانہ، ماہانہ اور سالانہ کے اعتبار سے اپنی سانسوں کا احتساب کرسکتے ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ آپ روزانہ نیک اعمال کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ کے ابتدائی دس دن میں اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجیے، کچھ عرصے میں آپ خود محسوس کریں گے کہ نیک اعمال پر عمل کی برکت سے آپ کی زندگی خودبخود منظم ہونے کے سبب بہت زیادہ پرسکون گزر رہی ہے۔

3 وقت کی قدر کو سمجھیے کہیں آنے جانے، گفتگو کرنے یا ملاقاتوں اور دعوتوں وغیرہ میں وقت کی ناقدری کرکے اعتدال سے ہٹنے کے نظارے عام ہیں لہٰذا جو لوگ وقت کی قدر نہیں کرتے ان کی زندگی بہت ہی غیر متوازن ہوجاتی ہے، بلکہ بعض اوقات سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ضائع کیا جانے والا وقت بہت بڑے مالی و جانی نقصان کا سبب بن جاتا ہے لہٰذا وقت کی قدر کرتے ہوئے خود کو وقت کا پابند بنائیے، اس کی برکت سے آپ کی زندگی میں کافی آسانیاں پیدا ہوجائیں گی اور حفاظتِ وقت کے معاملے میں احتیاط اخروی اعتبار سے بھی آپ کے لیے مفید ترین ثابت ہوگی۔

4 صرف نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجیے بے اعتدالی اور بے راہ روی کی جانب لے جانے میں سب سے زیادہ بری صحبت کا کردار ہوتا ہے، بعض اوقات مروّت میں کثیر مال خرچ کرکے بندہ محتاج بن جاتا ہے اور کبھی طرح طرح کے گناہوں میں گرفتار ہوجاتا ہے، نیکوں کی صحبت اختیار کرنے سے جہاں صبر و شکر، زہد و قناعت جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں وہیں بری صحبت اخلاق و کردار میں بگاڑ کا سبب بن جاتی ہے، اسی طرح میانہ روی پر ثابت قدم رکھنے میں بھی نیک صحبت کا بہت اہم کردار ہے لہٰذا اپنے معمولات میں میانہ روی پیدا کرنے کے لیے اچھی صحبت اختیار کیجیے۔

اللہ کریم ہمیں اعتدال کی نعمت عطا فرما کر اپنی رضا والے کام ذوق شوق کے ساتھ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 1/ 28، حدیث: 43 (2) مسلم، ص308، حدیث: 1833 (3) التلخیص للنووی، 1/ 696 (4) الکوثر الجاری، 1/ 109۔

Go To Index

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کالی زبان والے کی بد دُعا

سوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کالی زبان والے کی بد دُعا بہت لگتی ہے کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب: میں نے ابھی تک کسی کی کالی زبان دیکھی نہیں ہے زبان تو لال ہوتی ہے۔ جہاں تک بد دُعا لگنے کا تعلق ہے تو مظلوم کی دُعا اور بد دُعا دونوں قبول ہوتی ہیں، اب مظلوم چاہے جانور ہو یا غیر مسلم، بد دُعا تو ان کی بھی لگتی ہے۔ (دیکھئے: مرقاۃ المفاتیح، 5/24، تحت الحدیث: 2249- مراٰۃ المناجیح، 3/300) اس میں کالی اور لال زبان کا کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ لوگ اِس قسم کی باتیں اپنی طرف سے کرتے رہتے ہیں حالانکہ کسی مرد یا عورت کو کہنا کہ تیری زبان کالی ہے، تیری بد دُعا لگتی ہے یا تو نے مجھے بد دُعا دی ہے جبھی تو میرا نقصان ہوا ہے تو یہاں دِل آزاری کی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنی طرف سے ہوشیاری کرتے ہوئے کہے کہ میں نے فُلاں کو بد دُعا دی تو اس کا نقصان ہو گیا، فُلاں نے مجھے ستایا تو اس کو یوں ہو گیا۔ ایسے بڑے بول بولنا بھی بہت خطرناک ہے لہٰذا اِس قسم کی باتوں سے بچنا چاہیے۔ (مدنی مذاکرہ، 8 شعبان المعظم 1440ھ)

2 ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھنا کیسا؟

سوال: میں قراٰن شریف پڑھا ہوا نہیں ہوں، مجھے صرف اَلْحَمْد شریف اور قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد آتی ہے، کیا میری نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر کوئی اور سورت یاد نہیں ہے اور نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص ہی پڑھتے ہیں تو کوئی

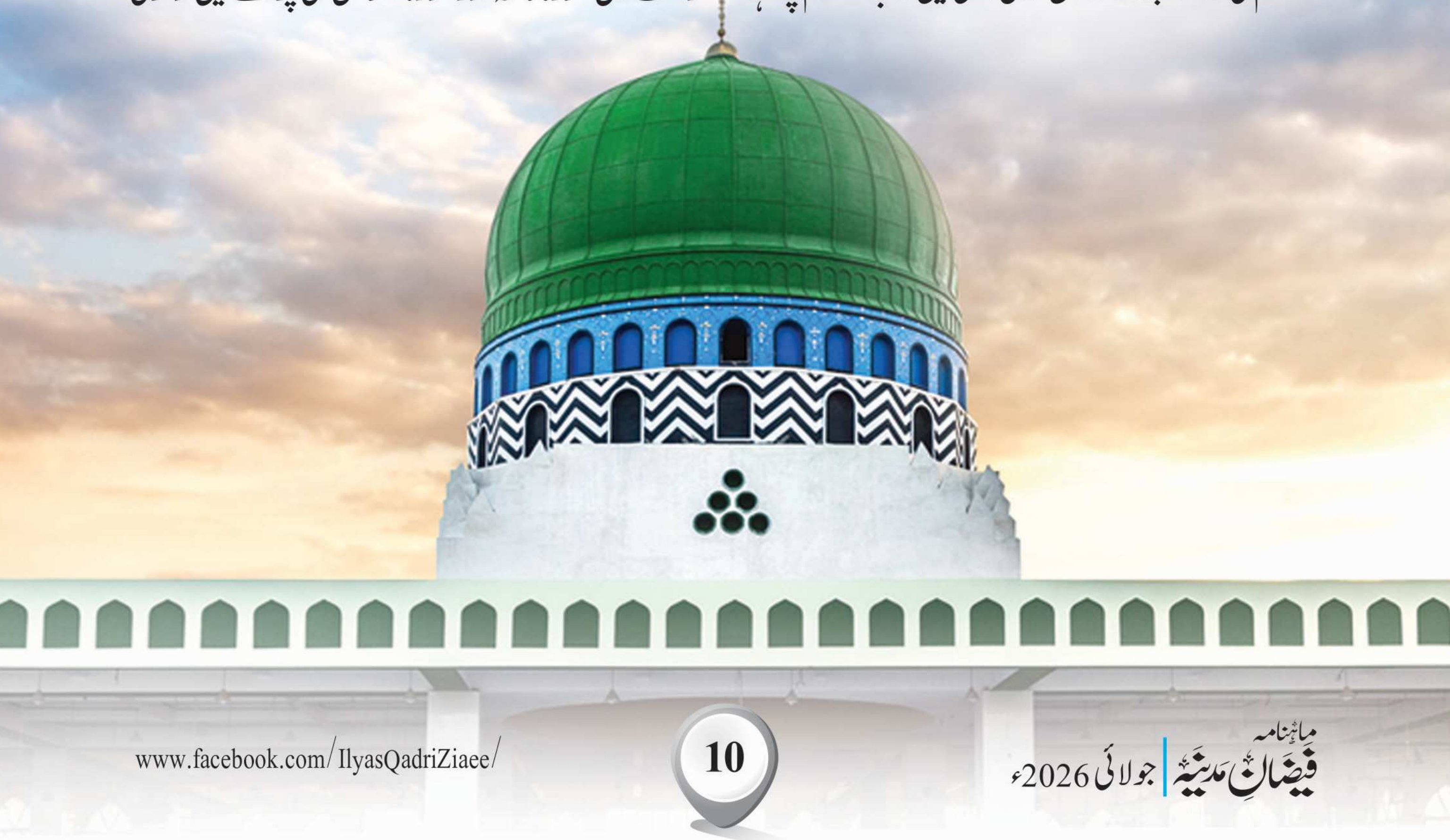

بات نہیں نماز ہو جائے گی۔ مزید سورتیں یاد کرنے کی کوشش کرتے رہیے۔(مدنی مذاکرہ، 18 شعبان شریف 1441ھ)

3 کسی چیز کو بیچنے میں کتنا نفع رکھیں؟

سوال: میں نے کپڑے کا کام شروع کیا ہے تو کیا اس میں 500 روپے نفع رکھ سکتے ہیں؟

جواب: سوال میں کچھ وضاحت کی کمی ہے البتہ جتنے کا بھی کپڑا بیچیں جائز ہے لیکن جھوٹ نہ بولیں اور دھوکا نہ دیں۔ نیز میرا مشورہ ہے کہ اتنا مہنگا بھی نہ بیچیں کہ جس سے آپ کے مسلمان بھائی تکلیف میں آجائیں، کپڑے کے جو واجبی دام بنتے ہوں وہ لیں کہ مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنا اور اس کی بھلائی چاہنا ثواب کا کام ہے۔(مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الاول شریف 1442ھ)

4 اذان کے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا

سوال: اذان کے وقت کانوں میں انگلیاں کیوں ڈالی جاتی ہیں؟

جواب: پہلے مائیک وغیرہ نہیں ہوتے تھے تو اونچی جگہ یا مَنارے وغیرہ پر کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈال کر اذان دی جاتی تھی تاکہ دور دور تک اذان کی آواز جائے۔ بہارِ شریعت میں ہے: اَذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے تو بھی اچھا ہے۔ اور اوّل احسن ہے(یعنی کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا زیادہ اچھا ہے) کہ ارشادِ حدیث کے مطابق ہے اور بلندیِ آواز میں زیادہ مُعین (یعنی آواز اونچی کرنے میں یہ عمل مددگار ہے) کان جب بند ہوتے ہیں آدمی سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہ ہوئی، زیادہ بلند کرتا ہے۔(بہارِ شریعت، 1/470- مدنی مذاکرہ، 7 ذوالقعدۃ الحرام شریف 1444ھ)

5 کیا بیوی اپنے شوہر کی میّت کو غسل دے سکتی ہے؟

سوال: کیا وصیت پر عمل کرتے ہوئے بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ نمبر 812 پر ہے: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا معاملہ نہ ہوا ہو جس سے وہ اس کے نکاح سے نکل جائے مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چُھوا یا بوسہ دیا یا مَعَاذَ اللہ مُرتدہ ہوگئی اگرچہ غسل سے پہلے ہی ہو پھر مسلمان ہوگئی کہ ان سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہوگئی لہٰذا غسل نہیں دے سکتی۔(مدنی مذاکرہ، 3 محرم الحرام 1441ھ)

6 عقیقے میں دو سال کا بکرا قربان کرنا کیسا؟

سوال: ہمارے گھر میں دو سال کے دو بکرے ہیں کیا ان کو عقیقے میں استعمال کرسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! کرسکتے ہیں جبکہ ان میں کوئی ایسا عیب نہ ہو جو قربانی کے لئے مانع(یعنی رکاوٹ) ہوتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نماز تراویح، 20 رمضان المبارک 1441ھ)

7 مسجد کے درخت کی لکڑیاں کاٹنا

سوال: ہماری مسجد میں درخت ہیں اور ان درختوں کو کاٹا گیا ہے کیا ان کی لکڑیوں کو بیچ سکتے ہیں؟

جواب: مسجد کا درخت کسی ضرورت کے تحت کاٹ دیا ہے[1] تو لکڑیاں مسجد ہی کی ہیں، بیچ کر اس کی رقم مسجد ہی میں خرچ کی جائے۔(مدنی مذاکرہ، بعد نماز تراویح، 20 رمضان المبارک 1441ھ)

8 کیا وضو کرتے وقت ناک صاف کرنا ضروری ہے؟

سوال: کیا وُضو کرتے وقت ناک میں پانی ڈالنا اور چھوٹی انگلی سے ناک کے اندر کا حصہ صاف کرنا ضَروری ہے؟

جواب: وُضو کرتے وقت ناک میں پانی چڑھانا سنّت اور ناک میں انگلی ڈال کر ناک صاف کرنا مستحب یعنی ثواب کا کام ہے۔(دیکھئے: بہار شریعت، 1/295، 297- مدنی مذاکرہ، 30 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ)

---

(1) اشجار موقوفہ (یعنی وقف کے درخت) اگر پھل دار ہوں تو جب تک ہرے ہیں ان کا کاٹنا بیچنا ناجائز اور گر پڑنے یا سوکھ جانے کے بعد روا (یعنی جائز) ہے کہ لکڑی بیچ کر مصارف وقف میں صَرف کردیں یہاں تک اگر کوئی پھل کا درخت نصف خشک ہوگیا اور نصف قابلِ انتفاع ہے تو اسی نصف خشک کی بیع جائز، باقی کی ممنوع، متولی اگر سبز کو کاٹے بیچے گا خائن ہے تولیت سے خارج کیا جائے گا، ہاں وہ پیڑ کہ پھل نہیں رکھتے بلکہ وقف کا انتفاع ان سے یونہی ہے کہ انہیں بیچ کر دام کئے جائیں ان کے سبز و خشک ہر طرح کی بیع جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 16/277)

Go To Index

دارُالافتاء اَہلِ سنّت

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔

1 کیا ولیمے میں جانور ذبح کرنا ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عقیقہ کی طرح ولیمہ میں بھی جانور ذبح کرنا ضروری ہے یا بغیر جانور ذبح کیے دیگر کھانوں کے ساتھ بھی ولیمہ کی سنت ادا ہو جائے گی؟ اور جو حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ: "ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔" کیا اس سے ولیمہ میں جانور ذبح کرنے کا ضروری ہونا ثابت نہیں ہوتا؟ اس حدیث شریف کی وضاحت بھی فرما دیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ولیمہ میں جانور ذبح کرنا یا گوشت کے ساتھ دعوت کرنا ضروری نہیں، بلکہ کسی بھی کھانے کی چیز سے ولیمہ کیا جا سکتا ہے۔ خود رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی متعدد ازواجِ مطہرات کے ولیموں میں جانور ذبح نہیں فرمایا، بلکہ جو کھانے کی چیزیں اس وقت میسر تھیں، انہی سے دعوتِ ولیمہ فرمائی۔ اسی طرح حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہہُ الکریم کا ولیمہ بھی جانور ذبح کیے بغیر عام کھانوں کے ساتھ ہوا۔

باقی حدیث شریف میں یہ ارشاد آیا ہے کہ: "ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو" تو اس میں بکری کا ذکر وجوب کے طور پر نہیں، بلکہ یہ فرمان چونکہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیارے صحابی حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہُ عنہ سے فرمایا تھا، تو یہ ان کی خوش حالی اور مالی استطاعت کے پیشِ نظر تھا، کیونکہ وہ بکری ذبح کرنے کی قدرت رکھتے تھے اور یہ ان کے لیے دشوار نہ تھا۔ اسی بنا پر علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ولیمہ شوہر کی مالی حیثیت کے مطابق کرنا مستحب ہے۔ نیز صاحب استطاعت کے لیے بالخصوص گوشت سے دعوت کرنا مستحب ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 قبروں پر آرٹیفیشل پھول اور لڑیاں وغیرہ ڈالنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عیدین اور شب براءت وغیرہ کے موقع پر بعض لوگ اپنے مرحومین کی قبروں پر آرٹیفیشل پھول اور لڑیاں وغیرہ ڈالتے ہیں کیا یہ قبروں پر ڈال سکتے ہیں؟

نوٹ: یہ آرٹیفیشل پھول اور لڑیاں قبروں پر ہی پڑے پڑے خراب و ناکارہ ہو جاتی ہیں اور بعد میں ان کو کچرے میں پھینک دیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عام مؤمنین کی قبروں پر آرٹیفیشل پھول اور لڑیاں وغیرہ ڈالنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ اس سے مقصود تزئین ہوتی ہے اور قبر محلِ زینت نہیں ہے نیز یہ اسراف ہے کہ اسراف و تبذیر کی جامع ترین تعریف یہ ہے "غیرِ حق میں صرف کرنا اسراف ہے۔" ناحق صرف کی ایک صورت یہ ہے کہ مال معصیت میں خرچ کیا جائے اور ناحق صرف کی دوسری صورت یہ ہے کہ کسی غرض کے بغیر مال خرچ کیا جائے، جس میں مال محض ضائع ہو جائے۔ اور دریافت کی گئی صورت میں بھی یہ مال معصیت میں خرچ کیا جا رہا ہے نیز بعد میں ان پھولوں اور لڑیوں کا ضیاع

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

ہوتا ہے پھر شریعتِ مطہرہ میں بھی ان کی کوئی اصل نہیں لہٰذا ان کی بجائے تر پھول قبروں پر ڈالے جائیں کیونکہ جب تک وہ تر رہتے ہیں اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کرتے ہیں جس سے میت کو انس حاصل ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 لقطے کی رقم غریب سید زادے کو دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کے پاس لقطے کی رقم موجود ہے، جس کی مالیت 4650 روپے ہے، یہ رقم اسے اپنی دکان کے باہر سے ملی تھی، اس نے یہ رقم مالک کو دینے کی نیت سے اٹھائی تھی اور اس نے مالک کو تلاش کیا یعنی اپنی دکان میں موجود ملازمین، گاہکوں، اور پڑوسی دکانداروں سے پوچھا لیکن کافی تلاش کے باوجود ان پیسوں کا مالک نہیں ملا، اور مالک کو تلاش کرتے ہوئے تقریباً اڑھائی ماہ ہوچکے ہیں۔ اب اسے ظنِ غالب ہوچکا ہے کہ مالک اب اپنی رقم کو تلاش نہیں کرتا ہوگا۔ زید اس رقم کو صدقہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کی دکان پر ایک غریب سید صاحب ملازمت کرتے ہیں تو کیا زید یہ رقم غریب سید زادے کو دے سکتا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کی گئی صورت میں زید اپنی دکان کے باہر سے ملنے والی رقم غریب سید زادے کو دے سکتا ہے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص لقطے کی چیز کو مالک تک پہنچانے کی نیت و ارادے سے اٹھائے تو اس پر لازم ہوتا ہے کہ اتنی مدت تک مالک کو تلاش کرے کہ اسے ظنِ غالب ہو جائے کہ اب مالک اپنی چیز کو تلاش نہیں کرتا ہوگا۔ اور اسے مالک نہ ملنے کی صورت میں اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو اس چیز کو مالک تک پہنچانے کے ارادے سے محفوظ رکھ لے یا پھر اس چیز کو کسی بھی نیک کام میں خرچ کردے۔ ایسی چیز کو صدقہ واجبہ کی مثل کسی غیر سید، غیر ہاشمی شرعی فقیر پر صدقہ کرنا واجب نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ مالک نہ ملنے کی صورت میں اس چیز کو مسجد و مدرسے وغیرہ میں بھی خرچ کیا جاسکتا ہے۔

لہٰذا زید لقطے کی مذکورہ رقم غریب سید زادے کو دے سکتا ہے کیونکہ کسی سید زادے کی مدد کرنا مصارف خیر میں سے ہی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 کیا ٹیکسٹ میسج کے سلام کا جواب لکھ کر دینا لازم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص کسی کو ٹیکسٹ میسج کے ذریعے عربی یا اردو رسم الخط میں ”السلام علیکم“ لکھ کر بھیجے، تو کیا اس کا تحریری طور پر وعلیکم السلام لکھ کر جواب دینا شرعاً لازم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تحریری موصول ہونے والے سلام کا جواب تحریری طور پر لکھ کر ہی دینا واجب نہیں، بلکہ زبانی بھی دیا جاسکتا ہے، اس سے بھی جواب دینے کا واجب ادا ہو جائے گا۔ لیکن فوراً دیا جائے کہ سلام کے جواب میں تاخیر کی اجازت نہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ جیسے ہی کسی کا سلام موصول ہو، تو فوراً زبان سے سلام کا جواب دیدے، تاکہ تاخیر کی وجہ سے گنہگار بھی نہ ہو اور پھر ٹیکسٹ میسج کا جواب دیتے ہوئے بھی سلام کا جواب دے دینا چاہیے، تاکہ وہ شخص کسی بدگمانی کا شکار بھی نہ ہو۔

نوٹ: جس طرح بالمشافہ کیے گئے سلام میں بھی صرف سلام تحیت (یعنی جو بنیادی طور پر زیارت و ملاقات کے لیے آنے والا کرے، اپنے کسی اور کام کے لیے نہ آیا ہو) کا جواب دینا لازم ہوتا ہے، اسی طرح تحریری سلام کا جواب لازم ہونے کے لیے بھی سلامِ تحیت ہونا ضروری ہے، سلامِ تحیت کے علاوہ سلام کا جواب دینے نہ دینے کا اختیار ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

اسلام کے خاندانی نظام کی اہمیت و افادیت

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

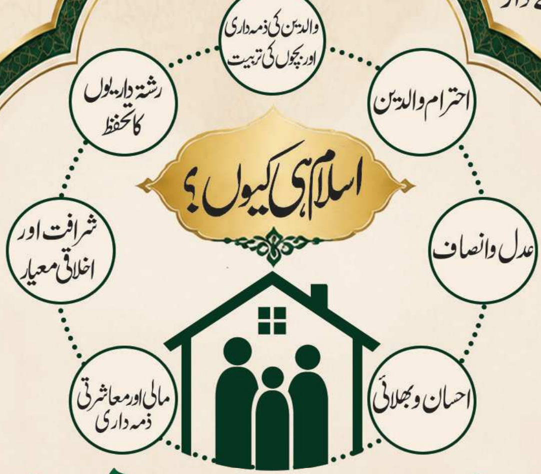

دنیا سے الگ تھلگ معاشرے سے کٹ کر انسان کے لیے زندگی گزارنا انتہائی مشکل ہے اسی لیے انسانوں کے ساتھ رہنے کا نظام بنایا گیا ہے جو صدیوں سے رائج ہے۔ اس نظام کے تحت انسان کسی معاشرے میں رہنے کے لیے تعلقات استوار کرتا ہے، اپنا گھر بناتا ہے اور پھر اس کا منتظم (سربراہ) بن کر اس کے نظام کو احسن طریقے سے چلانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نظام کو خاندان کہا جاتا ہے۔ اس میں کسی بھی انسان کے قریبی رشتے دار بھی شامل ہوسکتے ہیں۔

اسلام ہمیں زندگی میں جہاں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور نیکی کی دعوت وغیرہ دینے کا حکم دیتا ہے وہیں ہمیں انسانیت کے سب سے عظیم محسن نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت پر گامزن ہونے کی ہدایت بھی دیتا ہے جن کی مبارک زندگی ساری انسانیت کے لیے نمونہ اور اسوہ ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ طیبہ کا روشن اور مثالی پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے صرف نماز روزے کی ہی تلقین نہیں کی بلکہ شخصی، خانگی، خاندانی اور انسانی حقوق کے متعلق سب سے بڑھ کر پیغام دیا، اسلام نے نیکی کا جو جامع تصور دیا ہے، اس میں بھی خدمت خلق، حقوق انسانیت، صلہ رحمی، رہن سہن اور معاشرت، ایک لازمی حصہ ہے۔

اسلامی تعلیمات میں خاندانی نظام محبت، اخلاق اور ذمہ داری کے حسین پہلوؤں کو سامنے لاتا ہے تاکہ رشتے مضبوط ہوں، دل صاف ہوں اور گھروں میں برکت اترے۔ اسلام میں خاندانی نظام کی بنیاد چند اہم اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ اصول نہ صرف فرد کی زندگی کو مستحکم کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کی فلاح اور سکون کا ضامن بھی ہیں۔

قرآن و حدیث میں انسان کی معاشرتی اور خاندانی زندگی کے بارے میں تفصیلی معلومات موجود ہیں، حدیث پاک کی تقریباً ہر ہی کتاب میں خاندان، رشتہ داروں اور عزیز و اقارب سے متعلق نہ صرف روایات موجود ہیں بلکہ پورے پورے ابواب ترتیب دیئے گئے ہیں۔ مشکل وقت میں خاندان کا ہونا اللہ کریم کی بڑی نعمت ہے۔ اسی لیے اسلام نے ہمیشہ رشتہ داروں کے حقوق پر زور دیا، چاہے وہ محتاج ہوں یا خوشحال، بیمار ہوں یا تنہا۔ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ انسان تنہائی، خوف، بیماری، خوشی یا غم میں اپنے خاندان کا دست و بازو بنے۔ مشکلات کو بانٹنے سے دل ہلکا ہوتا ہے، محبت بڑھتی ہے اور نفرتیں کم ہوتی ہیں۔ اسلام ہمیں رِشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا حکم دیتا ہے اس حسنِ سلوک کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہدیہ و تحفہ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

Go To Index

دینا، اگر اِن کو کسی جائز بات میں تمہاری اِعانت (یعنی اِمداد) درکار ہو تو اِس کام میں اِن کی مدد کرنا، اِنہیں سلام کرنا، اِن کی ملاقات کو جانا، اِن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اِن سے بات چیت کرنا، اِن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔[1]

یہاں اسلام کے خاندانی نظام کی اہمیت کے ضمن میں کچھ بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں:

1 احسان و بھلائی

اسلامی خاندانی نظام میں ہر فرد کے ساتھ احسان و بھلائی کا درس دیا گیا ہے۔ رشتہ داروں کے کام آنا، کسی کی مشکل آسان کر دینا، کسی کی جائز سفارش کر دینا، کسی کو قرض دے دینا، کسی کے گھر کا سامان لا دینا، پوشیدہ طور پر کسی کی مدد کر دینا وغیرہ ایسی نیکیاں ہیں جن پر اجر و ثواب بھی ہے اور ان میں معاشرے کا حسن و خوبصورتی بھی پوشیدہ ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو اپنے بھائی کی مدد کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور وہ اس کی پوشیدہ مدد کرے تو اللہ کریم دنیا و آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا۔[2] یہ تو صرف چند مثالیں ہیں ورنہ ایسی بے شمار نیکیاں ہیں کہ جنہیں اپنا کر ہم نہ صرف ثواب کما سکتے ہیں بلکہ اپنے خاندان کو امن سلامتی بھائی چارے اور خیر خواہی کا مثالی اور قابلِ تقلید نمونہ بنا سکتے ہیں۔ اسلام میں شوہر اور بیوی کے تعلقات کو محبت اور رحمت کی بنیاد پر قائم کرنے کی تاکید ہے۔ قراٰنِ پاک میں فرمایا: ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس۔[3] یہ بیان کرتا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی حفاظت اور سکون کا ذریعہ ہیں۔

2 عدل و انصاف

خاندان میں تمام ہی افراد کے ساتھ انصاف کرنا ضروری ہے۔ خصوصاً والدین اور بچوں کے تعلقات میں یہ اصول بہت اہم ہے۔ بچوں کی پرورش، حقوق اور تربیت میں انصاف کا خیال رکھنا اسلام میں بے حد ضروری ہے۔ اسلام ایذا رسانی، جھگڑا، دل آزاری اور زبان کی سختی سے منع کرتا ہے، والدین سے ملنے کا حق ہر صورت برقرار رکھتا ہے اور غلط فہمیوں کو فوراً دور کرنے، صلح اور تعاون کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر یہ اصول گھر میں اپنائے جائیں سسرالی رشتے محبت، سکون اور اللہ کی رضا کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور پورا خاندان جنت کی چھاؤں میں رہتا ہے۔ اسلام ہر اُس رویے سے منع کرتا ہے جو دل آزاری، بدسلوکی، جھگڑے یا قطع تعلقی کا سبب بنے۔

3 احترامِ والدین

والدین کی عزت اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک خاندان کی بنیاد ہے۔ قراٰن پاک میں حکم ہے: اپنے والدین کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور کہو: ﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (۲۴) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا۔[4]

4 والدین کی ذمہ داری اور بچوں کی تربیت

والدین بچوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کے ذمہ دار ہیں۔ بچوں کو نیکی، ادب، اور معاشرتی اصول سکھانا اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔

5 رشتہ داریوں کا تحفظ

اسلام خاندانی نظام میں رشتوں کو مضبوط رکھنے پر زور دیتا ہے، جیسے عزیزوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور خاندانی تعلقات قائم رکھنا۔ قراٰنِ پاک میں رشتہ داروں کے ساتھ احسان و بھلائی اور حسنِ سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام خاندانی جھگڑوں سے بچنے کے لیے محبّت، احترام اور انصاف پر مبنی زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ میاں بیوی کو حسنِ سلوک، نرم گفتاری، غصے پر قابو اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ والدین اور بچوں کے درمیان عدل و شفقت کی تاکید کی گئی ہے۔ مشورے سے فیصلے کرنا، زبان کی حفاظت، مالی ذمہ داریوں کی وضاحت، پردہ اور حدود کی پابندی، غلط فہمیوں کو فوراً دور کرنا، اور صبر و معافی کا رویہ اپنانا گھر کے سکون کی بنیاد

Go To Index

ہے۔ اختلاف بڑھ جائے تو قرآن حکم دیتا ہے کہ خاندان کے سمجھ دار افراد صلح کرائیں۔ یوں اسلام محبت، حکمت اور ذمہ داری کے ذریعے خاندان کو جھگڑوں سے محفوظ رکھنے کا مکمل نظام فراہم کرتا ہے۔[4]

6 شرافت اور اخلاقی معیار

اسلام خاندان کے ہر فرد کے ساتھ اچھے اخلاق، عزت، اور شرافت کی پابندی کی تعلیم دیتا ہے۔ اخلاقی تربیت خاندان کے استحکام کا اہم ذریعہ ہے۔ ہمارے ربِّ کریم نے رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حُکم اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 21 سورۃ الرّوم کی آیت نمبر 38 میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۳۸)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو رِشتہ دار کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رِضا چاہتے ہیں اور انہیں کا کام بنا۔[5]

رشتوں کی نوعیت بدلنے کے ساتھ رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کے درجات بھی بدلیں گے۔ رشتوں میں سب سے بڑھ کر مرتبہ والدین کا ہے، پھر جن سے نسب کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو ان کا مرتبہ ہے۔ پھر ان کے بعد باقی رشتے دار اپنے رشتے کے حساب سے حسنِ سلوک کے مستحق ہوں گے۔[6]

صِلۂ رِحمی کیا ہے؟

صلہ کے لغوی معنیٰ ہیں: کسی بھی قسم کی بھلائی اور احسان کرنا[7] جبکہ رِحم سے مراد قرابت اور رشتہ داری ہے۔[8] صِلۂ رِحم کا معنیٰ رشتے کو جوڑنا ہے، یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور (حُسنِ) سلوک کرنا[9] لہٰذا رشتہ داروں سے خندہ پیشانی سے ملنا، مالی مشکلات میں ان کی مدد کرنا، دُکھ سُکھ میں شرکت کر کے اُن کی دلجوئی کا سامان کرنا یہ سب صِلۂ رحمی میں شامل ہے۔

صلۂ رحمی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کے ساتھ ہی صلۂ رحمی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔[10]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کا حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔[11]

رزق اور عمر میں برکت

صلۂ رحمی سے رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے چنانچہ 2 احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

1 رشتے جوڑنا گھر والوں میں مَحبّت، مال میں برکت اور عمر میں درازی ہے۔[12]

2 جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسعت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے (یعنی لمبی عمر پائے) تو وہ صِلہ رحمی کرے۔[13]

7 مالی اور معاشرتی ذمہ داری

خاندان کے افراد اپنی ضروریات پوری کرنے، خرچ اور روزگار میں توازن رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ شوہر کو گھر کی معاشی ذمہ داری، اور والدین کو بچوں کی کفالت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

الغرض اسلام خاندان کو ایک مضبوط، محبت، انصاف، اخلاق، اور ذمہ داری کے اصولوں پر قائم معاشرتی اکائی سمجھتا ہے۔ اگر یہ اصول صحیح طریقے سے نافذ ہوں تو نہ صرف فرد بلکہ پورا معاشرہ فلاح اور سکون حاصل کرتا ہے۔

---

(1) کتاب الدُرَر الحکام، 1/323 (2) مجمع الزوائد، 7/527، حدیث: 12139 (3) پ2، البقرۃ: 187 (4) پ15، بنیٓ اسرآءیل: 24 (5) پ 21، الروم: 38 (6) رد المحتار، 9/678 (7) الزواجر، 2/156 (8) لسان العرب، 1/1479 (9) بہارِ شریعت، 3/558 (10) پ4، النسآء: 1 (11) تفسیرِ نعیمی، 4/455 (12) ترمذی، 3/394، حدیث: 1986 (13) بخاری، 4/97، حدیث: 5985۔

Go To Index

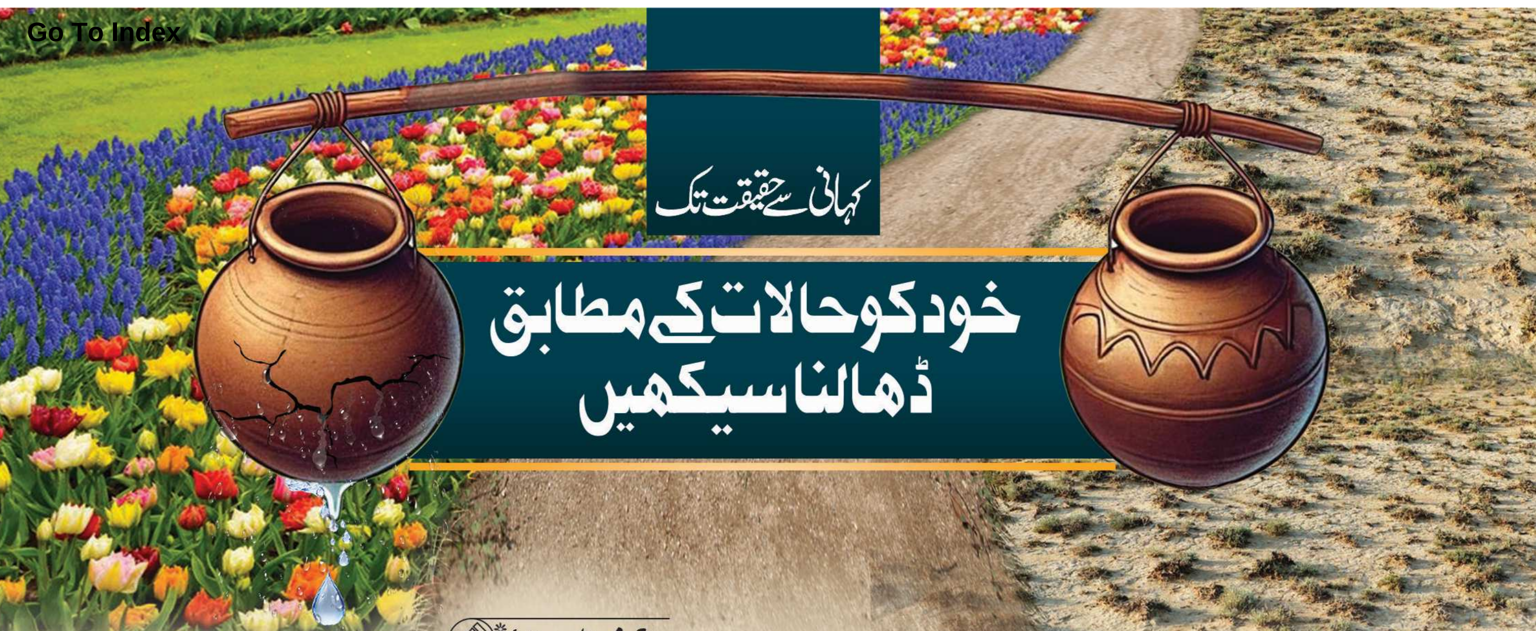

کہانی سے حقیقت تک

خود کو حالات کے مطابق ڈھالنا سیکھیں

حاجی محمد امین عطاری*

مٹکا بول پڑا

ایک بوڑھے شخص کے گھر میں پانی کے دو مٹکے تھے، جنہیں وہ روزانہ ایک لکڑی پر باندھ کر اپنے کندھے پر رکھتا اور نہر سے پانی بھر کر گھر لاتا تھا۔ ان دو مٹکوں میں سے ایک تو بالکل درست تھا، مگر دوسرا کچھ ٹوٹا ہوا تھا۔ ہر بار ایسا ہوتا کہ جب یہ بوڑھا شخص نہر سے پانی بھر کر لاتا تو ٹوٹے ہوئے مٹکے سے تھوڑا تھوڑا پانی راستے میں گرتا رہتا یہاں تک کہ آدھا پانی راستے میں ہی بہہ چکا ہوتا، جبکہ دوسرا صحیح سلامت مٹکا پورا بھرا ہوا گھر پہنچتا۔ صحیح مٹکا اپنی کارکردگی سے مطمئن تھا، لیکن ٹوٹا ہوا مٹکا مایوسی کی حالت میں اندر ہی اندر کُڑھتا رہتا یہاں تک کہ وہ اپنی ذات سے بھی نفرت کرنے لگا کہ وہ کیوں اپنے فرائض اس طرح ادا نہیں کر پاتا، جیسے اُس سے توقع کی جاتی ہے۔

دو سال تک مسلسل اِس ناکامی کی تلخی برداشت کرنے کے بعد ایک دن ٹوٹا ہوا مٹکا بول پڑا اور اُس بوڑھے شخص سے کہنے لگا: میں اپنی اِس کمزوری کی وجہ سے بہت شرمندہ ہوں کہ جو پانی آپ اتنی محنت سے بھر کر لاتے ہیں، اس میں سے بہت سا پانی صرف میرے ٹوٹا ہوا ہونے کی وجہ سے گھر پہنچنے سے پہلے ہی بہہ جاتا ہے۔ مٹکے کی بات سن کر بوڑھا شخص مسکراتے ہوئے کہنے لگا:

کیا تم نے ان دو سالوں میں یہ نہیں دیکھا کہ جس طرف سے میں تمہیں اُٹھا کر لاتا ہوں، اُس طرف راستے کے کنارے پھولوں کے پودے لگے ہوئے ہیں، جبکہ دوسری طرف کچھ بھی نہیں اُگا ہوا؟

بوڑھے نے نرمی سے مزید کہا: مجھے معلوم تھا کہ مٹکا ٹوٹا ہونے کی وجہ سے کچھ پانی بہتا ہے، اسی لیے تو میں نے نہر سے گھر تک کے راستے میں پھولوں کے بیج بو دیئے تھے، تاکہ وہ روزانہ راستے میں گرنے والے پانی سے سیراب ہوتے رہیں۔ میں نے گزشتہ دو سالوں میں، اِنہی پھولوں سے کئی خوبصورت گلدستے بنا کر اپنا گھر سجایا اور مہکایا ہے۔ اگر تم میرے پاس نہ ہوتے تو میں یہ بہار دیکھ ہی نہ پاتا جو تمہارے دم سے مجھے نصیب ہوئی ہے۔

اس فرضی کہانی سے حاصل ہونے والے نکات

اپنی خامی پر نگاہ ڈالنا

سرورِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سمجھ دار وہ شخص ہے جو اپنا محاسبہ کرے۔ (ترمذی، 4/207، حدیث: 2467)

اپنی کمزوری کو سمجھنا اصلاح اور ترقی کی پہلی سیڑھی ہے۔

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ دعوتِ اسلامی

Go To Index

❁ کام کے معیار کو پیشِ نظر رکھنا

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرے تو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اسے مہارت و پختگی کے ساتھ کرے۔ (مسند ابی یعلیٰ،4/20، حدیث:4369)

کام کے معیار کو سمجھ کر عمل کرنا اسلام میں پسندیدہ ہے۔

❁ اپنے ساتھ چلنے والوں کی صلاحیتوں کا علم ہونا

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ کی فقہی بصیرت کو پہچانتے ہوئے فرمایا: میری اُمّت میں حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ ہیں۔ (ترمذی،5/435، حدیث:3815)

اسی پہچان کی بنیاد پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابہ کی صلاحیتوں کو نہ صرف جانتے تھے بلکہ انہیں بہترین مقام بھی دیتے تھے۔

❁ ماتحت کی کمزوری کو فائدہ مند بنانا

ہم ہمیشہ بے عیب لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں، حالانکہ کوئی انسان کامل نہیں، ہر انسان میں کوئی نہ کوئی صلاحیت ضرور ہوتی ہے اچھا انسان وہ ہے جو لوگوں کی صلاحیت پہچان کر صحیح جگہ استعمال کرے۔

اپریل 2026ء میں غمزدہ خاندانوں اور بیماروں کے نام امیرِ اہلِ سنت کے دعائیہ پیغامات کی رپورٹ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اپریل 2026ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3388 پیغامات جاری فرمائے جن میں 579 تعزیت، 2651 عیادت جبکہ 158 دیگر پیغامات تھے۔ امیرِ اہلِ سنت نے پیغامات کے ذریعے بیماروں کی جلد صحت یابی کے لیے دعائیں کیں اور لواحقین سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کی مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعا فرمائی۔

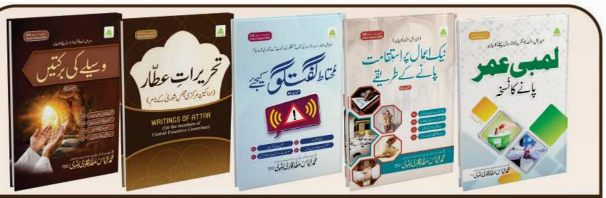

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (اپریل 2026ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اپریل 2026ء میں دیے گئے 5 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے:

1. **لمبی عمر پانے کا نسخہ:** 14 لاکھ، 76 ہزار 930
2. **نیک اعمال پر استقامت پانے کے طریقے:** 14 لاکھ، 26 ہزار 671
3. **محتاط گفتگو کیجئے:** 15 لاکھ، 96 ہزار 626
4. **تحریراتِ عطّار:** 15 لاکھ، 71 ہزار 864
5. **وسیلے کی برکتیں:** 17 لاکھ، 19 ہزار 143

Go To Index

کچھ نیکیاں کمالے

شفاعتِ مصطفےٰ دلانے والی نیکیاں

مولانا شہزاد یونس عطاری مَدَنی*

اللہ پاک کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت جو ہمیں عطا کی گئی وہ یہ ہے کہ قیامت کے ہولناک موقع پر جب کوئی کسی کو نہ پوچھتا ہوگا، اس وقت ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہماری شفاعت فرمائیں گے، اللہ پاک نے بہت سے ایسے نیک اعمال ہمیں عطا فرمائے ہیں جن کے بجالانے کی برکت سے اِن شآءَ اللہ! ہمیں شفاعت نصیب ہوگی اور جنت میں داخلہ ملے گا، چنانچہ

صدقِ دل سے کلمہ پڑھنے والا حضرتِ سیّدنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم! قِیامت کے دن آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والے خوش نصیب لوگ کون ہوں گے؟ فرمایا: اے ابوہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمہاری حرص کو جانتا ہوں، قِیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہوگا جو خالص دل سے یا خالص نفس سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے گا۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے مراد ہے سارے عقائد اسلامیہ کا اقرار کرنا جیسے کہا جاتا ہے نماز میں الحمد پڑھنا واجب ہے یعنی پوری سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ خالصاً فرما کر منافقین کو علیحدہ فرمادیا گیا کہ وہ صرف زبان سے اسلام مانتے ہیں دل میں کافر ہوتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ قلب کا ذکر صرف تاکید کے لیے ہے ورنہ اخلاص تو دل سے ہی ہوتا ہے۔[2]

روضۂ رسول کی زیارت اللہ پاک کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جو میرے مزارِ کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔[3]

اس روایت کے تحت علّامہ تقی الدین سُبکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام سے افضل ہیں اسی طرح آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت بھی دوسروں سے افضل ہے۔[4]

رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو میری زیارت کو آیا کہ اسے سِوا زیارت کے کچھ کام نہ تھا مجھ پر حق ہوگیا کہ روزِ قیامت اس کا شفیع (یعنی شفاعت کرنے والا) ہوں۔[5]

نیک بندوں کی قبریں اس بات کی زیادہ حق دار ہیں کہ برکت حاصل کرنے کے لیے ان کی زیارت کا ارادہ کیا جائے،

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ، کراچی

اور وہاں ان (یعنی صاحبِ قبر) کے لیے، خود اپنے لیے اور اپنے بھائیوں کے لیے دعا کی جائے، کیونکہ ان بزرگوں کی قبروں کے پاس مانگی جانے والی دعا کی قبولیت کی زیادہ اُمید ہوتی ہے اور انبیاءِ کرام علیہم السّلام کے مزارات تو نیک لوگوں کی قبروں میں سب سے زیادہ خاص اور ممتاز درجہ رکھتے ہیں، بالخصوص تمام رسولوں کے سردار، دو عالم کے مالک و مختار صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا روضۂ مبارک۔[6]

دُرُود شریف پڑھنا شفاعت کا حق دار بنانے والا ایک نہایت آسان اور عمدہ عمل ہے، آیئے اس بارے میں 4 فرامینِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم پڑھئے اور عمل کی کوشش کیجئے:

1 جس نے یہ کہا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ترجمہ: اے اللہ پاک! حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر رحمت نازل فرما اور انہیں قیامت کے دن اپنے قرب والا مقام عطا فرما۔) تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔[7]

2 جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔[8]

3 شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرلیا کرو، جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شَفیع و گواہ بنوں گا۔[9]

4 جس نے مجھ پر صُبح 10 مرتبہ اور شام 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔[10]

اے عاشقانِ دُرُود! جو شخص دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنالیتا ہے وہ احادیثِ مبارکہ کے مطابق شفاعت فرمانے والے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کا حق دار ہوگا، اِن شآءَ اللہ الکریم۔

وسیلہ کی دعا شفاعت کا سبب ہے اللہ پاک کے آخری رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جو وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر دُرُود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے، پھر اللہ پاک سے میرے لئے وسیلہ مانگو، وہ جنّت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایانِ شان نہیں، میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اُترے گی۔[11]

اے عاشقانِ رسول! اَذان کے بعد دُرُود شریف پڑھنا چاہئے کہ اس کی برکت سے ہم پر دس رحمتیں نازل کی جائیں گی، اور اَذان کے بعد کی دُعا جو اگلی حدیث شریف میں بتائی گئی ہے یہ دُعا بھی پڑھنے کی عادت بنائیے، چنانچہ

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو اَذان سُن کر یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔[12]

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: اس دُعا کی بَرَکت سے ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگا۔[13]

فرض نماز کے بعد دُعا مانگنے والے کے لیے شفاعت رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا مانگی قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لیے حلال ہوگی، (دعا یہ ہے:) اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ، وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفِیْنَ مَحَبَّتَهٗ، وَفِی الْعَالِیْنَ دَرَجَتَهٗ، وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَهٗ (ترجمہ: اے اللہ پاک! حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو وسیلہ

عطا فرما اور اپنے پسندیدہ بندوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے اور بلند ترین درجات والوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور ان کا گھر مقربین میں بنا۔)[14]

مدینہ شریف کی سختی پر صبر کرنے والوں کے لیے شفاعت

مکّی مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: میرا جو اُمّتی مدینہ شریف کی سختی اور تنگدستی پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔[15]

40 احادیث یاد کرنے والا

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص میری اُمّت تک پہنچانے کے لئے دین کے متعلّق 40 حدیثیں یاد کرلے گا تو اُسے اللہ پاک قِیامت کے دن عالمِ دین کی حیثیت سے اُٹھائے گا اور قِیامت کے دن میں اس کا شفیع (یعنی شفاعت کرنے والا) اور گواہ ہوں گا۔[16]

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالیشان سے مراد 40 حدیثوں کا لوگوں تک پہنچانا ہے، اگرچہ وہ یاد نہ ہوں۔[17]

اہلِ بیت سے محبّت

اہلِ بیت سے محبّت کرنے والا، ان کی دل و جان سے خدمت کرنے والا ضرور شَفاعت پائے گا، اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

1 ہمارے اہلِ بیت کی محبت کو لازم پکڑ لو کیونکہ جو اللہ پاک سے اِس حال میں ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے تو اللہ پاک اُسے میری شفاعت کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا اور اُس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کسی بندے کو اُس کا عمل اُسی صورت میں فائدہ دے گا جب کہ وہ ہمارا (یعنی میرا اور میرے اہلِ بیت کا) حق پہچانے۔[18]

2 جو شخص وَسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میرے ذمہ اس کا کوئی حق ہو جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خوش کرے۔[19]

3 میری شفاعت میری اُمّت کے اُس شخص کے لئے ہے جو میرے گھرانے (یعنی اہلِ بیت) سے محبّت رکھنے والا ہو۔[20]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آلِ پاک کی عزت اور ان کے حُقوق کی تاکید کے متعلّق حدیثیں حدِّ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔[21] لہٰذا ہمیں ان سے خوب محبّت رکھنی چاہئے اور جتنا ممکن ہو ان کی خدمت کرنی چاہئے۔

مسلمان کی حاجت پوری کرنا

شفیعِ روزِ محشر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا میں قِیامت کے دن اس کے میزان کے پاس کھڑا رہوں گا، اگر نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا تو ٹھیک، ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔[22]

اللہ پاک ہمیں ایسے نیک اعمال کرتے ہوئے شفاعت کا حق دار بننے کی توفیق عطا فرمائے اور شفاعت سے محروم کردینے والے کاموں سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 1/53، حدیث: 99 (2) مراٰۃ المناجیح، 7/421 (3) شعب الایمان، 3/490، حدیث: 4159 (4) شفاء السقام، ص 103 ملخصًا (5) معجم کبیر، 12/225، حدیث: 13149 (6) حسن التنبہ، 2/555 (7) معجم کبیر، 5/25، حدیث: 4480 (8) جمع الجوامع، 7/199، حدیث: 22352 (9) شعب الایمان، 3/111، حدیث: 3033 (10) مجمع الزوائد، 10/163، حدیث: 17022 (11) مسلم، ص 162، حدیث: 849 (12) بخاری، 3/262، حدیث: 4719 (13) مرقاۃ المفاتیح، 2/353، تحت الحدیث: 659 (14) الترغیب والترہیب، 2/300، حدیث: 11 (15) مسلم، ص 549، حدیث: 3347 (16) شعب الایمان، 2/270، حدیث: 1726 (17) اشعۃ اللمعات، 1/186 (18) معجم اوسط، 1/606، حدیث: 2230 (19) الشرف المؤبد للنبہانی، ص 54 (20) تاریخِ بغداد، 2/144 (21) فتاویٰ رضویہ، 24/433 (22) حلیۃ الاولیاء، 6/389، رقم: 9038۔

بُزُرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابو شیبان عطّاری مَدَنی*

باتوں سے خوشبو آئے

اچھا ہمنشین بنائیے

نیک ساتھی تنہائی سے بہتر ہے، اور تنہائی بُرے ساتھی سے بہتر ہے۔ (فرمانِ ابو درداء رضی اللہُ عنہ) (روضۃ العقلاء، ص101)

کمینوں کا ہتھیار

کمینوں کا ہتھیار بد کلامی ہے۔ (فرمانِ محمد بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ) (صفۃ الصفوۃ، 2/77)

بڑی سزا

انسان کے لیے سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ اسے اپنی خامی نظر نہ آئے کیونکہ جو اپنی خامی نہیں جانتا وہ اسے دور بھی نہیں کر سکتا۔ (فرمانِ ابو حاتم رحمۃُ اللہِ علیہ) (روضۃ العقلاء، ص22)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

ذرّے ذرّے کا علم

روزِ اول آفرینش سے روزِ قیامت تک جو کچھ ہوا اور ہونے والا ہے ایک ایک ذرّے کا علم تفصیلی حضور کو عطا ہوا، شرق و غرب میں، سمٰوٰت و ارض میں، عرش و فرش میں کوئی ذرّہ حضور کے علم سے باہر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/275)

اہلِ ایمان کا ہتھیار

دعا سلاحِ اہلِ ایمان ہے، دُعا جالبِ امن و امان ہے، دعا نورِ زمین و آسمان ہے، دعا باعثِ رضائے رحمٰن ہے۔ (فضائلِ دعا، ص110)

میاں بیوی میں جدائی شیطانی کام ہے

زن و شو (عورت و شوہر) میں جدائی ڈالنا شیطان کا کام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/329)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن

مرضِ لاعلاج کا علاج ولایت کی دلیل نہیں

لا علاج مریضوں کا علاج کر دینے سے کوئی ولی یا بزرگ نہیں بن جاتا، شفا دراصل منجانب اللہ ہے اب اس کا سبب کوئی ڈاکٹر بنے یا عامل۔ (دیکھیے: مدنی مذاکرہ، 5 جمادی الاخریٰ، 1438)

ضروری آگاہی

زوجہ فوت ہو جائے تو شوہر یا کوئی اور اس کے جہیز وغیرہ کا تنہا مالک یا حقدار نہیں ہو سکتا بلکہ وہ سارا سامان جو عورت کی ذاتی ملکیت تھا، اس کے مرنے کے بعد شرعی قانون کے مطابق ورثاء میں تقسیم ہو گا۔ (مدنی مذاکرہ، 6 رمضان المبارک، 1437)

قبولیت کا مدار پابندیِ شریعت پر ہے

قبولیت کا دارومدار تو شریعت و سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے اور اس کی مکمل پاسداری کرنے میں ہے۔ (دیکھیے: مدنی مذاکرہ، 5 جمادی الاخریٰ، 1438)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

Go To Index

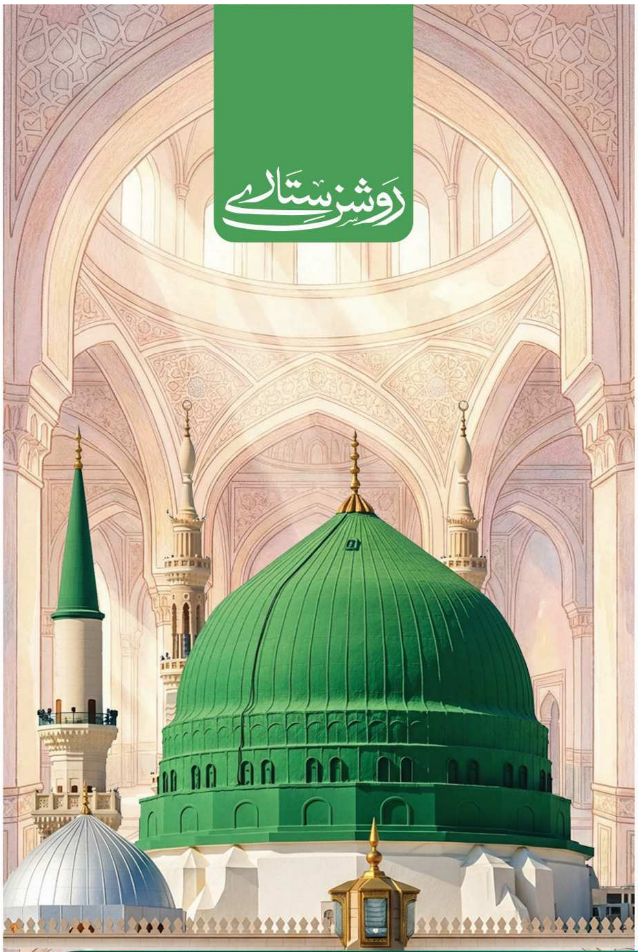

حضرت سیدنا خُبیب بن عدی رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی*

ماہِ صفر سن 4 ہجری میں ”یوم رجیع“ کے نام سے ایک افسوس ناک واقعہ پیش آیا، ہوا کچھ یوں کہ نیکی کی دعوت عام کرنے اور دِلوں میں دینِ اسلام کی شمع جلانے کے لیے دس جاں نثار صحابہ کا ایک مختصر قافلہ مدینے سے روانہ ہوا، قبیلۂ ہُذیل کو خبر ملی تو انہوں نے 200 تیر اندازوں کی ایک جماعت تعاقب میں روانہ کر دی۔

دشمنوں کی قید میں

امیرِ قافلہ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو تعاقب کا احساس ہوا تو قافلے کو بلند جگہ پر لے آئے۔ یہ دیکھتے ہی کافروں نے انہیں گھیر لیا اور کہا: تم سب اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ امیرِ قافلہ نے فرمایا: ہمیں نہ تمہارے وعدوں کا اعتبار ہے نہ تمہاری قسموں کا، ہم اپنے آپ کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ یہ سنتے ہی دشمنوں نے راہِ خدا کے ان مسافروں پر تیروں کی بارش کر دی۔ امیرِ قافلہ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے: اے میرے پروردگار! ہماری اس حالت کی خبر اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پہنچا دے۔ ایک ایک کر کے شرکائے قافلہ شہید ہونے لگے۔ آخر کار بدبختوں نے تین صحابہ کو زندہ گرفتار کر لیا اور خوب زد و کوب کرتے ہوئے مکہ کی جانب گھسیٹنا شروع کر دیا، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے مزاحمت کی اور ساتھ جانے سے انکار کیا تو انہیں بھی اسی وقت خون میں نہلا دیا۔ اب صرف حضرت خُبَیب بن عَدی اور حضرت زید بن دَثِنَّہ رضی اللہ عنہما باقی رہ گئے تھے مشرکین نے ان دونوں حضرات کو مکّۂ مکرمہ میں فروخت کر دیا۔

حضرت خبیب کے قتل کا منصوبہ

ماہِ رمضان 2 ہجری غزوۂ بدر میں حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے ایک مشرک حارث بن عامر کو قتل کیا تھا، چنانچہ بیٹوں نے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے آپ رضی اللہ عنہ کو خرید لیا اور قید کر دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ بنانے لگے۔[1]

رحم دل قیدی

قید کے دوران ایک دن حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے نظافت اور صفائی کے لیے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا تو اس نے آپ کو استرا دے دیا اس دوران وہ اپنے (چھوٹے) بچّے سے غافل ہو گئی تھی، بچّہ آہستہ آہستہ سرکتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچا، آپ نے اسے اٹھا کر اپنی ران پر بٹھا لیا، جب حارث کی بیٹی نے بچّے کو آپ کے پاس دیکھا تو گھبرا گئی، اس وقت استرا آپ کے ہاتھ میں تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیا سمجھتی ہو کہ میں تمہارے بچّے کو قتل کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکالوں گا، خدا کی قسم! میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا، پھر آپ نے بچّے

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

کو اس کی ماں کی طرف بھیج دیا۔[2]

غیب سے انگور ملتے

مشرک حارث کی بیٹی اسلام لانے کے بعد کہا کرتی تھیں: بخدا! میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی پابندِ سلاسل اور قیدی نہیں دیکھا (دورانِ اسیری آپ سے ایسے ایسے معاملات ہوتے دیکھے کہ جن کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا) میں نے دیکھا کہ ایک دن وہ قید کی کوٹھڑی کے اندر زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں اور بہترین انگوروں کا خوشہ ہاتھ میں لیے کھا رہے ہیں حالانکہ خدا کی قسم! ان دِنوں مکّۂ معظّمہ میں کوئی پھل نہ ملتا تھا، بے شک! یہ تو اللہ پاک کی طرف سے رزق تھا جسے اللہ کریم نے حضرت خبیب کو عطا کیا۔[3]

تختۂ دار پر پہلا سجدہ

آخر کار حضرت خبیب کی شہادت کا دن آ گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو بزمِ قتل کی جانب لے جایا گیا تو کیا بچے کیا عورتیں و غلام اور کیا مرد سبھی پیچھے پیچھے چل رہے تھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی میلہ لگا ہوا ہے،[4] آپ رضی اللہ عنہ کو تختۂ دار پر کھڑا کر دیا گیا، ہر ایک کی نگاہیں آپ کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں مگر آپ نہ جانے کن خیالات میں کھوئے ہوئے تھے۔ اچانک مشرکین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: مجھے اتنا وقفہ دو کہ دو رکعت نماز پڑھ سکوں۔ پھر نہایت خشوع و خضوع، عجز و انکساری اور حسن و خوبی کے ساتھ جلد ہی دو رکعت ادا کی اور فرمایا: دل تو چاہتا تھا کہ سجدہ سے سر نہ اٹھاؤں لیکن اس وجہ سے نماز کو مختصر کر دیا کہ کہیں کوئی یہ نہ سوچے کہ خبیب نے موت کے ڈر سے نماز لمبی کر دی ہے۔[5]

پیارے اسلامی بھائیو! اس مردِ مجاہد کی زندگی کے آخری لمحات اور آخری عمل کو بار بار پڑھئے کہ موت سر پر کھڑی ہے اور کفر و شرک کی آندھیوں سے شمعِ ایمان کو محفوظ رکھا ہوا ہے ایسے کڑے وقت میں بس دل میں یہی آرزو مچل رہی تھی کہ اپنے اللہ پاک کی بارگاہ میں سر جھکا لوں اور اس کی عبادت کر لوں۔ آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص ہیں جو دینِ اسلام کی خاطر سولی پر چڑھائے گئے،[6] اسی طرح بوقتِ شہادت نماز ادا کرنے کی سعادت بھی سب سے پہلے آپ ہی کے حصے میں آئی ہے۔[7]

اللہ پاک ہمیں بھی ان کے صدقے پنج گانہ نمازِ باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

عشقِ رسول کا بے مثال امتحان

پھر ان ظالموں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کھجور کے ایک تنے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا اور کہا: اسلام چھوڑ دو گے تو تمہاری جان بخش دی جائے گی، مگر آپ نے فرمایا: میں اسلام نہیں چھوڑ سکتا اگرچہ میرے پاس پوری دنیا بھی چل کر آجائے۔ مشرکینِ مکّہ نے پھر پوچھا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہاری جگہ تمہارے نبی کو یہ سزا دی جاتی؟ محبوبِ کبریا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے اس جاں نثار عاشق نے یہ جواب عطا فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو اس بات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ میں اپنے گھر میں اہلِ خانہ کے ساتھ رہوں اور میرے آقا و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو کوئی کانٹا بھی چبھے۔[8]

آخری دعا

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے میرے رب! میری اس حالت کی خبر اپنے رسولِ محتشم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو پہنچا دے اور جو کچھ میرے ساتھ ہونے والا ہے اس سے اپنے پیارے حبیب کو باخبر فرما دے،[9] اے پروردگار! تو ان سب کافروں کو چن چن کر تباہ و برباد کر دے اور ان میں سے کسی کو بھی باقی نہ رکھ۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اس دعا سے مشرکین پر خوف و ہراس طاری ہو گیا، کوئی زمین پر لیٹ گیا تو کوئی دوسرے کے پیچھے چھپنے لگا، کوئی کانوں میں انگلیاں ڈال کر بھاگنے لگا تو کوئی درختوں کی آڑ میں ہو گیا۔[10] پھر جنگِ بدر کے موقع پر ہلاک ہونے والے مشرکین کے بچّوں کو لایا گیا اور ان کے ہاتھوں میں نیزے تھما دیے گئے جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو نیزے مارنے

شروع کیے۔ اس عالَم میں آپ نے اپنا چہرہ کعبۃُ اللہ شریف کی طرف کیا اور اللہ پاک کا شکر ادا کرنے لگے، پھر آہستہ آہستہ شہادت کے گھونٹ پیتے ہوئے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔[11]

بارگاہِ رسالت سے سلام

حضرت خبیب رضی اللہُ عنہ کو جب سولی دی جارہی تھی عین اسی وقت رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی پھر زبانِ رسالت سے یہ الفاظ ادا ہوئے: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا خُبَيْبُ! اے خبیب! تجھ پر سلام ہو۔[12] پھر فرمایا: خبیب کو آج مشرکین نے شہید کر دیا، حضرت جبرائیل علیہ السّلام میرے پاس ان کا سلام لائے ہیں۔[13]

کعبہ سے منہ نہ پھرا

شہادت کے بعد کفّارِ بد اطوار نے آپ رضی اللہُ عنہ کے چہرۂ مبارکہ کو کعبہ سے پھیرنا چاہا لیکن پھیر نہ سکے، بار بار کوشش کی لیکن ہر بار ناکامی نے منہ چڑایا بالآخر مشرکین نے آپ رضی اللہُ عنہ کے چہرۂ مبارکہ کو یونہی رہنے دیا۔[14]

مہکتا خون

چند دن بعد جنابِ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے فرمایا: جو شخص خبیب کی لاش کو سولی سے اتار کر لائے اس کے لیے جنّت ہے۔ یہ بشارت سن کر حضرت زبیر بن عوّام اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہُ عنہما راتوں کو سفر کرتے اور دن کو چھپتے چھپاتے ہوئے مقامِ "تنعیم" میں حضرت خبیب رضی اللہُ عنہ کی سولی کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ چالیس کفار سولی کے پہرہ دار بن کر سو رہے ہیں۔ چالیس دن گزر جانے کے باوجود لاش تر و تازہ ہے، خون سے بھرے ہوئے دونوں ہاتھ زخموں پر رکھے ہوئے ہیں جبکہ رستا ہوا تازہ خون نیچے ٹپک رہا ہے اور اس سے اٹھنے والی مشک کی مسحور کن خوشبو نے آس پاس کی فضا کو معطر و معنبر کر رکھا ہے۔ ان دونوں حضرات نے لاش کو سولی سے اُتارا اور گھوڑے پر رکھ کر چل دیے۔

بَلِيعُ الاَرض

صبح کو قریش کے ستر سوار تیز رفتار گھوڑوں پر تعاقب میں چل پڑے اور ان دونوں حضرات کے پاس پہنچ گئے، ان حضرات نے جب دیکھا کہ قریش کے سوار ہم کو گرفتار کر لیں گے تو حضرت خبیب رضی اللہُ عنہ کی لاش مبارک کو گھوڑے سے اتار کر زمین پر رکھ دیا۔ خدا کی شان دیکھئے کہ ایک دَم زمین پھٹ گئی اور لاش مبارک کو نگل گئی کہ پھٹنے کا نشان بھی باقی نہ رہا۔ اسی وجہ سے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ "بَلِيعُ الاَرض" (جن کو زمین نگل گئی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

صحابہ کی للکار

اس کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہُ عنہ نے کفار سے کہا کہ ہم دو شیر ہیں جو اپنے جنگل میں جارہے ہیں اگر ہمت ہے تو ہمارا راستہ روک کر دکھاؤ، چاہو تو تیر اندازی کا مقابلہ کر لو یا کھلے میدان میں لڑ لو اور اگر زندگی پیاری ہے تو واپس لوٹ جاؤ۔ کفار نے ان حضرات کے پاس لاش نہ دیکھی تو لڑنا مناسب نہ جانا اس لیے مکہ واپس چلے گئے۔ جب دونوں مقدس حضرات نے بارگاہِ رسالت میں سارا ماجرا عرض کیا تو حضرت جبریل علیہ السّلام بھی حاضرِ دربار تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کے ان دونوں جاں نثاروں کے اس کارنامہ پر ہم فرشتوں کی جماعت کو بھی فخر ہے۔[15]

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) دیکھئے: بخاری، 2/323، حدیث: 3045 (2) دیکھئے: بخاری، 2/323، حدیث: 3045 (3) دیکھئے: بخاری، 2/323، حدیث: 3045- الاصابہ، 8/155 (4) کتاب المغازی للواقدی، 1/358، 359 (5) الروض الانف، 3/367 (6) معرفۃ الصحابہ، 2/221 (7) بخاری، 3/46، حدیث: 4086 (8) کتاب المغازی للواقدی، 1/360 (9) کتاب المغازی للواقدی، 1/360 (10) کتاب المغازی للواقدی، 1/359 (11) کتاب المغازی للواقدی، 1/361 (12) فتح الباری، 8/327 تحت الحدیث: 4087 (13) دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/326 (14) کتاب المغازی للواقدی، 1/361 (15) تفسیر بغوی، البقرۃ، تحت الآیۃ: 207، 1/132۔

Go To Index

(دوسری اور آخری قسط)

امام حسین کی تعلیمات اور ان کی عصری معنویت

مولانا ابو الحسن عطّاری مَدَنی*

گزشتہ سے پیوستہ

4 سخاوت وفیاضی — سرداری کی شرط

”جو سخاوت کرتا ہے وہ سردار ہوتا ہے اور جو بخل کرتا ہے وہ ذلیل ورسوا ہوتا ہے۔ زیادہ سخی وہ شخص ہے جو اس شخص پر سخاوت کرے جسے اس کی امید نہ ہو۔“

آج حالات ایسے ہیں کہ کتنے ہی محلے دار بھوکے ہوتے ہیں اور ہم فریج بھر کر بھی مطمئن نہیں ہوتے۔ رشتے دار ضرورت میں ہوتے ہیں اور ہم ہزار بہانے تراشتے ہیں۔ ہم بخل کو ”بچت“ کا نام دیتے ہیں۔ بخل ہمارے معاشرے کو ایک بے روح خول بنا دیتا ہے جہاں ہر شخص اپنی ”میں“ میں قید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قراٰنِ حکیم میں فرمایا: ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔[1]

مال نہ خرچ کرنا اپنے لیے ہلاکت ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جنت کی ضمانت ہے جیسا کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللهِ، قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ یعنی سخی شخص اللہ سے قریب، لوگوں سے قریب اور جنت سے قریب ہے۔[2]

امام حسین رضی اللہُ عنہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ کسی چرواہے کے پاس سے گزر ہوا جو بکریاں چَرا رہا تھا۔ اُس نے ایک بکری آپ رضی اللہُ عنہ کو تحفۃً پیش کی۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے اس سے دریافت فرمایا: تم آزاد ہو کہ غلام؟ اس نے عرض کی: حضور! غلام

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

ہوں۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے بکری اسے واپس لوٹا دی۔ اس نے عرض کی: حضور! یہ میری اپنی بکری ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے بکری قبول فرمالی۔ اور اس غلام کو بھیڑ بکریوں سمیت خرید کر آزاد کر دیا اور بھیڑ بکریاں اسے تحفے میں دے دیں۔ (3)

پیارے اسلامی بھائیو! امام حسین رضی اللہُ عنہ کی میراث سخاوت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور نیکی و بھلائی کے کاموں میں خوب خرچ کریں۔

5 عفو و درگزر — طاقت کے ہوتے ہوئے معاف کرنا

”زیادہ بہادر وہ شخص ہے جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کر دے۔“

ہم میں سے اکثر لوگ معاف کرنے کو کمزوری سمجھتے ہیں۔ کوئی برا بھلا کہہ دے تو مہینوں، بلکہ سالوں تک دل میں کینہ رکھتے ہیں۔ رشتہ دار کوئی غلطی کر دے تو تاعمر بے تعلقی نبھاتے ہیں۔ پڑوسی سے جھگڑا ہو تو ”جب تک میں جیوں گا بات نہیں کروں گا“ کی قسمیں کھاتے ہیں۔ یہ کینہ نہ صرف رشتوں کو برباد کرتا ہے بلکہ قلب کو بھی زہر آلود کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ(۱۳۴)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (4)

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا یعنی معاف کر دینے پر اللہ کریم بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے۔ (5)

امام حسین رضی اللہُ عنہ کا کردار عفو و درگزر میں بے مثال تھا۔ کربلا کے میدان میں جب آپ کے قافلے کا پانی بند کیا گیا، اصحاب شہید ہوئے، بچے پیاسے تڑپے، تب بھی آپ نے ابتدا میں ہر ممکن طریقے سے صلح کی کوشش کی اور دشمن کو معافی کا راستہ دکھایا۔ حُر بن یزید الریاحی جو پہلے آپ کو گھیر کر لایا تھا، جب آخری لمحات میں توبہ کر کے آپ کی طرف آیا تو آپ نے اسے فوری طور پر معاف فرما دیا۔

ایک مرتبہ حضرت امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے غلام سے ایسی غلطی سرزد ہوئی جس کے سبب اس کو سزا دینا ضروری تھا، جب امام حسین نے اسے سزا دینے کا حکم فرمایا تو غلام نے (معافی طلب کرتے ہوئے) یہ آیت مبارکہ تلاوت کی: ﴿وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور غصہ پینے والے۔ امامِ حسین نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! (یعنی سزا نہ دو)۔ پھر غلام نے آیت کا دوسرا حصہ تلاوت کرتے ہوئے کہا میرے آقا: ﴿وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور لوگوں سے درگزر کرنے والے، آپ نے فرمایا: میں نے تجھے معاف کیا، پھر اس نے کہا میرے آقا: ﴿وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ(۱۳۴)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ تو حضرت امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: جا تو اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے اور جتنا مال میں تجھے پہلے دیا کرتا تھا اب اس سے دگنا دوں گا۔ (6)

یاد رکھیں! معاف کرنا کمزوری نہیں بلکہ سب سے بڑی طاقت ہے۔ ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ جن سے ہمارے دل میں شکوہ ہے ان سے پہل کریں گے، جنہوں نے ہمیں تکلیف دی انہیں معاف کریں گے نہ اس لیے کہ وہ حقدار ہیں بلکہ اس لیے کہ ہم اللہ سے اپنی مغفرت چاہتے ہیں۔

6 صلۂ رحمی — ٹوٹے ہوئے رشتے جوڑنا

”زیادہ صلۂ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے جو قطع تعلق کرنے والے رشتے داروں سے تعلق جوڑے۔“

Go To Index

آج ہمارے گھرانوں میں جھگڑے، وراثت کے تنازعات، ذاتی رنجشیں اور غلط فہمیاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ سگے بھائی سالوں تک نہیں ملتے، ماں باپ بیٹے سے بے تعلق ہو جاتے ہیں، چچا بھتیجا عدالتوں میں لڑتے ہیں۔ عید کے موقع پر بھی پرانی رنجشیں ملنے نہیں دیتیں۔ یہ ہماری دینی و معاشرتی تباہی کی بڑی علامتوں میں سے ایک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا: ﴿وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔(7)

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ“ یعنی رشتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(8)

امام حسین رضی اللہُ عنہ اور ان کے نانا جان کے فرمان کی روشنی میں اصل صلہ رحمی وہ ہے جو ٹوٹے رشتے کو جوڑے۔ پس آج ہی فیصلہ کریں کہ کون ایسا قریبی ہے جس سے تعلق ٹوٹا ہوا ہے؟ اسے فون کریں، مل کر آئیں، ہاتھ آگے بڑھائیں، اگر آپ کی غلطی ہے تو معافی مانگیں، اگر اس کی غلطی ہے تو درگزر کریں۔ اللہ کے ہاں یہ عمل جنت تک لے جانے والا ہے۔

7 مسلمان بھائی کی دنیاوی مصیبت دور کرنا اخروی نجات کا ذریعہ

”جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے دنیوی مصیبت دور کی اللہ پاک اس سے اخروی مصیبت دور کرتا ہے اور جو کسی پر احسان کرے اللہ کریم اس پر احسان فرماتا ہے اور احسان کرنے والے اللہ کے پیارے ہیں۔“

آج ہمارے معاشرے میں ہر شخص اپنی مصیبتوں میں تنہا کھڑا ہے۔ قرض دار پریشان ہے، بیمار علاج نہیں کروا پا رہا، بیوہ گھر نہیں چلا پا رہی، طالبِ علم فیس نہیں دے پا رہا اور ہم دوسروں کی تکلیفوں سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔ یہ ہمارے معاشرے کی سب سے بڑی روحانی بیماری ہے۔

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ یعنی جس نے کسی مومن کی دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی کوئی تکلیف دور فرمائے گا۔(9)

امام حسین رضی اللہُ عنہ نے تو مسلمانوں کو ایک ظالم و جابر اور دین مخالف حکمران ”یزید“ کے شر سے بچانے کے لیے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور اپنے اصحاب کی قربانی تک دے دی۔ یہ تاریخ کا سب سے بڑا احسان ہے جو امام حسین رضی اللہُ عنہ نے امتِ محمدیہ پر کیا۔

محترم قارئین! امام حسین رضی اللہُ عنہ کے اس مبارک خطبے کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی عبادات کے ساتھ اخلاق، سخاوت، احسان، عفو، صلہ رحمی اور دوسروں کی تکلیف دور کرنے جیسے اعمالِ حسنہ سے بھی مزین ہونی چاہیے۔

امام حسین رضی اللہُ عنہ سے محبت کا دعویٰ تب صادق ہے جب ہم ان کی تعلیمات کو اپنائیں۔ ان کا ذکر کرنا ثواب ہے، لیکن ان کے کردار کو اپنی زندگی میں ڈھالنا اس سے بھی بڑا ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام حسین رضی اللہُ عنہ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے صدقے ہماری دنیا و آخرت سنوارے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ2، البقرۃ: 195 (2) ترمذی، 3/387، حدیث 1968 (3) مصنف ابن ابی شیبہ، 11/665، حدیث: 23642 (4) پ4، اٰل عمرٰن: 134 (5) مسلم، ص1071، حدیث: 6592 (6) التذکرۃ الحمدونیۃ، 2/187 (7) پ4، النسآء: 1 (8) بخاری، 4/97، حدیث: 5984 (9) مسلم، ص1110، حدیث: 6853۔

Go To Index

تذکرۂ صالحین

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی تحفُّظِ عقائد کے لیے خدمات

مولانا راشد علی عطّاری مدنی*

چودھویں صدی کی مشہور علمی و روحانی شخصیات میں شیخ الاسلام والمسلمین، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام بڑا نمایاں ہے۔ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے دینِ متین کے کئی شعبہ جات میں اپنی علمی، تحقیقی اور قلمی خدمات پیش فرمائی ہیں، ان میں ایک شعبہ "تحفُّظِ عقائدِ اسلامیہ" ہے۔ اِس اہم موضوع پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی چند تصنیفات اور قلمی خدمات کا مختصر جائزہ سُطورِ ذیل میں ملاحظہ کیجیے:

عقیدۂ توحید کی حفاظت اَہلِ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات، اَفعال، اَحکام، سلطنت، قُدرت اور تمام تَر شانوں میں واحد، یکتا اور اکیلا ہے، اسی کو "عقیدۂ توحید" کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ نیز اللہ پاک کی مقدّس ذات ہر طرح کے نَقص و عیب، جسم و جسمانیت، شکل وصورت اور تمام حوادثات سے مُنزَّہ (یعنی پاک) ہے۔ اِسلام کے ان بنیادی عقائد کے تحفُّظ و دِفاع کے حوالے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے گراں قدر قلمی خدمات سر انجام دی ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مشہور رَسالے "اِعْتِقَادُ الْاَحْبَابِ فِی الْجَمِیْلِ وَالْمُصْطَفٰی وَ الْاٰلِ وَالْاَصْحَاب" میں پہلا عقیدہ ہی "عقیدۂ توحید" بیان فرمایا ہے۔

جب اسلامی عقیدہ "اللہ تعالیٰ ہر (ممکن) شے پر قادر ہے" غلط اور باطل تشریح کرتے ہوئے بیان کیا جانے لگا کہ معاذ اللہ! "اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر بھی قُدرت رکھتا ہے" تو شانِ اُلوہیت کے تحفُّظ کے لیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے شاندار رسالہ بنام "سُبْحٰنَ السُّبُّوْحِ عَنْ عَیْبِ كِذْبٍ مَقْبُوْحٍ"[1] تحریر فرمایا۔ اِس رسالے میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے 30 نُصوص اور 30 دَلائلِ قطعیہ[2] سے یہ ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا مُحال بالذات ہے اور اس پر اُمّت کے تمام اَئمہ کا اِجماع و اِتفاق ہے۔ اِسی موضوع پر آپ نے ایک اور رسالہ بنام "دَامَانِ بَاغِ سُبْحٰنَ السُّبُّوْحِ"[3] تحریر فرمایا۔

جب قرآنِ مجید کی چند آیاتِ متشابہات کی غلط تشریح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لیے جسم وجسمانیت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تو امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اللہ تعالیٰ سے جسم وجسمانیت کی نفی کے بیان میں ایک معرکۃُ الآراء رسالہ "قَوَارِعُ الْقَهَّارِ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ کراچی

عَلَى الْمُجَسِّمَةِ الْفُجَّارِ"[4] تحریر فرمایا، جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے متعلّق 15 عقائد تحریر فرمائے اور آیاتِ متشابہات کی درست تفسیر و تشریح کرنے کے اہم اُصول بھی بیان فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی ذات سے جسم و جسمانیت کی نفی پر 250 دَلائلِ قاہرہ تحریر فرمائے، جو تحقیقاتِ اعلیٰ حضرت ہی کا حصہ ہیں۔ ان رسائل کے علاوہ بھی کئی رسائل اور فتاویٰ میں اِلٰہیات (ذات و صفاتِ الٰہی سے متعلق عقائد) کے موضوع پر قلمی خدمات پیش فرمائی۔

افضلیت و شانِ رسالت کی حفاظت

دیگر انبیائے کرام کے ساتھ ساتھ امامُ المرسلین، خاتمُ النّبیّٖن حضرت سیّدُنا محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمت و شان اور ناموس و عصمت کے موضوعات پر اعلیٰ حضرت کی کُتب، رسائل اور فتاوٰی کی ایک لمبی فہرست ہے۔ آپ نے گستاخانِ رسول کے مذموم اور کفریہ عقائد و نظریات کے رَدّ میں ایسا عظیم علمی و قلمی کام فرمایا ہے جس کی مثال آج تک نہیں ملتی۔ افضلیت و شانِ رسالت سے متعلّقہ مختلف موضوعات اور مسائل پر درجنوں رسائل اور سینکڑوں فتاوٰی میں سے صرف دو رسائل کا مختصر تعارف دیکھئے:

عزت و ناموس رسالت کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایمان افروز رسالہ بنام "تَمْهِيْدِ اِيْمَان بِاٰيَاتِ قُرْاٰن"[5] تحریر فرمایا، یہ وہ شاندار کتاب ہے جسے پڑھنے سے دِل میں عشقِ رسول اور عظمتِ رسول کی شمع مزید فروزاں ہوتی ہے۔ چنانچہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اِس رسالے میں تحریر فرماتے ہیں: تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ (تعلّق) ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے اُستاد، تمہارے پیر، تمہارے بھائی، تمہارے اَحباب، تمہارے اَصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد (جو بھی ہوں)، جب وہ محمد رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ اَقدس میں گستاخی کریں اَصلاً (بالکل) تمہارے قلب میں اُن کی عظمت اُن کی محبت کا نام و نشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، دُودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُن کی صورت اُن کے نام سے نفرت کھاؤ۔۔ الخ۔[6]

جب نبیِ کریم، رسولِ عظیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام نبیوں اور رسولوں سے بھی افضل و اعلیٰ ہونے سے متعلّق سوال کیا گیا تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے پورا رسالہ "تَجَلِّي الْيَقِيْن بِاَنَّ نَبِيَّنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْن"[7] تحریر کر دیا اور دَس آیاتِ قرآنی اور 100 سے زائد اَحادیث و روایات کے ذریعے سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا "اَفضلُ المُرسلین" ہونا ثابت کیا۔ ابتدا میں فرماتے ہیں: حضور پُرنور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا افضلُ المُرسلین و سیّدُ الاوّلین و الآخرین ہونا قطعی ایمانی، یقینی، اِذعانی، اجماعی، اِیقانی مسئلہ ہے جس میں خلاف (اختلاف) نہ کرے گا مگر گمراہ بددِین بندۂ شیاطین۔۔ الخ[8]

عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت

عقیدۂ ختمِ نبوت دینِ اسلام کے بنیادی اور اَساسی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ ہے۔ اللہ نے سلسلۂ نبوّت آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ختم فرما دیا ہے، لہٰذا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔[9]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اِس اِسلامی عقیدے کے تحفُّظ و دِفاع اور مُنکرینِ ختمِ نبوت کے رَدّ و اِبطال میں متفرق فتاوٰی کے ساتھ ساتھ تقریباً پانچ مستقل کتابیں تحریر فرمائیں 1 اَلْمُبِيْنُ خَتْمَ النَّبِيِّيْن[10] 2 اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَى الْمَسِيْحِ الْكَذَّاب[11] 3 قَهْرُ الدَّيَّانِ عَلٰى مُرْتَدٍّ بِقَادِيَان[12] 4 اَلْجُرَازُ الدَّيَّانِيْ عَلَى الْمُرْتَدِّ الْقَادِيَانِي[13] 5 جَزَاءُ اللهِ عَدُوَّهٗ بِاِبَائِهٖ خَتْمَ النُّبُوَّة[14]

عقیدۂ ختمِ نبوت کی تشریح سے متعلّق امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک شاندار عبارت ملاحظہ کیجئے: اللہ عزّوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله ماننا اللہ سبحٰنہ و تعالیٰ کو اَحد صمد لاشریک لہ جاننا فرضِ اوّل و مَناطِ ایمان ہے یُونہی محمد رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خَاتَمُ النَّبِيّٖن ماننا اُن کے

زمانے میں خواہ اُن کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً مُحال وباطل جاننا فرضِ اَجَل وجُزءِ ایقان ہے وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ[15] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے) نصِ قطعیِ قرآن ہے، اس کا مُنکِر، نہ منکر، بلکہ شُبہ کرنے والا، نہ شاک کہ اَدنیٰ ضعیف اِحتمالِ خفیف سے تَوَہُّم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مُخَلَّد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو، بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردُّد کو راہ دے وہ بھی کافر بیّن الکافر جَلی الکُفران ہے۔[16]

ناموسِ صحابہ و اَہلِ بیت کی حفاظت

صحیح العقیدہ اَہلِ اسلام کی ایک پہچان یہ ہے کہ وہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام صحابہ اور اَہلِ بیت کا اَدب واِحترام اور تعظیم واِکرام کرتے ہیں۔ ان ہستیوں کا ذکر ہمیشہ خیر اور بھلائی کے ساتھ کرتے ہیں، ان کی گستاخی کو بھی ناجائز اور حرام جانتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی کتابوں، رسالوں اور فتاویٰ میں جابجا صحابۂ کرام اور اَہلِ بیت کی عظمت وشان کو ذکر فرمایا ہے اور ان کی عظمت و ناموس اور عدالت و کردار کے حوالے سے گمراہ لوگوں کے اعتراضات کے دَندان شکن جوابات بھی تحریر فرمائے ہیں۔ چند کا تعارف ملاحظہ کیجیے:

❁ شیخینِ کریمین (حضرات صدیق و فاروق) رضی اللہُ عنہما کی اَفضلیتِ مُطلقہ کے موضوع پر شاندار کتاب: مَطۡلَعُ الۡقَمَرَیۡنِ فِیۡ اِبَانَةِ سَبۡقَةِ الۡعُمَرَیۡنِ ❁ اَفضلیتِ صدیقِ اکبر کے موضوع پر عربی زبان میں کتاب: اَلزُّلَالُ الۡاَنۡقٰی مِنۡ بَحۡرِ سَبۡقَةِ الۡاَتۡقٰی[17] ❁ حضرت علی المرتضی و صدیقِ اکبر کی امامتِ کُبریٰ (یعنی خلیفہ برحق ہونے) سے متعلّق اَحادیث وروایات کا بہترین مجموعہ: غَايَةُ التَّحۡقِيۡقِ فِيۡ اِمَامَةِ الۡعَلِيِّ وَالصِّدِّيۡقِ۔[18] ❁ مولا علی حیدرِ کرّار رضی اللہُ عنہ کے ایمان کی شان کے بیان میں شاندار رسالہ: تَنۡزِيۡهُ الۡمَكَانَةِ الۡحَيۡدَرِيَّه عَنۡ وَصۡمَةِ عَهۡدِ الۡجَاهِلِيَّه۔[19] ❁ حضرت عثمانِ غنی ذوالنّورین رضی اللہُ عنہ کے ”جامع القرآن“ ہونے کے تفصیلی بیان پر مشتمل رسالہ: جَمۡعُ الۡقُرۡاٰنِ وَبِمَ عَزۡوُهٗ لِعُثۡمَانَ۔[20] ❁ حضرت اَمیرِ مُعاویہ رضی اللہُ عنہ کی عظمت و شان اور ان کے دِفاع سے متعلّق 4 رَسائل: 1 اَلۡبُشۡرٰی الۡعَاجِلَة مِنۡ تُحَفٍ آجِلَة 2 اَلۡاَحَادِيۡثُ الرَّاوِيَة لِمَدۡحِ الۡاَمِيۡرِ الۡمُعَاوِيَه 3 عَرۡشُ الۡاِعۡزَازِ وَالۡاِكۡرَامِ لِاَوَّلِ مُلُوۡكِ الۡاِسۡلَامِ 4 ذَبُّ الۡاَهۡوَاءِ الۡوَاهِيَة فِيۡ بَابِ الۡاَمِيۡرِ مُعَاوِيَة[21]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے رسولِ کریم، نبیِ عظیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَہلِ بیت سے سچی محبت اور انتہاء درجے کی عقیدت رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے فتاویٰ اور رسائل وغیرہ میں قرابتِ رسول اور عترتِ رسول کے فضائل سے متعلّق ایمان افروز اقتباسات تحریر فرمائے ہیں۔ اِس سلسلے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا باقاعدہ ایک رسالہ بنام ”اِرَاءَةُ الۡاَدَبِ لِفَاضِلِ النَّسَبِ“[22] بھی موجود ہے، جس میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے نبیِ اکرم، رسولِ اعظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خاندان، قبیلہ، آل و اَولاد اور پاک نسب سے متعلّق اَحادیث و روایات کی روشنی میں شاندار کلام فرمایا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نبیِ کریم، رسولِ عظیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آل سے اپنی عقیدت و محبت کا اِظہار کرتے ہوئے فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں: ”یہ فقیر ذلیل بحمدہٖ تعالیٰ حضرات ساداتِ کرام کا اَدنیٰ غُلام وخاکپا ہے۔ ان کی محبت وعظمت ذریعۂ نجات وشفاعت جانتا ہے۔“[23]

ناموسِ اَولیاء کی حفاظت

قرآن و حدیث میں جابجا اَولیاءُ اللہ کی عظمت وشان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی اپنے قلم کے ذریعے نہ صرف اَولیاءُ اللہ کے فضائل ومناقب بیان کیے بلکہ اولیاءُ اللہ سے متعلّق عوامُ النّاس میں پھیلائے گئے وَساوِس اور غلط فہمیوں کے تسلّی بخش اور مدلّل جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔ بالخصوص غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی جماعتِ اَولیاء میں اَفضلیت کے موضوع پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی شاندار تالیف ”طَرۡدُ

اَلْاَفَاعِیْ عَنْ حِمٰی ھَادٍ رَفَعَ الرِّفَاعِی“(24) فتاویٰ رضویہ کی 28ویں جلد میں ہے۔ اِسی طرح آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک رسالہ فتاویٰ کراماتِ غوثیہ (25) بھی تحریر فرمایا ہے۔

اِس کے علاوہ اَولیائے کرام سے مدد طلب کرنے کے ثُبوت میں قرآن وحدیث کے دَلائل پر مشتمل رسالہ ”بَرَکَاتُ الْاِمْدَادِ لِاَھْلِ الْاِسْتِمْدَادِ (26)“، اَولیائے کرام کے بَعطاءِ الٰہی روشن ضمیر ہونے اور دِلوں پر تصرُّف کرنے کے موضوع پر رسالہ ”فِقْہُ شَھَنْشَاہ وَاَنَّ الْقُلُوْبَ بِیَدِ الْمَحْبُوْبِ بِعَطَاءِ اللہِ (27)“، اَولیائے کرام کے ایصالِ ثواب کے لیے اللہ پاک کا نام لے کر جانور قُربان کرنے کے جواز اور اس کے شرعی طریقے پر مشتمل رسالہ ”بُلُ الْاَصْفِیَاءِ فِیْ حُکْمِ الذَّبْحِ لِلْاَوْلِیَاءِ (28)“، اور بیعت و خلافت اور سجادہ نشینی کے شرعی اَحکام پر مشتمل رسالہ ”نَقَاءُ السَّلَافَہ فِیْ اَحْکَامِ الْبَیْعَۃِ وَ الْخِلَافَہ (29)“ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے عظیم علمی اور تحقیقی شاہکار فتاویٰ رضویہ کی مختلف جِلدوں میں جگمگا رہے ہیں۔

عقیدۂ عظمتِ قرآن کی حفاظت قرآنِ مجید کو اللہ تعالیٰ نے آخری اُمّت کی ہدایت کے لیے اپنے سب سے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل فرمایا ہے۔ دَورِ صحابہ سے آج تک مختلف انداز سے قرآنِ مجید کے الفاظ اور معانی و مطالب کی حفاظت اور خدمت کے لیے عُلَما نے بہت سی کاوشیں فرمائی۔ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی قرآنِ مجید کے الفاظ و معانی کی مختلف طریقوں سے خدمت کرنے کا شرف پایا۔ جن میں سرفہرست اُردو زبان میں قرآن مجید کا شاندار اور منفرد ترجمہ بنام ”کَنْزُ الْاِیْمَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْآن“(30) ہے، جو بِلا مبالغہ اُردو زبان میں کیے گئے تراجم میں سب سے اعلیٰ، عُمدہ اور مشہور ترجمہ ہے۔ مختلف اَدوار اور مختلف مراحل میں قرآنِ مجید کس طرح موجودہ کتابی شکل میں جمع ہُوا، اس کی تفصیلات پر مشتمل اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ”جَمْعُ الْقُرْآنِ وَبِمَ عَزْوُہٗ لِعُثْمَان“(31) کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا۔ قرآنِ مجید کے کلامِ الٰہی ہونے سے متعلّق کلامِ نفسی اور کلامِ لفظی کی معرکۃُ الآراء بحث ذکر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے عربی میں ایک رسالہ ”اَنْوَارُ الْمَنَّان فِیْ تَوْحِیْدِ الْقُرْآن“ تحریر فرمایا اور اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا فرما دیا۔

قرآن، حدیث اور اِجماعِ اُمّت سے ثابت شُدہ عقائدِ اسلامیہ کے تحفظ و دِفاع کے حوالے سے سُطورِ بالا میں امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی چند کتابوں کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اگر رضویات (یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی قلمی نگارشات، تصنیفات، تالیفات، رسائل اور فتاویٰ) کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا جائے تو عقیدۂ اِسلامیہ اور نظریاتِ اَہلِ سنّت کے بیان و تشریح پر علم و تحقیق کا ایک جہان آباد ہے۔

عقائد میں بیاں جو کچھ کیا ہے اعلیٰ حضرت نے
وہ حق کی ترجمانی ہے، خُلاصہ اَہلسنّت کا

---

(1) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 15/311-450 (2) فتاویٰ رضویہ، 15/452 (3) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 15/451-463 (4) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 29/119-200 (5) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 30/307-358 (6) فتاویٰ رضویہ، 30/310 (7) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 30/129-264 (8) فتاویٰ رضویہ، 30/131 (9) بہارِ شریعت، 1/63 ملخصاً (10) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 14/331-355 (11) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 15/594-571 (12) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 15/595-610 (13) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 15/611-628 (14) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 15/629-741 (15) پ22، الاحزاب:40 (16) فتاویٰ رضویہ، 15/630، (17) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 28/491-684 (18) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 28/469-489 (19) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 28/433-458 (20) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 26/439-452 (21) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 5/478۔ یہ چاروں رسائل دستیاب نہیں لیکن یہ تو ثابت ہوا کہ فضائلِ امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ کے مسئلے کو اعلیٰ حضرت نے کتنا اہم سمجھا اور چار رسائل تحریر فرما کر دُشمنانِ مُعاویہ کے دانت کھٹے فرما دیئے۔ (22) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 23/201-256 (23) فتاویٰ رضویہ، 29/587 (24) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 28/367-402 (25) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 28/403-430 (26) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 21/301-337 (27) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 21/395-339 (28) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 20-269-279 (29) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 21/461-495 (30) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 26/439-452 (31) دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، 26/439-452۔

Go To Index

خلیفۂ اعلیٰ حضرت
مولانا مفتی قاضی محمد نور قادری رحمۃُ اللہِ علیہ

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

محرّمُ الحرام 1331ھ کی ایک مبارک شب تھی، ایک صالح جوان، صاحبِ بصیرت عالمِ دین مدینہ شریف میں محوِ استراحَت (یعنی سو رہے) تھے، خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضراتِ شیخین کریمین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہما جلوہ فرما ہیں، تھوڑی دیر بعد حضراتِ شیخین تشریف لے گئے، یہ تنہا نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس رہ گئے، آگے بڑھ کر نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے چلنے لگے اور عقائد سے متعلق یکے بعد دیگرے تین سوالات عرض کیے، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ہر سوال کا جواب عطا فرما کر آخر میں یہ ارشاد فرمایا کہ **"جو احمد رضا خاں کہتے ہیں وہ حق و صِدق (سچ) ہے۔"** یہ خواب دیکھنے والے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے اتنا متاثر ہوئے کہ مدینہ شریف میں ہی نیت کرلی کہ میں اعلیٰ حضرت کے پاس بریلی شریف ضرور جاؤں گا اور آپ کی زیارت کروں گا۔[1] پھر جب آپ ہند آئے تو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، شرفِ تلمذ حاصل کرکے اجازتِ حدیث اور سلسلۂ قادریہ رضویہ میں خلافت سے سرفراز ہوئے۔[2] یہ عظیم ہستی ضلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے گاؤں اوڈھروال اور چکوڑہ کے **علّامہ قاضی محمد نور قادری صاحب** ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ آنے والی سطور میں ملاحظہ کیجئے:

ولادت: خلیفۂ اعلیٰ حضرت، عالمِ ربّانی حضرت مولانا قاضی ابوالفخر محمد نور قادری سُنّی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت باسعادت 13 رجب 1307ھ مطابق 5 مارچ 1890ء موضع اوڈھروال (ضلع چکوال، پنجاب پاکستان) کے ایک علمی، کھوٹ قریشی گھرانے میں ہوئی۔ والدِ گرامی حضرت مولانا قاضی عالم نور قریشی اور دادا حافظ محمد سردار احمد قریشی رحمۃُ اللہِ علیہما تھے۔ آپ کی ذاتی ڈائری میں تحریر کردہ خاندانی شجرے کے مطابق آپ کا سلسلۂ نسب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان حضرت سیدنا عباس رضی اللہُ عنہ سے جاملتا ہے۔[3]

علمی خاندان کے چشم و چراغ: آپ کا خاندان کئی پشتوں سے علم و فضل کا گہوارہ ہے، آپ کے داداجان حضرت علّامہ حافظ محمد سردار احمد قریشی صاحب، بحرُالعلوم حافظ محمد عظیم پشاوری رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد، جیّد عالمِ دین، محقق و مدقّق اور استاذُ العلماء تھے۔ شیخِ طریقت خواجہ حافظ غلام نبی للہی، عالمِ شہیر مولانا حافظ عبدُ الحلیم

* رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)
ونگرانِ مجلسِ ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کریالوی اور علّامہ محمد نور صاحب کے والد مولانا عالم نور قریشی رحمۃ اللہ علیہم آپ کے ہی شاگرد ہیں۔

تعلیم و تربیت: کمزور بینائی کے باوجود آپ کو حصولِ علم کا بہت شوق تھا، والدِ گرامی حضرت مولانا قاضی عالم نور صاحب سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے علاقے کے جید علما سے استفادہ کیا۔ اتر پردیش ہند بھی تشریف لے گئے، شاہجہانپور اور دیگر شہروں میں علمِ دین حاصل کیا، آپ بہت ذہین و فطین تھے۔ دیگر عُلوم کے ساتھ ساتھ عربی زبان پر کامل دسترس رکھتے تھے اور اپنے زمانے کے علمائے کرام سے عربی زبان میں مراسلت کیا کرتے تھے۔[4]

بغداد شریف کا سفر: شوقِ علم دین اور لقائے علما و مشائخ آپ کے بغداد شریف کے سفر کا باعث ہوا، وہاں حاضر ہوئے، اکابر علما و مشائخ سے استفادہ کیا اور اسناد حاصل کیں۔ تخمیناً یہ سفر 1328ھ یا 1329ھ کو ہوا۔

حرمین شریفین میں حاضری: شوالُ المکرّم 1329ھ مطابق اکتوبر 1911ء کو حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ قطبِ مکۂ مکرمہ، شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدُ الحق صدیقی محدثِ الٰہ آبادی نقشبندی حنفی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے جملہ علوم اور اَوراد و وَظائف کی اجازت حاصل کی۔ اس کے بعد تین سال مدینۂ منوّرہ میں مقیم رہے اور عُلمائے مدینہ سے خوب استفادہ کیا۔[5] یہاں آپ ”صوفی“ کے لقب سے معروف تھے۔ آپ نے 1330ھ کو مدینہ شریف میں حضرت مولانا سیّد احمد علی رامپوری اور حضرت مولانا کریمُ اللہ پنجابی رحمۃ اللہ علیہما سے ملاقاتیں کیں، انہوں نے آپ کی دعوت بھی کی، ان حضرات نے انہیں اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ کے بعض مضامین سنائے، جسے سُن کر آپ خوش ہوئے، مولانا کریمُ اللہ صاحب نے انہیں تقریظ لکھنے کا کہا، آپ نے فرمایا کہ میں وطن لوٹ رہا ہوں وہاں جاکر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات بھی کروں گا اور اچھے انداز سے تقریظ بھی لکھوں گا۔[6] علّامہ احمد علی صاحب نے علامہ شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”جواہرُ البحار“ اپنے دستخط کے ساتھ آپ کو عطا فرمائی۔[7]

حرمین شریفین سے واپسی: ذُوالقعدۃِ الحرام 1331ھ مطابق اکتوبر 1913ء میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بذریعہ خواب آپ کو حج کرنے اور اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ حج سے پہلے آپ نے مدینہ شریف کو الوداع کہتے ہوئے ایک درد بھرا فِراقیہ قصیدہ لکھا جو آپ کی ڈائری میں موجود ہے۔ وطن واپس آکر آپ کی مولانا کریمُ اللہ صاحب سے مراسلت جاری رہی مگر اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ پر تقریظ لکھ سکے یا نہیں اس کی صراحت نہیں مل سکی۔ البتہ اس موضوع پر ایک مستقل کتاب النّیّرُ الوضی فِی علمِ النّبی تحریر فرمائی۔[8]

بیعت و اجازت: ابتدائی عمر میں سلسلۂ چشتیہ کے شیخِ طریقت سیّد صاحب کی صحبت یا بیعت کا شرف پایا۔[9] آپ کو آستانۂ عالیہ قادریہ گیلانیہ بغداد شریف کے سجادہ نشین حضرت شیخ سیّد علی قادری گیلانی سے بھی سندِ اجازت حاصل تھی۔ حرمینِ طیبین سے واپسی پر بریلی شریف حاضر ہوئے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل کرکے اجازتِ حدیث اور سلسلۂ قادریہ رضویہ میں خلافت سے سرفراز ہوئے۔[10] اعلیٰ حضرت نے آپ کو جو اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃُ لِعُلَمَاءِ بَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃ کا نسخہ اپنے دستخط کے ساتھ عطا فرمایا وہ ان کے ورثا کے پاس محفوظ ہے۔

اس پر علّامہ محمد نور قادری صاحب کی عربی تحریر ہے جس کا ترجمہ یوں ہے: ”یعنی فقیر (اللہ پاک اس سے راضی ہو) کہتا ہے کہ ہمارے سردار اور شیخ، دلائلِ قاہرہ دینے والے، پاکیزہ دین کے مددگار، لوگوں کو فائدہ پہنچانے والی کتابوں کے مصنف، اہلِ سنّت و جماعت کے عالم، اہلِ علم و معرفت میں ممتاز، مفسّر، محدث، فقیہ، حافظ، حاجی احمد رضا خان بریلوی، نیکیوں کا حکم فرمانے والے اور برائیوں سے روکنے والے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سچے عاشق، اللہ پاک انہیں سلامت رکھے۔ انہوں نے اپنی اس کتاب ”اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃُ“ میں مجھے پہلی اجازت ان مقامات پر ان الفاظ سے دی: صفحہ 12: ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم“ سے صفحہ 13: ”وھو یرید العدوان من بعد“ تک۔ اس کے بعد صفحہ 17 پر ان کے اس قول: ”یامولانا الفاضل الحسن الشمائل“ سے ان کی آخری اجازت تک، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن صفحہ 23 تک۔ بیشک (اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَہ میں) جو مجھے اجازتیں ملی ہیں اور مولانا شیخ عارف محمد عبد الحق مکی وغیرہ مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے جو اجازتیں دی ہیں ان سب کی

ان شرائط پر جو اس کے مقام پر مذکور ہیں، اپنی اولاد اور قریبی لوگوں میں سے اہل افراد کو اجازت دیتا ہوں، اے اللہ! تو ہم سے اس کو قبول فرما بیشک تو ہی سب سے بہتر سننے اور جاننے والا ہے اور اللہ پاک دُرود و سلام نازِل فرمائے ہمارے آقا محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اور آپ کی عزت والی آل پر۔ اپنے پروردگار کے محتاج اوڈھروال ضلع جہلم کے رہائشی محمد نور سنی حنفی قادری نے 23 رجب 1332ھ ہجری کو اسے اپنے قلم سے لکھا ہے، اللہ پاک نیکیوں کا حکم فرمانے والے اور برائیوں سے روکنے والے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے اس سے راضی ہو۔“

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو یہ اجازت ذُوالقعدۃِ الحرام 1331ھ مطابق اکتوبر 1913ء کے بعد 23 رجب 1332ھ مطابق 17 جون 1914ء سے پہلے حاصل ہوئی۔

علمی مقام اور علما سے روابط: آپ عالِمِ جلیل، مفتیِ اسلام، صوفیِ باصفا، شاعر اور مصنف تھے۔ عربی، اردو اور پنجابی میں نظم و نثر میں کامل دسترس تھی، آپ کے کئی فتاویٰ اس وقت کے مشہور ہفت روزہ سراجُ الاخبار میں شائع ہوئے۔[11] علمائے اہلِ سنّت سے عربی میں مراسلت بھی فرماتے تھے۔ جن عُلما سے آپ کا رابطہ تھا ان میں سے حضرت قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ گولڑوی، امیرِ ملت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری، صدرُ الافاضل علامہ نعیمُ الدّین مراد آبادی اور حضرت علامہ فیضُ الحسن فیض رحمۃُ اللہِ علیہم وغیرہ شامل ہیں۔[12] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃُ اللہِ علیہ کی جو کتاب شائع ہوتی وہ بریلی شریف سے آپ کو بھیج دی جاتی تھی۔[13]

خدماتِ دین، تصنیف و تالیف: آپ نے اپنی زندگی کو علمِ دین کے حصول اور اس کی اشاعت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آپ نے عربی، اردو اور پنجابی میں نظم و نثر پر مشتمل 15 کتب تصنیف کیں، جن میں 9 کے نام یہ ہیں:

(1) دفع الجہال عن تکرار الجماعۃ (عربی / اردو) (2) ردّ الشہاب علی المفتری الکذاب (اردو) (3) مجموعۃ المورد الروی فی المولد النبی (پنجابی منظوم) (4) المراۃ الحلیہ للحلیۃ النبویۃ (پنجابی، منظوم) (5) سلوک اکمل السبیل یا التوجہ الی افضل الرسول (پنجابی، منظوم) (6) احسن النغم فی مدح الغوث الاعظم (پنجابی منظوم) (7) الخزی المزید (اردو، مطبوعہ) (8) التوضیحات لمافی اشعۃ اللمعات (عربی) (9) النیر الوضی فی علم النبی (عربی مسودہ)۔[14]

شادی و اولاد: آپ کی شادی موضع چکوڑہ (ضلع چکوال) کے ایک علمی خاندان میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ مستقل چکوڑہ میں رہائش پذیر ہوگئے۔ آپ کے بیٹے حضرت مولانا قاضی حکیم احمد چکوڑوی طب و حکمت میں مشہور اور آپ کے علمی جانشین تھے۔ اسی طرح آپ کے خاندان کے مولانا حکیم محمد فاروق صاحب بہترین حکیم اور جامع مسجد چکوڑہ کے امام ہیں۔

وفات و مدفن: 1914ء کے آخر اور 1915ء کے شروع میں چکوال میں طاعون کی بیماری پھیل گئی، گھر کے گھر ویران ہوگئے، آپ کا وصال اسی طاعون کی بیماری میں صفرُ المظفر یا ربیعُ الاول 1333ھ مطابق جنوری 1915ء[15] کو کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے ہوگیا، آپ کے خاندان کی چھ عورتیں بھی اسی دن فوت ہوئیں، سب کا جنازہ اکٹھا ہوا۔ آپ کو قبرستان میاں صاحب بابا عبدالشکور (رحمۃُ اللہِ علیہ) موضع اوڈھروال[16] میں دفن کیا گیا جہاں آج بھی آپ کا مزار موجود ہے۔

راقم کچھ سالوں سے خلفا و تلامذہ اعلیٰ حضرت کی معلومات، ان کے وابستگان سے ملاقات اور ان کے مزارات کی زیارات میں مصروف ہے، حضرت علّامہ مفتی قاضی محمد نور قادری صاحب کے بارے میں سب سے زیادہ معلومات مصنفِ کتبِ کثیرہ و منتظمِ اعلیٰ بہاءُ الدّین زکریا لائبریری چکوال پیرزادہ عابد حسین شاہ صاحب[17] سے حاصل ہوئیں۔

---

(1) علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ص111 (2) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص120 (3) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص118 (4) تاریخ الدولۃ المکیہ ص68 (5) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص119 (6) علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ص111 (7) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص119 (8) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص119، تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص69 (9) علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ص110 (10) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص119، تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص69 (11) سراج الاخبار، 6 فروری 1915ء، ص17 (12) تذکرہ علمائے اہل سنّت ضلع چکوال، ص120 (13) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص45 (14) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص120 (15) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص122 (16) سراج الاخبار، 6 فروری 1915ء، ص17 (17) تاریخ الدولۃ المکیہ ص68۔

Go To Index

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

صَفَرُ الْمُظفر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 105 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ صَفَرُ الْمُظفر 1439ھ تا 1447ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان

1 حضرت ابو شیخ اُبی بن ثابت بن منذر انصاری خزرجی رضی اللہُ عنہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہُ عنہ کے بھائی ہیں، یہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے، آپ کی شہادت واقعۂ بئرِ معونہ صفر المظفر 4ھ میں ہوئی۔ انہوں نے اولاد نہ چھوڑی۔[1]

2 حضرت منذر بن محمد بن عقبہ بن اُحَیحہ بن جُلاح اوسی انصاری رضی اللہُ عنہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور واقعۂ بئرِ معونہ صفر 4ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کے جدِ اعلیٰ اُحَیحہ بن جُلاح رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دادا جان حضرت عبد المطلب کے ماں شریک بھائی تھے۔[2]

علمائے کرام رحمہمُ اللہ السَّلام

3 امام ابوزکریا یحییٰ بن عبد اللہ بن بُکَیر قُرَشی مخزومی رحمۃُ اللہِ علیہ 154 یا 155ھ میں پیدا ہوئے اور وصال 15 صفرُ المظفر 231ھ میں فرمایا۔ آپ نے امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ سے 17 بار موطا کی احادیث سُنیں۔ آپ محدث کبیر اور امام العصر تھے۔[3]

4 عمدۃ المحققین حضرت مولانا قاضی عبد النبی کوکب رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1355ھ میں گجرات میں ہوئی اور ایک حادثے میں 19 صفر 1398ھ کو لاہور میں وصال فرمایا۔ آپ

مزار حضرت خواجہ سید جمال الدین سورتی رحمۃُ اللہِ علیہ

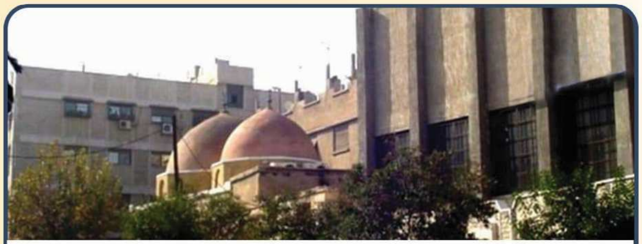
مزار شیخ محمد سعد الدین جباوی قبیباتی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ

تلمیذ مفتی احمد یار خان نعیمی، فارغ التحصیل عالم دین، ایم اے عربی پنجاب یونیورسٹی، استاذ جامعہ نعیمیہ، صدر مدرس جامعہ گنج بخش لاہور، خطیب جامع مسجد تاجے شاہ، ریسرچ اسکالر مخطوطات و لیکچرار پنجاب یونیورسٹی، سیاسی راہنما، بانی یوم رضا لاہور اور مصنف کتب ہیں۔ 19 کتب و رسائل میں مخطوطات کا مجموعہ الخزائن (2 جلدیں) اور مقالات یومِ رضا (3 جلدیں) شامل ہیں۔[4]

5 استاذ العلماء حضرت مفتی محمد حسین شوق رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1912ء کو قصبہ وانڈہ محمد خان، پپلاں ضلع میانوالی کے علمی گھرانے میں ہوئی اور 2 صفر 1406ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جامع معقول و منقول، بہترین مدرس، تلمیذ قبلہ پیر مہر علی شاہ، مدرس مدرسہ زینت الاسلام ترگ شریف اور مہتمم و مدرس دارُ العلوم محمودیہ رضویہ پپلاں تھے۔ شیخ الحدیث محمد شریف رضوی مرحوم آپ کے ہی شاگرد ہیں۔[5]

6 شیر بہار مفتی محمد اسلم رضوی نوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1353ھ کو موضع مہوارہ ضلع مظفرپور، بہار، ہند میں ہوئی۔ آپ عالم دین، فاضل دارُ العلوم مظہرِ اسلام بریلی شریف، مرید و خلیفہ مفتیِ اعظم ہند، بہترین مدرس و خطیب، مناظرِ اہلِ سنّت، مفتیِ دارُ العلوم چھپرہ، صاحبِ تصنیف اور بانی و مہتمم جامعہ قادریہ مقصودپور، مظفرپور تھے، آپ نے مادرِ علمی سمیت چھ اداروں میں 58 سال پڑھایا۔ آپ کا وصال 11 صفر 1433ھ

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) و نگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

کو ہوا، تدفین اپنے قائم کردہ جامعہ قادریہ مقصودپور میں کی گئی۔[6]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام

7 حضرت سیّد ابو عمر موسیٰ ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش محرم 221ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور یہیں ماہِ صفر 288ھ کو وفات پائی، ایک قول کے مطابق عباسی خلیفہ مہتدی باللہ کے دورِ حکومت میں کوفہ یا سویق (نزد مدینہ شریف) کے قریب 256ھ میں شہید ہوئے، 238ھ کو اپنے والد حضرت شیخ صالح عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت حاصل کی۔ آپ راویِ حدیث اور زہد و تقویٰ کے پیکر تھے۔[7]

8 دانا سورتی حضرت خواجہ سید جمال الدین سورتی رحمۃ اللہ علیہ خوارزمی خاندان امام علی نقی عسکری سے ہیں، پیدائش 898ھ میں خسبوق، خوارزم میں ہوئی، روحانی طور پر خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی سے فیض پایا، شہزادہ دانیال بن بادشاہ اکبر ان کا مرید تھا۔ جائے پیدائش سے ہجرت کر کے سورت، ہند میں آئے اور یہیں 5 صفر 1015ھ وصال فرمایا، مزار مرجع خلائق ہے۔[8]

9 شیخ شمس الدین محمد بن شیخ محمد سعد الدین جباوی قبیباتی شافعی رحمۃ اللہ علیہ زاویہ سعد الدین، دمشق کے سجادہ نشین، مقبول خاص وعام اور نہایت جواد و سخی تھے۔ آپ لوگوں کی خوشی غمی میں شریک ہوتے، دستر خوان میں بہت وسعت رکھتے، محافل کی صدارت کرتے تھے، خانقاہ کو وسعت دے کر از سر نو تعمیر کیا، وصال 23 صفر 1020ھ کو فرمایا، خانقاہ سعد الدین میں تدفین کی گئی۔[9]

10 مشہور صوفی شاعر مرزا ابو المعانی عبد القادر بیدل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1054ھ میں راج محل، صوبہ بنگال، ہند میں ہوئی اور 2 یا 4 صفر 1133ھ کو وفات پائی، مزار دہلی میں ہے۔ آپ ابتدائی اسلامی علوم سے آگاہ، کثیر المطالعہ، صوفیائے عصر کے صحبت یافتہ، صاحبِ کشف و کرامت، قناعت، ہمدردی،

مزار مرزا ابو المعانی عبد القادر بیدل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مزار سید حیدر علی شاہ گیلانی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ

خودداری، خدا ترسی جیسی صفات سے متصف تھے۔ شعری مجموعہ کلیات بیدل دہلوی یادگار ہے۔[10]

11 پیر طریقت حافظ سید حیدر علی شاہ گیلانی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1276ھ کو خاندان غوث الاعظم میں ہوئی اور 20 صفر 1356ھ کو وصال فرمایا، مزار دامن کوہ، جبی شریف نزد جوہر آباد ضلع خوشاب میں ہے۔ آپ حافظ قرآن، فاضل مدرسہ سلیمانیہ تونسہ شریف، مرید و خلیفہ خواجہ اللہ بخش تونسوی، صاحب مجاہدہ و کرامات تھے۔[11]

12 صاحب علم لدُنی حضرت میاں محمد حیات نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1341ھ اور وفات 5 صفر 1407ھ کو ہوئی، مزار مبارک شادباغ کالونی، ریلوے اسٹیشن ننکانہ، پنجاب میں ہے۔ آپ عارف باللہ، مرید و خلیفہ فضلاں والی سرکار میاں فضل دین، کثیر المریدین اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔[12]

---

(1) اسد الغابہ، 1/75- طبقات ابن سعد، 3/382 (2) اسد الغابہ، 5/286- الاصابہ، 1/188، 189 (3) سیر اعلام النبلاء، 9/260، 261 (4) ویب سائٹ ضیائے طیبہ https://scholars.pk/ur/scholar/molana-qazi-abdul-nabi-kokab-lahore (5) تذکرہ علمائے اہل سنت میانوالی، ص83 تا 86 (6) شیر بہار، ص 28، 50، 62، 235 (7) اتحاف الاکابر، ص 158- تذکرہ مشائخ قادریہ، ص56 (8) تذکرۃ الانساب، ص238، 239 (9) لطف السمر، ص56 تا 61- خلاصۃ الاثر، 4/160، 161 (10) حیرت زار، ص10 تا 17 (11) خوشاب سرزمین اولیاء، ص178 تا 185 (12) حیات صادق، ص46 تا 49۔

جَو کی روٹی (Barley)

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انتہائی قناعت پسند اور سادہ کھانا تناول فرمایا کرتے تھے، کئی روایات میں ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کھانے میں اکثر بغیر چھنے ہوئے جَو کے آٹے کی روٹی ہوتی تھی۔(1)

طبقات ابن سعد میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہما بغیر چھنے جَو کے آٹے کی روٹی تناول فرمایا کرتے تھے۔(2) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی لگاتار دو دن تک سیر ہو کر جَو کی روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وصالِ ظاہری فرماگئے۔(3)

حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی چپاتی نہیں کھائی، جَو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر غذا میں استعمال فرماتے۔(4)

کھانا تو دیکھو جو کی روٹی، بے چھنا آٹا، روٹی بھی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا، صلَّی اللہ علیہ وسلَّم (5)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جَو کی روٹی کے ساتھ مختلف غذائیں بھی تناول فرمائیں ہیں جیسا کہ

جَو کی روٹی کے ساتھ کھجور تناول فرمائی: حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جَو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا، اس پر کھجور رکھی اور فرمایا: یہ اس (جَو کی روٹی) کا سالن ہے اور کھالیا۔(6)

کھجور کو سالن فرمانا مجازاً ہے یعنی روٹی اس سے کھائی جاسکتی ہے اور یہ مثل سالن کے ہے۔ خیال رہے کہ جو سرد خشک ہے اور کھجور گرم تر۔ لہٰذا جو کی روٹی کی اصلاح بھی کھجور سے ہو جاتی ہے۔ اس حدیث میں صبر و قناعت کی بے مثال تعلیم ہے۔(7)

حضرت جابر رضی اللہُ عنہ کی ضیافت: حضرت جابر رضی اللہُ عنہ نے غزوۂ خندق کے موقع پر جو کی روٹی اور بکری کے گوشت سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے اصحاب کی ضیافت کی۔(8)

ایک درزی صحابی رضی اللہُ عنہ کی ضیافت: اسی طرح حضرتِ اَنس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کھانے کی دعوت کی، تو میں بھی نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ چلا گیا، اُس نے جَو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا جس میں کدّو اور خُشک کیے ہوئے نمکین گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ کھانے کے دوران میں نے دیکھا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیالے کے کِناروں سے کَدّو کی قاشیں تلاش کر کے تناوُل فرما رہے ہیں۔ اسی لیے میں اس دِن سے ہمیشہ کدّو پسند کرنے لگا۔(9)

حضرت فاطمۃ الزہراء نے جَو کی روٹی کا ٹکڑا پیش کیا: حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہُ عنہا نے جَو کی روٹی کا ایک ٹکڑا نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ پہلا کھانا ہے جو تین دن کے بعد تمہارے والد نے کھایا ہے۔(10)

صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم بھی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ادا کو ادا کرتے ہوئے جَو کی روٹی کھاتے جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہُ عنہ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے تھے اور خود جَو کی روٹی، سِرکہ اور زیتون پر گزارہ کرتے تھے۔[11]

مولا علی رضی اللہ عنہ کا جَو کی روٹی تناول فرمانا: حضرتِ سُوَید بن غَفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی خدمتِ سراپا عظمت میں دارُالاَمارۃ کوفہ میں حاضِر ہُوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے جَو شریف کی روٹی اور دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہُوا تھا، روٹی خشک اور اِس قَدَر سخت تھی کہ کبھی اپنے ہاتھوں سے اور کبھی گُھٹنے پر رکھ کر توڑتے تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی کنیز فِضّہ رضی اللہ عنہا سے کہا، آپ کو اِن پر تَرس نہیں آتا؟ دیکھیے تو سہی روٹی پر بھوسی لگی ہوئی ہے اِن کے لیے جَو شریف چھان کر نرم روٹی پکایا کریں۔ تاکہ توڑنے میں مَشَقَّت نہ ہو۔ فِضّہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، امیرُ المؤمنین رضی اللہ عنہ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ان کے لیے کبھی بھی جَو شریف چھان کر نہ پکایا جائے۔ اتنے میں امیرُ المؤمنین رضی اللہ عنہ میری طرف مُتوجّہ ہوئے اور فرمایا: اے ابنِ غَفلہ! آپ اِس کنیز سے کیا فرمارہے ہیں؟ میں نے جو کچھ کہا تھا عَرض کردیا اور التجا کی: یاامیرَالمؤمنین! آپ اپنی جان پر رَحم فرمائیے اور اِتنی مَشَقَّت نہ اُٹھائیے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابنِ غَفلہ! دو عالم کے مالِک و مختار، مَکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے اَہل و عِیال نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی شکم سیر ہو کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے آٹا چھان کر پکایا گیا۔[12]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ اپنے مشہورِ زمانہ سلام میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سادہ غذا اور قناعت کا ذکر کچھ یوں فرماتے ہیں:

کل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام[13]

جَو کی روٹی کے فوائد: جَو میں جسمانی قوت کا بیش بہا خزانہ پوشیدہ ہے، جَو خون کے اندر کولیسٹرول کو کم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور جسم کو فربہ نہیں ہونے دیتا یعنی سمارٹ رکھتا ہے۔ جَو میں جسم کو توانائی دینے والے اجزا بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جوڑوں کے درد میں فائدہ مند ہے، پیاس بجھاتا ہے۔

جَو کے دیگر فوائد

جَو بہت سے ضروری غذائی اجزاء کا ایک اچھا ذریعہ ہے، جو اسے انتہائی غذائیت سے بھرپور غذا بناتا ہے۔

- یہ فائبر سے بھرپور ہوتا ہے، جَو ہاضمے میں مدد کرتا ہے اور قبض کے لئے مفید ہے۔
- جَو کا کھانا آپ کے روزانہ غذائی ریشہ کی مقدار میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔
- جَو میں پائے جانے والے وٹامنز اور معدنیات مختلف جسمانی افعال کے لیے ضروری ہیں۔
- جَو ایک غذائیت سے بھرپور اناج ہے یہ پٹھوں کو مضبوط رکھنے اور بڑھانے میں مدد دیتا ہے اور مجموعی صحت کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔
- دل کی صحت کو فروغ دیتا ہے۔
- جَو کا استعمال کولیسٹرول کی سَطح کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے اس طرح دل کی بیماری کا خطرہ کم ہوتا ہے۔
- جَو وزن کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- جَو کا استعمال خون میں شکر کی سطح کو کنٹرول کرنے میں بھی معاون ہے۔
- جَو ہڈیوں کی پائیداری اور لچک کو بڑھاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اداؤں کو ادا کرنے کی نیت سے کھانے میں جَو کی روٹی کو بھی شامل کیا کریں۔

کبھی جَو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی
تِرا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے[14]

---

(1) دیکھیے: ترمذی، 4/160، حدیث: 2367- دیکھیے: بخاری، 3/531، حدیث: 5410- ابن ماجہ، 4/42، حدیث: 3336 (2) طبقاتِ ابنِ سعد، 1/313 (3) ترمذی، 4/159، حدیث: 2364 (4) دیکھیے: سیرتِ مصطفیٰ، ص585، 586 (5) فیضانِ سنت، 1/646 (6) دیکھیے: ابوداؤد، 3/507، حدیث: 3830- مشکاۃ المصابیح، 2/98، حدیث: 4223 (7) مراٰۃ المناجیح، 6/40 (8) دیکھیے: بخاری، 3/51، 52، حدیث: 4101، 4102 (9) بخاری، 2/17، حدیث: 2092- 3/537، حدیث: 5436 (10) مسند امام احمد، 20/440، حدیث: 13223 (11) حسن التنبہ لما ورد فی التشبہ، 3/37 (12) فیضانِ سنت، 1/369، 370 (13) حدائقِ بخشش، ص304 (14) وسائلِ بخشش (مرمم)، ص426۔

Go To Index

مصر سے ساؤتھ کوریا: ایک یادگار سفر (دوسری اور آخری قسط)

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

اَلْحمدُ لِلّٰہ! کوہِ طور کے مبارک سفر کی برکتیں لوٹنے کے بعد تمام تر معاملات سے فارغ ہو کر صبح تقریباً 10 بجے بس روانہ ہوئی اور تقریباً دوپہر ڈیڑھ بجے ہم اپنے ہوٹل پر پہنچے، تھکن سے چور چور تھے مگر آج ہی شام کو قاہرہ کے سفر کی روانگی تھی، شام کو قاہرہ کے لیے روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر آرام کیا۔ اگلا دن جمعۃ المبارک تھا جس میں مختلف مزارات پر حاضری کا شرف ملا جن میں حضرت بی بی زینب، حضرت سیدہ نفیسہ اور جہاں امام عالی مقام امام حسین رضی اللہُ عنہ کا سرِ انور مدفون ہے اس مقدس مقام اور مزارات مبارکہ کی برکتوں سے مشرف ہوئے۔ آیئے! حصولِ برکت کے لیے ان مقدس ہستیوں کا ذکرِ خیر ملاحظہ کیجئے:

حضرت سیدہ زینب بنت علی

حضرتِ سیّدہ بی بی زینب بنت علی رضی اللہُ عنہما نبی کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نواسی، مولا علی و حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہُ عنہما کی شہزادی اور جنّتی نوجوانوں کے سردار حسنینِ کریمین کی سگی بہن ہیں۔ آپ رضی اللہُ عنہا پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری میں پیدا ہوئیں، بڑی عقل مند، دانا اور فراخ دِل تھیں۔[1] زینبِ کبریٰ آپ ہی کو کہا جاتا ہے۔[2]

آپ کے والدِ گرامی شیرِ خدا، علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم نے اپنے بھتیجے حضرتِ عبدُ اللہ بن جعفر رضی اللہُ عنہما سے آپ کا نِکاح کیا، ان سے آپ کے ہاں چار بیٹوں حضرت علی، حضرت عون اکبر، حضرت عبّاس، حضرت محمد اور ایک بیٹی حضرت اُمِّ کلثوم رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین کی وِلادت ہوئی۔[3]

میدانِ کربلا میں آپ اپنے دو شہزادوں حضرت عون اور حضرت محمد رضی اللہُ عنہما کے ساتھ تشریف لائیں، دونوں شہزادوں نے دورانِ جنگ بہادری کے خوب جوہر دِکھائے، بالآخر ظالم یزیدیوں کو تہِ تیغ کرتے ہوئے شہادت کا جام نوش کر گئے۔[4]

ایک مرتبہ ایک یزیدی نے کربلا کی ظاہری برتری کو اپنی فتح کی دلیل بناتے ہوئے طنز کا زہریلا تیر چلایا تو حضرت زینب رضی اللہُ عنہا نے اسے منہ توڑ جواب دیا، پھر اللہ پاک کے انعامات پر یوں حمد بجا لائیں: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے حضرت محمد صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے ہمیں عزّت بخشی اور ہمیں خوب ستھرا کیا۔[5]

حضرت سیدہ بی بی نفیسہ

حضرت سیّدہ نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کی پڑپوتی جبکہ امام حسن کے پوتے حضرت حسن انور بن زید کی بیٹی ہیں۔ آپ کی ولادتِ باسعادت مکۃُ المکرّمہ میں 145ھ میں ہوئی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نہایت نیک، پرہیز گار، حافظہ، محدثہ، عالمہ، عابدہ، زاہدہ

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

اور ولیہ تھیں۔

آپ کا مبارک نکاح حضرتِ اسحاق بن جعفر صادق رضی اللہ عنہما سے ہوا، ان سے آپ کی ایک بیٹی اُمِّ کلثوم اور ایک بیٹا قاسم پیدا ہوئے۔(6) آپ اپنے شوہر کے ساتھ مدینۂ منورہ سے مصر کی طرف چلی گئی تھیں۔(7)

حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا کا معمول تھا کہ دن کو روزہ رکھتیں اور رات بھر نمازیں پڑھتیں، نیز آپ نے 30 حج کئے۔(8)

وصالِ پُرملال: آپ رحمۃ اللہ علیہا یکم رجب کو بیمار ہو گئیں اور رمضان شریف کے مہینے تک بیمار رہیں، رمضان میں جب مرض بڑھا تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آج روزہ توڑ دیں، آپ نے فرمایا: 30 سال سے میں یہ دُعا کر رہی تھی کہ جب موت آئے اس وقت میرا روزہ ہو اور اب یہ خواہش پوری ہونے والی ہے تو میں روزہ کیوں توڑوں؟ یہ فرما کر سیدہ نفیسہ قرآنِ کریم کی تلاوت میں مشغول ہو گئیں اور اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔(9) آپ کا وصال شریف 208ھ میں رمضانُ المبارک کے پُرنور مہینے میں مصر میں ہوا۔ آپ کے مزارِ پُرانوار کے پاس دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔(10)

اَلحمدُ لِلّٰہ! ان مقدس مقامات کی زیارت کرنے کے بعد اسی مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جو کہ مشہدِ حسینی کے ساتھ بنائی گئی ہے جہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سرِ انور مدفون ہے۔

اسی سفر میں جامعہ الازہر مصر میں زیرِ تعلیم مختلف ممالک سے آئے ہوئے طلبہ سے ملاقات اور تبادلۂ خیال کا بھی موقع ملا، جس میں علمی و دینی امور پر مفید گفتگو ہوئی۔

اس کے بعد 28 دسمبر 2025ء کو مصر سے روانگی تھی تو اس کے لیے دبئی کے راستے تھائی لینڈ کے شہر بینکاک کا سفر اختیار کیا اور اَلحمدُ لِلّٰہ! وہاں پہنچ گئے۔ یہ ایک طویل سفر تھا، کیونکہ مصر سے تھائی لینڈ کا فاصلہ خاصا زیادہ ہے۔ بینکاک پہنچنے کے بعد کچھ آرام کا موقع ملا، تاہم 29 دسمبر کی شب فیضانِ مدینہ بینکاک میں منعقد ہونے والے ایک عظیم الشان سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس اجتماع میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں نے بھرپور شرکت کی۔

اجتماع کے بعد بزنس کمیونٹی اور پی ایچ ڈی کے طلبہ کے ساتھ الگ الگ ملاقاتوں اور مدنی حلقوں کا سلسلہ بھی رہا، جس میں انہیں نیکی کی دعوت پیش کی گئی۔

تھائی لینڈ کے اس مختصر مگر مصروف سفر کے بعد نیو ایئر نائٹ پر ہونے والے اجتماعات اور مختلف مقامات پر بیانات اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے سلسلے میں ساؤتھ کوریا کے سفر پر روانگی تھی۔ 31 دسمبر کی صبح ساؤتھ کوریا کے انچن ایئرپورٹ پر آمد ہوئی، جہاں اسلامی بھائیوں نے پرتپاک استقبال کیا۔ طویل سفر کی وجہ سے کافی تھکن محسوس ہو رہی تھی، اس لیے کچھ وقت آرام کیا۔ اللہ پاک کی شان دیکھیے کہ مصر میں مختلف مقامات پر نسبتاً گرم موسم تھا، جبکہ تھائی لینڈ میں مصر سے زیادہ گرمی محسوس ہوئی، لیکن جب ساؤتھ کوریا پہنچے تو وہاں کا موسم بالکل مختلف تھا۔ درجۂ حرارت منفی سات ڈگری تھا، جبکہ موبائل ایپلیکیشن کے مطابق محسوس ہونے والا درجۂ حرارت (Feels Like) منفی سترہ ڈگری ریکارڈ کیا جا رہا تھا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! رات کو 31 دسمبر کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ تلاوت و نعت کے بعد بیان کرنے سعادت ملی جس کا کورین زبان میں ترجمہ کیا گیا اور بیان کے بعد ذکر و دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا، یہاں کا موسم اگرچہ انتہائی سرد تھا اور رات بھی نہایت ٹھنڈی تھی، مگر اس کے باوجود بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول نے اجتماع میں شرکت کی اور بے حد محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔

اس کے بعد نیا شمسی سال (Gregorian Calendar) شروع ہو گیا اور الحمد للہ 1 سے 6 جنوری 2026ء تک ساؤتھ کوریا کے مختلف شہروں مثلاً Daegu Gimhae and Songdo Central Mosque Incheon میں مختلف موضوعات پر بیانات کا سلسلہ رہا۔

---

(1) اسد الغابہ، 7/146 (2) تاریخِ مدینہ دمشق، 69/174 (3) اسد الغابہ، 7/146 (4) دیکھیے: سوانح کربلا، ص127 (5) دیکھیے: الکامل فی التاریخ، 3/435 (6) نور الابصار، ص207 (7) سیر اعلام النبلاء، 8/427 (8) نور الابصار، ص207 (9) دیکھیے: تنویر الازھار، ص89، 90 (10) سیر اعلام النبلاء، 8/427۔

حاجی ابو رجب مرحوم، ناقابلِ فراموش شخصیت

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

استاذُ العلماء حضرت مولانا حاجی ابو رجب محمد آصف جاوید عطّاری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ عالمِ باعمل، فاضل و مدرسِ جامعۃ المدینہ کراچی، رکنِ مجلس اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، مبلغِ مدنی چینل، دو درجن کے قریب کتب و رسائل کے مصنف، باوفا مرید، باصفا صوفی، خوش اخلاق، منکسر المزاج اور فعال شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی پیدائش 21 ربیع الاول 1396ھ مطابق 23 مارچ 1976ء کو محلہ شریف پورہ، گوجرہ، ضلع ٹوبہ دار السلام، پنجاب، پاکستان میں احمد دین مرحوم کے ہاں ہوئی، جبکہ 50 سال کی عمر میں 27 شوال 1447ھ مطابق 16 اپریل 2026ء بروز جمعرات کراچی میں وصال فرمایا۔ آپ کی نمازِ جنازہ امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی کراچی میں شبِ جمعہ ہفتہ وار اجتماع کے بعد پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں جانشین و خلیفۂ امیرِ اہلِ سنت حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی، اراکینِ مرکزی مجلسِ شوریٰ، دار الافتاء اہلِ سنت کے مفتیانِ کرام، علمائے کرام اور ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ بعد ازاں تدفین قبرستان سی ایریا، لیاقت آباد کراچی میں عمل میں آئی۔ اگلے دن فیضانِ مدینہ کراچی میں بعد نمازِ عصر شعبہ ”محبتیں بڑھاؤ“ کے تحت ہر جمعہ کو ہونے والے ایصالِ ثواب اجتماع میں قرآن خوانی، مفتیِ اہلِ سنّت مفتی محمد قاسم عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی کے بیان اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔

راقم الحروف کی ان سے پہلی ملاقات کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ مئی 2002ء میں راقم پنجاب سے فارغ التحصیل ہو کر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مدنی تربیت گاہ میں حاضر ہوا۔ یہاں سے ایک قافلہ اسماعیل مسجد، مزار والی گلی، سولجر بازار نمبر1، نزد بابری چوک کراچی جارہا تھا، مجھے بھی اس قافلے میں شامل کر دیا گیا۔ اس مسجد کے امام و خطیب مولانا حاجی ابو رجب آصف مدنی صاحب تھے۔ نمازِ ظہر یا عصر کے بعد میری ان سے پہلی ملاقات ہوئی۔ میں نے انہیں خوش اخلاق اور ملنسار پایا۔ ہم قافلے کے جدول میں مصروف ہو گئے اور وہ مسجد سے متّصل اپنے حجرے میں تشریف لے گئے، جہاں کمپیوٹر پر کمپوزنگ میں مصروف ہو گئے۔ معلومات حاصل ہوئیں کہ وہ فیضانِ مدینہ کراچی سے متّصل جامعۃ المدینہ میں تدریس فرماتے ہیں اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ راقم الحروف تقریباً تین ماہ دس دن مدنی تربیت گاہ کے تحت مختلف کورسز اور قافلوں میں مصروف

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) و نگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

رہنے کے بعد دارالافتاء اہلِ سنت کنزالایمان، بابری چوک کراچی میں فتاویٰ نویسی اور تخصص فی الفقہ میں مشغول ہوگیا۔ شوال 1424ھ مطابق دسمبر 2003ء میں مرحوم رکنِ شوریٰ حضرت مولانا حافظ محمد فاروق عطّاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دارالافتاء اہلِ سنت نور العرفان، کھارادر کراچی میں فتاویٰ نویسی کے ساتھ جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ میں تدریس کا حکم فرمایا۔ یہاں حاجی ابو رجب مدنی صاحب سے میری دوسری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے میری تقرری پر خوشی کا اظہار کیا۔ کچھ دنوں کے بعد مفتی فاروق صاحب نے مجھے کچھ وقت المدینۃ العلمیہ میں بھی بیٹھنے کا فرمایا۔ اس وقت یہ ادارہ گلستانِ جوہر سے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ منتقل ہو چکا تھا اور اس میں چھ علمائے کرام خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ چند ماہ بعد مجھے اس کا نگران بنادیا گیا۔ ان دنوں میری مصروفیات کچھ یوں تھیں کہ صبح جامعۃ المدینہ میں تین پیریڈ پڑھاکر دو گھنٹے المدینۃ العلمیہ میں بیٹھتا، پھر عوامی ٹرانسپورٹ کے ذریعے دارالافتاء اہلِ سنت نور العرفان کھارادر میں مفتی فاروق صاحب کے پاس جاتا، اور بعد نمازِ مغرب ان کے ساتھ موٹر سائیکل پر واپس فیضانِ مدینہ آتا تھا۔ غالباً جنوری 2004ء میں امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے ایک رقعہ موصول ہوا، جس میں حاجی ابو رجب مدنی صاحب کو المدینۃ العلمیہ میں خدمات انجام دینے کا موقع فراہم کرنے کا ارشاد تھا۔ چنانچہ وہ المدینۃ العلمیہ میں تحریری و تحقیقی کام میں مصروف ہوگئے۔

المدینۃ العلمیہ اور حاجی ابو رجب مدنی غالباً شعبان 1424ھ مطابق اکتوبر 2003ء میں المدینۃ العلمیہ کی نشاۃِ ثانیہ ہوئی۔ اس کے تحت پانچ شعبہ جات قائم کیے گئے: شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت، شعبہ درسی کتب، شعبہ اصلاحی کتب، شعبہ تراجمِ کتب اور شعبہ تفتیشِ کتب۔ یکم شعبان 1426ھ مطابق 6 ستمبر 2005ء میں جامعۃ المدینہ سے فارغ التحصیل ہونے والے بعض علمائے کرام کا انتخاب المدینۃ العلمیہ کے لیے کیا گیا۔ ان کی تربیت حاجی ابو رجب مدنی صاحب کے سپرد کی گئی۔ دو تین ماہ بعد باہمی مشورے سے حاجی ابو رجب مدنی صاحب کو المدینۃ العلمیہ کا ناظم مقرر کر دیا گیا۔ وہ صبح آٹھ بجے سے ایک بجے تک جامعۃ المدینہ میں تدریس کرتے اور نمازِ ظہر سے شام تک المدینۃ العلمیہ میں خدمات انجام دیتے۔ انہوں نے نہایت عمدہ انداز میں اس کے انتظامی امور کو سنبھالا۔ 2005ء میں ان کی تحریر کردہ تین کتب ”خوفِ خدا، فکرِ مدینہ اور انفرادی کوشش“ شائع ہوئیں۔ 2005ء کے آخر میں اسی سال جامعۃ المدینہ سے فارغ التحصیل ہونے والے مزید چند علمائے کرام کا تقرر ہوا تو ضرورت اس بات کی محسوس ہوئی کہ ایسے ناظم کا تقرر کیا جائے جو صبح آٹھ بجے سے شام چار بجے تک مکمل وقت دے سکے۔ چنانچہ مولانا مجاہد غازی عطّاری مدنی، اور پھر کچھ عرصے بعد مولانا محمد آصف خان عطّاری مدنی صاحب کا تقرر عمل میں آیا۔ اس کے بعد حاجی ابو رجب مدنی صاحب شعبہ اصلاحی کتب کے نگران اور مجلس المدینۃ العلمیہ کے رکن بن گئے۔ تادمِ وفات وہ اسی ذمہ داری پر فائز رہے اور راقم الحروف کے مدد و معاون رہے۔

جب وہ المدینۃ العلمیہ میں تشریف لائے تو اس وقت وہاں علمائے کرام کی تعداد ایک درجن سے بھی کم تھی، جبکہ آج المدینۃ العلمیہ کی دو شاخیں، فیضانِ مدینہ کراچی اور فیضانِ مدینہ فیصل آباد، خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ان دونوں مراکز میں علمائے کرام اور دیگر انتظامی امور سے وابستہ اسلامی بھائیوں کی مجموعی تعداد ایک سو چوالیس (144) ہے۔ اس وقت المدینۃ العلمیہ کے صرف پانچ شعبے تھے، جبکہ اب ان کی تعداد پچیس ہو چکی ہے۔ تادمِ تحریر المدینۃ العلمیہ دو ہزار ایک سو پینسٹھ (2165) کتب و رسائل پر کام کر چکا ہے۔ اس کے بڑے منصوبوں میں تخریج شدہ بہار شریعت (6 جلدیں)، جد الممتار (7 جلدیں)، صراط الجنان فی تفسیر القرآن (10 جلدیں)، معرفۃ القرآن علی کنز العرفان (6 جلدیں)، تعلیماتِ قرآن (7 جلدیں)، ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت (12 جلدیں)، احیاء العلوم مترجم (5 جلدیں)، حلیۃ الاولیاء مترجم بنام اللہ والوں کی باتیں (10 جلدیں)، اسلامی بیانات (21 جلدیں)، قوت القلوب مترجم (4 جلدیں)، تفسیر الجلالین مع حاشیہ انوار الحرمین (6 جلدیں)، ضیاء

Go To Index

القاری شرح صحیح بخاری (6 جلدیں) اور انوار المتقین شرح ریاض الصالحین بنام فیضانِ ریاض الصالحین (9 جلدیں) وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سے آخر الذکر تین کے علاوہ تمام منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچ چکے ہیں۔

مدنی مشورے اور حاجی ابورجب مدنی دعوتِ اسلامی میں مشاورت کا ماحول ہے، اور شعبہ جات کے کام کو منظم انداز میں چلانے کے لیے مختلف مجالس قائم کی گئی ہیں۔ شعبہ المدینۃ العلمیہ کا قیام 2001ء میں عمل میں آیا، البتہ مجلس المدینۃ العلمیہ 2005ء میں قائم کی گئی۔ اس کے نگران و اراکین میں راقم الحروف، مرحوم رکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطّاری، حاجی محمد امین عطّاری، حاجی محمد عقیل عطّاری مدنی اور حاجی ابورجب مدنی صاحب شامل تھے۔ بعد میں مجلس کے اراکین میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں ہوتی رہیں، مگر حاجی ابورجب مدنی صاحب تادمِ وصال اس مجلس کے رکن رہے۔ وقتاً فوقتاً مجلس کے مشورے ہوتے رہتے تھے۔ 2022ء تک راقم الحروف بھی ان مشوروں کا حصہ رہا۔ حاجی ابورجب مدنی صاحب پابندیِ وقت کے ساتھ ان مشوروں میں شرکت کرتے اور المدینۃ العلمیہ کے تمام علمی منصوبوں کے حوالے سے اپنی آرا پیش کرتے تھے۔

میرا ان کے ساتھ نگران و ماتحت کی نسبت سے زیادہ برادرانہ تعلق تھا۔ مشوروں میں کبھی اختلافِ رائے بھی ہوجاتا، مگر نہ کبھی جھگڑے کی نوبت آئی اور نہ ہی روٹھنے منانے کا مرحلہ پیش آیا۔ وہ اپنی رائے ضرور پیش کرتے تھے، مگر اجتماعی رائے کے مقابلے میں اس پر اصرار نہیں کرتے تھے۔ جب اجتماعی طور پر کوئی بات طے ہوجاتی تو پھر اپنے اختلافِ رائے کا اظہار بھی نہیں کیا کرتے تھے۔ یہ ان کے سمجھدار اور تنظیمی شعور رکھنے والے فرد ہونے کی واضح دلیل تھی۔ میرا حسنِ ظن ہے کہ ان کی شخصیت انا، خودنمائی اور ضد سے پاک تھی، اسی لیے تعلقات میں ہمیشہ برادرانہ فضا قائم رہی۔ وہ اعتدال، حکمت، مشورہ دینے اور مشورہ قبول کرنے کا مزاج رکھنے والے ایسے عالمِ دین تھے جو اجتماعیت، اتحاد اور تنظیمی ڈسپلن کو ذاتی رائے پر مقدم رکھتے تھے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور حاجی ابورجب مدنی 2016ء مطابق 1438ھ میں امیرِ اہلِ سنت کی اجازت سے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** جاری کرنے کا فیصلہ ہوا۔ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ اور نگرانِ شوریٰ حضرت مولانا محمد عمران عطّاری مدظلہ العالی کے ساتھ اس کے مندرجات، عنوانات اور اسلوب کے حوالے سے جو مشورے ہوئے، ان میں حاجی ابورجب مدنی صاحب پیش پیش رہے۔ بعد ازاں آپ کا تقرر چیف ایڈیٹر کے منصب پر ہوا۔ اس کا پہلا شمارہ ربیع الآخر 1438ھ مطابق جنوری 2017ء میں منظرِ عام پر آیا۔ بلاشبہ شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے علمائے کرام کی تربیت میں آپ کا بنیادی کردار رہا۔ چنانچہ ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ مولانا راشد علی عطّاری مدنی سلمہ الغنی تحریر کرتے ہیں: جب "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا آغاز ہوا تو کام کی کثرت اور وقت کی قلت کے باعث ابتدائی شماروں میں کئی مرتبہ رات 12، کبھی 1 اور کبھی 3 اور 4 بجے تک بھی کام ہوتا رہا جس میں استاذ محترم بھی مکمل شریک رہتے۔ بہت مرتبہ چھٹی کے ایام میں بھی کام کرتے رہے اور غیر معمولی کام کرنے والوں کی دلجوئی بھی فرماتے، کبھی کوئی تحفہ دیتے، کبھی کھانا کھلاتے، کبھی کچھ رقم بطورِ تحفہ دے دیتے تھے۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جون 2026ء، ص34)

ہر ماہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے موضوعات کی فہرست کو حتمی شکل دینا، سلسلوں میں ردوبدل اور اضافہ و کمی کرنا، ابتدا میں تمام اور بعد میں متعدّد مضامین کی چیکنگ کرنا، نیز دو تین مضامین خود تحریر کرنا آپ کا معمول تھا۔ حتّٰی کہ وفات کے مہینے، یعنی اپریل 2026ء میں بھی آپ ایڈیٹر مولانا راشد علی مدنی صاحب سے رابطے میں رہے اور رہنمائی فرماتے رہے، کیونکہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اشاعت سے تقریباً ڈیڑھ تا دو ماہ قبل فائنل ہوجاتا ہے۔ اسی لیے آپ کے تحریر کردہ مضامین آپ کی وفات کے بعد مئی اور جون 2026ء کے شماروں میں بھی شائع ہوئے۔ تادمِ تحریر **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** سات زبانوں: اردو، عربی، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت اور منفرد میگزین ہے۔ اس

کے خصوصی شماروں، مثلاً سیرت خاتم النبیین (صفحات: 386) فیضانِ امامِ اہلِ سنت (صفحات:252)فیضانِ علم وعمل یعنی جامعۃ المدینہ نمبر (صفحات:220) کو بھی حاجی ابورجب مدنی صاحب ہی نے حتمی شکل دی۔

2021ء میں ماہنامہ خواتین (ویب ایڈیشن) کے آغاز کا فیصلہ ہوا تو اس میں بھی حاجی ابورجب مدنی صاحب نے تعاون فرمایا اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اس کا پہلا شمارہ نومبر 2021ء میں منظرِ عام پر آیا۔ الحمد للہ! گزشتہ پانچ سال سے ماہنامہ خواتین بھی باقاعدگی سے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ ہو رہا ہے، جس کے چیف ایڈیٹر مولانا ابوالبصار ابرار اختر قادری ہیں۔

مدنی مذاکرہ اور حاجی ابورجب مدنی امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ ایک یادگارِ اسلاف شخصیت ہیں۔ آپ کی دینی، تعلیمی، معاشرتی اور روحانی خدمات کو چند الفاظ میں بیان کرنے سے قلم قاصر ہے، آپ کی خدماتِ دین میں مؤثر اصلاحی بیانات اور علمی و روحانی مدنی مذاکرے بھی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نہایت محتاط فی الدین شخصیت ہیں۔ آپ کا معمول اور مزاج یہ ہے کہ جب بھی بیان فرمائیں یا مدنی مذاکرہ ہو تو دارالافتاء اہلِ سنت کے کسی متخصّص یا مفتی صاحب اور دیگر علمائے کرام کی موجودگی ضرور ہو، تاکہ کسی ممکنہ غلطی سے بچا جاسکے۔ راقم الحروف کو 2003ء سے امیرِ اہلِ سنت کے بیانات اور مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ ابتدا میں، میں مفتی محمد فاروق عطّاری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہمراہ شریک ہوتا تھا۔ مفتی صاحب امیرِ اہلِ سنت کے بیانات اور مدنی مذاکروں کی کیسٹوں کی ایڈیٹنگ کیا کرتے تھے۔ جیسے ہی بیان ختم ہوتا، وہ فوراً کیسٹ کی ایڈیٹنگ میں مصروف ہو جاتے اور تقریباً ڈیڑھ سے دو گھنٹے میں یہ کام مکمل کر لیتے تھے۔ بعد ازاں انہوں نے مجھے بھی ایڈیٹنگ کا طریقہ سکھا دیا اور پھر یہ ذمہ داری میرے سپرد ہو گئی۔ 18 محرم 1427ھ مطابق 17 فروری 2006ء کو جب اچانک مفتی محمد فاروق عطّاری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال ہوا تو دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ مجلسِ مدنی مذاکرہ کی ذمہ داری 2010ء تک، جبکہ شعبۂ شرعی تفتیش آڈیو (وِیڈیو) کی ذمہ داری 2012ء تک میرے ناتواں کندھوں پر رہی۔ بہر حال، مدنی مذاکروں میں حاجی ابورجب مدنی صاحب بھی شریک ہونے لگے۔ وصال سے کچھ عرصہ قبل تک وہ نہایت پابندی کے ساتھ مدنی مذاکروں میں شرکت کرتے رہے۔ ان کی پابندی مثالی تھی۔ طبیعت کی خرابی اور جسمانی کمزوری کے باوجود وہ مدنی مذاکرے میں ضرور حاضر ہوتے۔ گویا اس سے غیر حاضری ان کی ڈکشنری میں تھی ہی نہیں۔

مدنی مذاکروں سے حاجی ابورجب مدنی صاحب کی وابستگی محض رسمی نہ تھی بلکہ یہ ان کی اپنے مرشدِ گرامی امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ سے محبت کی روشن علامت تھی۔ طبیعت کی ناسازی بھی انہیں مدنی مذاکروں میں شرکت سے نہ روک سکی۔ ان کی پابندی اس قدر مثالی تھی کہ گویا مدنی مذاکرے میں شرکت ان کی زندگی کا مستقل معمول اور روحانی غذا بن چکی تھی۔ دینی ماحول سے محبت، علمِ دین سے وابستگی اور فیضانِ امیرِ اہلِ سنت حاصل کرنے کا جذبہ نمایاں دکھائی دیتا تھا۔ ان کی یہ حاضری صرف بیٹھنے تک محدود نہ تھی بلکہ خاموش انداز میں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وفاداری، اجتماعیت سے محبت اور دین کے کاموں سے قلبی لگاؤ کا اظہار بھی تھی۔ وہ اپنے عمل سے یہ سبق دیتے تھے کہ دینی مجالس میں استقامت ہی اصل کامیابی ہے۔ ان کی پابندی کو دیکھ کر دوسرے اسلامی بھائیوں اور طلبہ کو بھی ترغیب ملتی تھی کہ دین کے کاموں میں سستی اور عذر کو جگہ نہ دی جائے۔ حاجی ابورجب رحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی کا یہ پہلو اس بات کی روشن گواہی دیتا ہے کہ وہ استقامت اور دینی وابستگی رکھنے والے ایسے باعمل عالمِ دین تھے جنہوں نے اپنی آخری عمر تک دینی ماحول کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔ اللہ پاک ان کی دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ان کی کامل مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

آپ کے تاثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تاثرات و تجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

متفرق تاثرات و تجاویز (اقتباسات)

1 ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایک ایسا علمی، روحانی اور اصلاحی پلیٹ فارم ہے جو اپنے ہر قاری کے دل میں عشقِ مصطفیٰ کی شمع فروزاں کرنے میں مصروفِ عمل ہے، الحمدُ للہ عرصہ دراز سے اس بابرکت میگزین کے مطالعے کا سلسلہ جاری ہے، نیز اس کے سلسلہ ”نئے لکھاری“ میں مضامین لکھنے کی سعادت بھی میسر آتی رہتی ہے۔(ضمیر احمد قادری، لاہور) 2 مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے گزارش ہے کہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں قسط وار ایک مضمون شامل کیا جائے جس میں ہر ماہ ایک ملک کے بارے میں بتایا جائے کہ وہاں دعوتِ اسلامی کا کام کب شروع ہوا، کس طرح شروع ہوا، اب تک وہاں کتنے مراکز بن چکے ہیں وغیرہ وغیرہ ایکٹیوٹیز شامل کی جائیں۔(محمد حسین عطاری، فیصل آباد) 3 ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت زبردست میگزین ہے، مارچ کا شمارہ پڑھا، بہت زبردست لگا اور الحمدُ للہ علم میں اضافہ بھی ہوا۔(فیضان علی، کامرہ، اٹک، پنجاب) 4 ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2026ء کا مطالعہ جاری ہے، اس کے مضامین بہت اچھے ہیں، مجھے اس میں ”اسلام کا تربیتی نظام“ مضمون بہت اچھا لگا، اس ماہنامہ میں اس طرح کے مضامین کا اضافہ ہونا چاہیے۔(محمد محسن، ڈیرہ اسماعیل خان KPK) 5 ماشآءَ اللہ! ماہنامہ فیضانِ مدینہ معلومات کا بھرپور خزانہ ہے، اس میں صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی سیرت کے ٹاپک مجھے بہت اچھے لگتے ہیں، ان سے عشقِ صحابہ میں اضافہ ہوتا ہے۔(بنتِ شرافت حسین، شیخوپورہ، پنجاب) 6 ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، خاص طور پر اس کے مضمون ”اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل“ سے ہمیں گھر بیٹھے ضرورت کے مسائل سیکھنے کو مل رہے ہیں، اگر ان کے صفحات بڑھا دیے جائیں تو دل باغ باغ ہو جائے گا۔(بنتِ لیاقت، مدرسہ فیضان پیر سیّد وارث شاہ) 7 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں مضمون ”آخری نبی کا پیارا معجزہ“ بہت اچھا لگا، الحمدُ للہ اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔(بنتِ صلاح الدین، لیاقت پور، رحیم یار خان، پنجاب) 8 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا ہر سلسلہ اپنی مثال آپ ہے، مدنی مذاکرہ، دار الافتاء اہلسنّت، احکامِ تجارت، اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل اور اصلاحی تربیتی مضامین علمِ دین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔(بنتِ محمود احمد) 9 ماہنامہ فیضانِ مدینہ وقتاً فوقتاً پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، اس کا ہر مضمون بہت پیارا اور معلوماتی ہوتا ہے، اس میں ہر مہینے کے لحاظ سے بہت ہی پیاری معلومات شامل کی جاتی ہے، اس میں موجود ”بچوں کے مضامین“ بھی میرے بچوں کو بہت پسند ہیں۔(اُمِّ حسنین عطاریہ)

Feedback

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجئے۔

فسادفی الارض کی قرآنی مذمت

محمد حمزہ عطاری
(درجہ سابعہ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی)

انبیائے کرام علیہمُ السّلام وہ روشن ستارے ہیں جن کی تعلیمات کا محور زمین پر امن و سلامتی کا قیام رہا ہے۔ اللہ پاک نے انسان کو زمین میں فساد پھیلانے سے بچنے اور عدل و انصاف کے قیام کا حکم دیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی انسان نے وحیِ الٰہی سے رُوگردانی کی، تو زمین ظلم، ناانصافی اور فساد کی آماجگاہ بن گئی۔ قرآنِ حکیم نے جابجا فَساد فِی الارض کی نہ صرف مذمت کی ہے بلکہ اسے انسانیت کے لیے تباہ کُن قرار دے کر اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔

آئیے! اپنے دلوں کو وحیِ الٰہی کے اس پیغام سے منور کریں جو ہمیں توڑنے کے بجائے جوڑنے اور بگاڑ کے بجائے اصلاح کی دعوت دیتا ہے:

1 قتلِ انسانیت کی ہولناکی معاشرے میں بدامنی اور فساد کی سب سے بڑی صورت کسی کا ناحق خون بہانا ہے۔ اللہ پاک کے نزدیک ایک انسان کا ناحق قتل پوری انسانیت کو قتل کرنے کے برابر ہے چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا۔ (پ6، المآئدۃ:32)

2 جھوٹی اصلاح کا دعویٰ کچھ لوگ زمین پر بگاڑ پیدا کرتے ہیں لیکن اسے ”ترقی“ یا ”بھلائی“ کا نام دیتے ہیں۔ قرآنِ کریم نے ایسے لوگوں کے مکر کو صاف ظاہر کر دیا ہے کہ درحقیقت وہ مصلح نہیں بلکہ فسادی ہیں: ﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ(۱۱) اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ(۱۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔ (پ1، البقرۃ:11، 12)

اس آیت کی تفسیر میں ہے: منافقوں کے طرزِ عمل سے یہ بھی واضح ہوا کہ عام فسادیوں سے بڑے فسادی وہ ہیں جو فساد پھیلائیں اور اسے اصلاح کا نام دیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اصلاح کے نام پر فساد پھیلاتے ہیں اور بدترین کاموں کو اچھے ناموں سے تعبیر کرتے ہیں۔ آزادی کے نام پر بے حیائی، فن کے نام پر حرام افعال، انسانیت کے

نام پر اسلام کو مٹانا اور تہذیب و تمدُّن کا نام لے کر اسلام پر اعتراض کرنا، توحید کا نام لے کر شانِ رسالت کا انکار کرنا، قرآن کا نام لے کر حدیث کا انکار کرنا وغیرہا سب فساد کی صورتیں ہیں۔(صراط الجنان، 1/77)

3 اللہ کی ناپسندیدگی کا اظہار فساد پھیلانے والے خدا کی خوشنودی سے محروم رہتے ہیں: ﴿وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ(۶۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا۔(پ6، المآئدۃ:64)

پیارے اسلامی بھائیو! فساد صرف قتل و غارت کا نام نہیں، بلکہ جھوٹ، ناانصافی، رشوت، اخلاقی پستی اور حقوق العباد کی پامالی کی ہر صورت "فساد فی الارض" ہے۔ جب ایک معاشرہ اِن برائیوں کو خاموشی سے قبول کرلیتا ہے، تو اللہ پاک کی رحمت رخصت ہو جاتی ہے۔

اصلاحِ معاشرہ کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے دائرہ کار میں مصلح (اصلاح کرنے والا) بن جائے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری آنے والی نسلیں ایک پُرامن دنیا میں سانس لیں، تو ہمیں اپنی زبان، قلم اور عمل سے ہر قسم کے فتنہ و فساد کی حوصلہ شکنی کرنی ہوگی۔

اللہ پاک ہمیں فساد فی الارض سے محفوظ فرمائے اور ہمیں حقیقی سچا مصلح امت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ترکِ سنت کی مذمت احادیث کی روشنی میں

اسرار احمد
(درجہ رابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ عثمان غنی کراچی)

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں ہر معاملے کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتِ مبارکہ اس دین کا عملی نمونہ ہے۔ سنت پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا اور نجات کا ذریعہ ہے، جبکہ ترکِ سنت (یعنی سنت کو چھوڑ دینا) نقصان اور محرومی کا سبب بنتا ہے۔ آج کے دور میں جہاں سنتوں سے غفلت عام ہو چکی ہے، وہاں اس کی اہمیت کو اُجاگر کرنا بے حد ضروری ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔(پ28، الحشر:7)

یہ آیتِ مبارکہ ہمیں واضح طور پر حکم دیتی ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت اور سنت کی پیروی لازم ہے۔

آیئے ترکِ سنت کے متعلق چند احادیثِ مبارکہ پڑھیے:

1 سنت سے اعراض کرنے والوں کے لیے وعید ترکِ سنت کرنے والوں کے لیے حدیث میں سخت تنبیہ بیان کی گئی ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔(بخاری، 3/421، حدیث:5063)

2 لعنت کا مستحق حدیثِ پاک میں 6 لوگوں پر لعنت کی گئی ہے، ان افراد میں چھٹا وہ ہے جس کے بارے میں فرمایا: وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي یعنی میری سنت کو چھوڑنے والا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، 7/501، حدیث:5719)

3 گمراہی کا باعث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑو گے تو ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔(مسلم، ص257، حدیث:1488)

ترکِ سنت کے اسباب:

- دنیا کی محبت اور دین سے غفلت
- دینی علم کی کمی
- نیک صحبت سے دوری

پیارے اسلامی بھائیو! سنتوں سے محبت پیدا کیجئے، اپنے ظاہر و باطن کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالئے۔ دعوتِ اسلامی

Go To Index

کا دینی ماحول ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ کھانے پینے، سونے جاگنے، چلنے پھرنے حتّٰی کہ زندگی کے ہر پہلو میں سنتوں کو اپنایا جائے۔ سنتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے، جبکہ ترکِ سنت محرومی کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنتوں پر عمل کرنے اور انہیں عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مطالعۂ عقائد کی ضرورت واہمیت

ریاض احمد عطاری
(جامعۃُ المدینہ فیضان عثمان غنی کراچی)

اسلام ایک مکمل دین ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ دینِ اسلام میں عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اعمال کی درستی کا دارومدار صحیح عقیدے پر ہوتا ہے۔ اگر انسان کے عقائد درست ہوں تو اس کے اعمال بھی معتبر ہوتے ہیں۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دین کے بنیادی عقائد کو سمجھے اور ان پر یقین رکھے۔ اسی لیے مطالعۂ عقائد کی ضرورت اور اہمیت بہت زیادہ ہے۔

عقیدہ ان دینی امور کا نام ہے جن پر دل بغیر کسی شک وشبہ اور تردد کے پختہ ہو جائے۔ (حدیقہ ندیہ، 96/1) اسلام کے بنیادی عقائد میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان، انبیائے کرام علیہم السّلام پر ایمان، قیامت کے دن پر ایمان اور تقدیر پر ایمان شامل ہیں۔ یہ تمام عقائد مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہیں۔ اگر انسان ان عقائد سے ناواقف ہو تو وہ دین کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا۔

آیئے مطالعۂ عقائد کی اہمیت وضرورت کے متعلق چند اہم نکات پڑھیے اور عمل کیجیے:

1 عقائد سے متعلق آگاہی گناہوں سے بچاتی ہے مطالعۂ عقائد کی ایک بڑی اہمیت یہ ہے کہ اس سے انسان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی قدرت، اس کی صفات اور دین کی حقیقت کو جانتا ہے تو اس کے دل میں یقین پیدا ہوتا ہے۔ یہ یقین انسان کو نیک اعمال کی طرف لے جاتا ہے اور گناہوں سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔

2 عقائد کا مطالعہ اور حق وباطل میں فرق مطالعۂ عقائد انسان کو غلط نظریات کی نشاندہی کرنے میں مدد دیتا ہے جس سے اسے حق وباطل کی تمیز حاصل ہوتی ہے۔ ہر دور میں کچھ لوگ دین کے بارے میں غلط خیالات پھیلاتے رہے ہیں۔ اگر مسلمان اپنے عقائد سے واقف نہ ہو تو وہ آسانی سے دھوکے میں آسکتا ہے۔ لیکن جب اسے صحیح علم حاصل ہو تو وہ حق اور باطل میں فرق کر سکتا ہے۔

3 مطالعہ عقائد عملی زندگی پر اثرانداز مطالعۂ عقائد انسان کے کردار پر بھی اچھا اثر ڈالتا ہے۔ جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ برے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح عقائد انسان کی عملی زندگی کو بہتر بناتے ہیں۔

4 قلبی سکون اور اطمینان جب کوئی شخص عقائد کا مطالعہ کر کے اسلامی عقائد میں پختگی حاصل کر لے تو وہ بے یقینی کی پریشان کن صورت حال سے چھٹکارا پالیتا ہے اور اپنی زندگی کے پرسکون مرحلے میں قدم رکھ پاتا ہے۔

مطالعۂ عقائد ہر مسلمان کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس سے ایمان مضبوط ہوتا ہے، دین کی صحیح سمجھ پیدا ہوتی ہے، گمراہی سے حفاظت ملتی ہے اور کردار سنورتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے عقائد کا علم حاصل کریں اور اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔

اللہ پاک ہمیں درست عقائد کے متعلق آگاہی حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

تحریری مقابلہ کے لیے موصول 338 مضامین کے مؤلفین

کراچی: سید اسید، سید اویس، سید فضیل احمد، سید وقار الدین، دل جان ٹھٹھوی، محمد احتشام، محمد انس عطاری، محمد حمزہ وحید، محمد رضا بن شیر خان، محمد نعیم الدین، ابو صَفی محمد علی، احسان علی، احمد رضا، احمد رضا بن اعجاز، احمد رضا بن محمد افضل، احمد رضا بن محمد علی، احمد رضا بن مقبول حسین، احمد رضا ہاشمی، احمد رضا بن جام محمد، احمد شاہین رضا قادری، احمد مرتضیٰ عطاری، ارباز خان، ارشد علی عطاری، اریب یامین، اسامہ، اسد عارف، اسد عبد الستار، اسرار احمد، اظہار علی، آفتاب احمد عطاری، اللہ بخش، اویس رضا، اویس شبیر، اویس علی، جہانزیب، جواد احمد، حافظ محمد حسین، حافظ محمد مصطفیٰ عطاری، حامد رضا، حسن رضا بن محمد آصف، حسن رضا بن محمد صدیق، حسن رضا بن محمد اقبال، حفیظ الرحمٰن، حماد اسجد، حمزہ دلشاد، ذیشان، رضوان شاہد، سانول، سجاد عبد الستار، سفیان رضا، سمیع اللہ عطاری، سیف الرحمٰن، شاہ زیب اقبال، شاہد رضا بن انعام، شاہد رضا بن خلیل، شریف اللہ، شعیب احمد، شہزاد عطّاری، محمد کریم رضا عطاری، شیر خان، شیر زمان عطاری، ضیاء المصطفیٰ عطاری، ظفر اللہ (درجہ خامسہ)، ظفر اللہ بن خیر محمد (درجہ سادسہ)، عبد الباسط عطاری، عبد الحمید عطاری، عبد السمیع بن محمد مسلم، عبد السمیع بن اکبر خان، عبد المجید عطاری، عبد الرافع، عبد الرحمٰن، عبد الرحیم، عبد الرؤف، عبد المقیم، عبید رضا عطاری، عتیق رضا، عثمان علی، علی بخش عطاری، علی حسن بن جان محمد، علی حسن عطاری، علی عباس، علی مراد، عمر اختر، عمر فاروق گھانچی، عمران عطاری، عمیر رضا، غلام طٰہٰ عطاری، غلام علی عطاری، فراز احمد، فراز عزیز پنہور، فضل عباس، فہد رضا، فہیم احمد، فیضان احمد، قربان علی، کاشف علی عطاری، کلیم اللہ، گلزار احمد عطّاری، ماجد علی عطاری، مجیب احمد، محبوب عالم، محسن سراج، محسن شبیر، محمد ابرار علی، محمد احتشام، محمد ارسلان، محمد اسلام، محمد اسلم، محمد اسماعیل، محمد آصف رضا، محمد اطہر علی، محمد اعجاز عطاری، محمد اکرم، محمد انیس بن حنیف، محمد انیس عطاری، محمد انیق عطاری، محمد اویس رضا رضوی، محمد ایاز عطاری، محمد بلال، محمد بلال بن غلام مصطفیٰ، محمد تعظیم شیخ، محمد ثاقب رضا، محمد جمشید، محمد حامد رضا، محمد حذیفہ، محمد حسان رضا، محمد حسن بن غلام مجتبیٰ، محمد حسن رضا بن فضیل رضا، محمد حسنین، محمد حسنین رضا، محمد حماد رضا عطاری، محمد حمزہ رضا، محمد حنظلہ سجاد، محمد حنظلہ حنیف، محمد رضوان عطاری، محمد رفیق ذوالفقار، محمد رمضان عطاری، محمد زاہد رضا، محمد زبیر بن ظہور عابد، محمد زبیر عطاری، محمد زید، محمد زین العابدین عطاری، محمد زین رضا، محمد سعد علی، محمد سعد عمران، محمد سلمان، محمد سلمان مجددی، محمد سمیع، محمد شریف عطاری، محمد شعیب، محمد شہزاد عطّاری بن محراب احمد، محمد شیر از رضا عطاری، محمد طلال عطاری، محمد طلحہ جاوید، محمد عاقب عطاری، محمد عبد اللہ اسلم، محمد عبد اللہ عطاری، محمد عثمان (فیضان مدینہ)، عثمان احسان، محمد عثمان ابراہیم، محمد علی عطاری (فیضان عثمان غنی)، محمد علی عطّاری (فیضان مدینہ)، محمد عمران علی، محمد عمیر عرفان، محمد فرحان عطاری، محمد فضل اقبال، محمد فضیل ساگر، محمد فیض، محمد مبشر، محمد مبین عطاری، محمد محکم رضا عطاری، محمد محمود اکرم، محمد مزمل، محمد مسعود، محمد منعام عطاری، محمد ناصر، محمد نعمان نعیم، محمد نعمان امین، محمد نعمان عطاری (فیضان مدینہ)، محمد نعیم بن سرفراز احمد، محمد نعیم رضا، محمد نوریز، محمد ہارون عطاری، محمد واصف، وقاص رشید، وقاص صدیقی، وقاص افضل، محمد یونس، مدثر طارق، مدنی رضا، مستنصر اسماعیل عطاری، ملک احسان شعبان، منٹھار علی عطاری، مہتاب سعیدی، نصر اللہ، نعمت اللہ، نور محمد عطاری، نور الحق، نوید احمد، وحید اللہ، وحید شاہ، وزیر احمد القادری، یاسر علی، صلاح الدین عطاری، قربان علی، کریم بخش، محمد حمزہ عطاری، محمد شہریار عطاری، محمد عاقب عطاری، سید محمد ارسلان عطاری، احمد

Go To Index

رضا اجمل، جمال مرتضیٰ عطاری، حسن رضا عطاری بن وحید اللہ، ذیشان وزیر، ریاض احمد عطاری، سراج الدین، سید احمد رضا، سید محمد زین احمد، شاہد علی عطاری، عبد القادر، علی عثمان عطاری، غلام دستگیر، فیاض احمد، محمد امین، محمد اویس خلیل، محمد اویس عابد، محمد جمن عطاری، محمد حذّیفہ، محمد سبطین رضا عطاری، محمد عفان عطاری، محمد فضیل رضا، محمد قاسم عطاری، عبد السبحان عطاری۔ **لاہور:** سید علی حیدر عطّاری، عبد الرحمٰن عطاری، ارسلان حسن عطاری، اویس علی عطاری، آصف شوکت علی، حافظ محمد ہارون، حمن الیاس، زین العابدین، عبد اللہ عطاری، غلام مصطفیٰ، مبشر حسین عطاری، محمد ارسلان سلیم، محمد شاہ زیب سلیم عطاری، محمد عدیل عطاری، نعیم جمیل، وقار حسین عطاری، محمد منیب الرحمٰن عطاری۔ **فیصل آباد:** محمد حسان عطّاری، محمد عبد المبین عطاری۔ **سلانوالی:** اسد بلال، محمد امیر عمر۔ **متفرق شہر:** عبد اللہ مشتاق (اٹک)، محمد عمران عطّاری (قصور)، ضرار حیدر رضوی (رائیونڈ)۔

ان مؤلفین کے مضامین دعوت اسلامی کی ویب سائٹ/news.dawateislami.net//:https پر یکم اگست 2026ء تک اپلوڈ کر دیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ عنوانات برائے اکتوبر 2026ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 76

01 حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی داعیانہ صفات

02 شرک کی مذمت احادیث کی روشنی میں

03 مطالعۂ تذکرۂ اَسلاف کی ضرورت و اہمیت

+923103330935

صرف اسلامی بہنوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 52

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجاہدین صحابہ سے محبت

02 دوسروں کے کام میں مداخلت مت کیجیے

03 جوائنٹ فیملی سسٹم کے مثبت اور منفی پہلو

+923486422931

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 جولائی 2026ء

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2026ء کے سلسلہ "جواب دیجیے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) احمد عقیل (لاہور) (2) شیراز احمد (مظفر گڑھ) (3) کامران (ملتان) اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) 17 سال کی عمر میں (2) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ محمد معاذ (گوجرانوالہ) ❁ بنتِ وسیم عطّاریہ (ساہیوال) ❁ بنتِ راجہ صغیر (کراچی) ❁ صدیق احمد عطّاری (کوٹ غلام محمد) ❁ بنتِ فیاض حسین (کوٹ اڈّو) ❁ بنتِ شبیر عطّاری (ضلع ننکانہ) ❁ بنتِ غلام نبی (ماتلی، بدین) ❁ بنتِ خادم حسین عطّاری (شیخوپورہ) ❁ غلام الیاس (پاکپتن) ❁ مشتاق حسین (میانوالی) ❁ بنتِ امجد عطّاریہ (سرگودھا) ❁ شیر زمان عطّاری (کراچی)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2026ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجیے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بنتِ محمد فیاض (نارووال) (2) بنتِ آصف (واہ کینٹ) (3) بنتِ عارف (گجرات)۔ **درست جوابات** (1) جس نے دھوکا دیا، ص52 (2) ہڈیوں پر دستِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، ص54 (3) حروف ملایئے 54 (4) قطرہ قطرہ موتی، ص55 (5) بچوں کی مایوسی اور والدین کی ذمہ داری، ص58۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ محمد طیب (میرپور) ❁ محمد انس (حافظ آباد) ❁ بنتِ شفاقت (فیصل آباد) ❁ بنتِ محمد عمران (نوابشاہ) ❁ محمد باسل رضا (لاہور) ❁ بنتِ احمد حسین (خوشاب) ❁ بنتِ جاوید (ٹوبہ) ❁ بنتِ غلام شبیر (کمالیہ) ❁ بنتِ ساجد (کراچی) ❁ بنتِ معین الدین (بہاولپور) ❁ محمد رمضان (کراچی) ❁ بنت امتیاز خان (لاہور)۔

Go To Index

ماہنامہ بچوں کا فیضانِ مدینہ

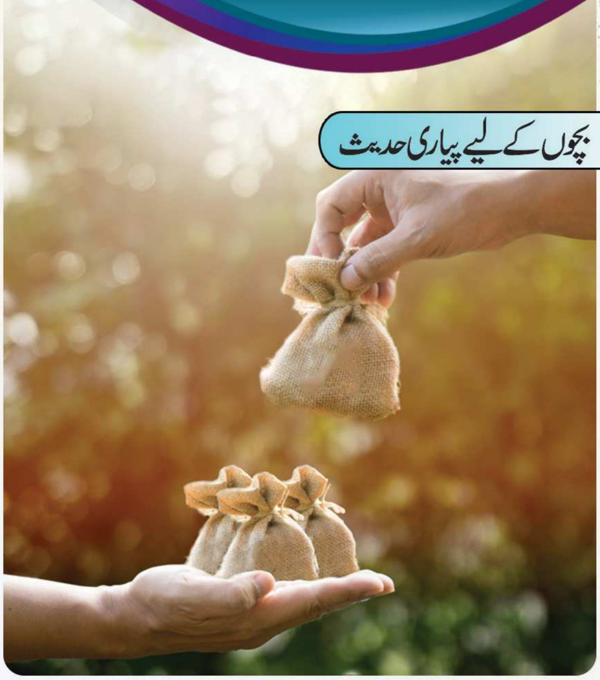

بچوں کے لیے پیاری حدیث

امانت داری اپنائیے

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ یعنی جس میں امانت داری نہیں اس کا ایمان (مضبوط) نہیں۔(مسند احمد،19/376،حدیث:12383)

پیارے بچو! ہمارا پیارا دین ہمیں بہت پیاری باتیں سکھاتا ہے، جن میں سے ایک اہم ترین خوبی "امانت داری" ہے۔ آیئے! اس خوبی کے بارے میں جانتے ہیں:

امانت کا مطلب ہے: وہ چیز یا پیسے وغیرہ جو کسی کے پاس حفاظت کے لیے رکھے جائیں۔ جو امانت داری اپناتا ہے اسے امین کہتے ہیں جبکہ خیانت کرنے والے کو خائن کہتے ہیں۔

امانت داری دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے، ایک سچے مسلمان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ امانت دار ہو۔ امانت دار بچہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت پسند ہے۔ امانت داری سے لوگوں میں عزت، محبت اور اعتماد بڑھتا ہے۔

آپ کے چھوٹے بھائی نے اپنا غُلّک (Saving Box) آپ کے پاس رکھوایا، اگر آپ نے اس میں سے ایک پیسہ بھی نہیں لیا اور واپس کر دیا تو آپ نے امانت داری اختیار کی اور اگر اس میں سے کچھ پیسے چھپالیے تو یہ خیانت ہے جو کہ منع ہے۔

یاد رکھیں کہ امانت کا مفہوم بہت وسیع ہے اس کے علاوہ چیزوں میں بھی امانت داری کا مفہوم پایا جاتا ہے: مثلاً اگر آپ کے کسی دوست نے آپ کو کوئی چھپی ہوئی بات بتائی اور آپ نے وہ دوسرے بچوں کو بتادی، تو آپ نے اس کی امانت (راز) میں خیانت کی۔ ٹیچر کی طرف سے ملا ہوا ہوم ورک بھی امانت ہے اسے بھی مکمل ذمہ داری کے ساتھ پورا کریں، اسی طرح گھر کی باتیں بھی امانت (راز) ہوتی ہیں وہ بھی باہر نہیں بتانی چاہیے۔

اچھے بچو! ہمیشہ لوگوں کی چیزوں اور حقوق کے محافظ و امین بنیں اور کبھی بھی امانت میں خیانت نہ کریں اور کسی کا اعتماد نہ توڑیں اور ایک اچھا انسان بنیں۔

پیارے بچو! امانت داری وہ خوبی ہے جس کی وجہ سے غیر مسلم بھی ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمن ہونے کے باوجود اپنا قیمتی سامان آپ کے پاس رکھتے تھے اسی وجہ سے آپ "امین" کے لقب سے مشہور تھے، آپ علیہ السّلام نے ہجرت کے موقع پر دشمنوں کی امانتیں بھی حضرت علی رضی اللہُ عنہ کے سپرد کیں تاکہ وہ ان کے مالکوں تک پہنچائی جائیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی زندگی کا ہر معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، اس میں امانت داری اپنائیں اور شروع میں لکھی حدیث پاک پر عمل کریں۔

اللہ پاک ہمیں ایک سچا اور پکا امانت دار مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

لیکن وہ تو دوزخی ہے

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی عطا سے آئندہ کے حالات و واقعات دیکھ لیا کرتے تھے حتی کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں کے چھپے ہوئے کفر و نفاق کو بھی جان لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک جنگ کے بعد رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی فوج کا معائنہ فرمایا اور کفار نے اپنے لشکر کا۔ اسلامی لشکر میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو الگ تھلگ اور بھاگتے ہوئے مشرکوں کو زندہ نہ چھوڑتا تھا بلکہ ان کا پیچھا کر کے انہیں مار دیتا تھا۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم بولے کہ آج ہم میں سے کسی نے بھی اس شخص جیسا کارنامہ انجام نہیں دیا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لیکن وہ تو دوزخی ہے۔ ایک مسلمان نے کہا: میں اس کے ساتھ رہوں گا (یعنی اس کی کھوج لگاؤں گا) اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کا تعاقب کرتا رہا، وہ جہاں ٹھہرتا میں بھی ٹھہر جاتا اور وہ تیز چلتا تو میں بھی تیز چلتا، اس نے بتایا کہ اس شخص کو گہرا زخم لگا تو اس نے فوری موت حاصل کرنے کے لئے تلوار کا قبضہ زمین پر اور اس کی نوک اپنے سینے پر رکھ کر اپنا سارا بوجھ تلوار پر ڈال کے خودکشی کرلی۔ (یہ سارا معاملہ دیکھنے والا) وہ آدمی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ پاک کے سچے رسول ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: کیا بات ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ آپ نے ابھی جس شخص کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے تو لوگوں کو یہ بات بہت نامانوس لگی تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت کے بارے میں بتاؤں گا تو میں اس کی کھوج میں نکلا تو دیکھا کہ وہ شدید زخمی ہو گیا، پھر اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے پر لگا کر اس پر اپنا بوجھ ڈال کے خودکشی کرلی۔

(دیکھئے: بخاری، 2/281، حدیث: 2898)

اس شخص کا نام قُزمان تھا اور یہ منافق تھا، یہ واقعہ جنگِ خیبر یا اُحد کا ہے جس میں پہلے پہل تو یہ شخص شریک نہ ہوا لیکن جب عورتوں نے اسے بزدلی پر ذلیل کرتے ہوئے کہا کہ تم تو مرد

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

ہو کر بھی عورت ہو تو یہ دین کی بلندی کی خاطر نہیں بلکہ صرف اپنی عزت بچانے کے لیے جنگ میں شریک ہوا جیسا کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے سامنے خود اس نے اپنی زبان سے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ میں نے دین کے لیے نہیں بلکہ اپنی عزت بچانے کے لیے جہاد کیا ہے۔

(دیکھیے: عمدۃ القاری، 10/218، تحت الحدیث: 2898)

ذرا سوچئے! کہ جس شخص کی کوششوں کو صحابۂ کرام عظیم دینی کارنامہ سمجھ رہے تھے حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اس کی منافقت پر باخبر ہو جانا یقیناً ایک عظیم معجزہ ہے۔ اس معجزہ سے چند باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

- کسی کے قابلِ قدر کارنامے کو سراہنا اور حوصلہ افزائی کرنا اچھی بات ہے بلکہ سنّتِ صحابہ ہے۔
- کسی شخص کے بارے میں یا کسی معاملے میں اگر لوگ غلط فہمی کا شکار ہوں تو ان کی غلط فہمی دور کر دینی چاہیے مگر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے۔
- دوسروں کو دھوکا دینا اور دھوکے میں رکھنا منافقوں کی خصلت ہے۔
- بزرگوں کی باتوں کی تصدیق و تائید تلاش کرنے میں حرج نہیں۔
- زندگی کی تکلیفوں اور آزمائشوں سے نجات کے لیے خودکشی کرنا بزدلی ہے اور آخرت کی مصیبت و عذاب کا باعث بھی۔
- ہمیں اللہ کے خُفیہ فیصلے سے ڈرنا اور دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرنا چاہیے۔
- بعض اوقات اللہ پاک دین کا کام فاسق و فاجر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ اپنے آپ کو تکلیف دینا یا جان سے مار دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

جملے تلاش کیجیے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملوں کو مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے۔

(1) ہمارا پیارا دین ہمیں بہت پیاری باتیں سکھاتا ہے۔ (2) بزرگوں کی باتوں کی تصدیق و تائید تلاش کرنے میں حرج نہیں۔ (3) غیر ضروری کاموں کے لیے موبائل استعمال کرنے کی وجہ سے پڑھائی متأثر ہوتی ہے۔ (4) اسلام ہمیں یقین اور توکل سکھاتا ہے۔ (5) قناعت کبھی ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔

◀ کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ ◀ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی "مجلس تقسیم رسائل" کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

جواب دیجیے

(ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں، تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے)

سوال 01: بَلِیغُ الاَرض کس صحابی رضی اللہ عنہ کا لقب ہے؟

سوال 02: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی کا نام بتائیے؟

◀ کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ ◀ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی "مجلس تقسیم رسائل" کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

Go To Index

حروف ملائیے!

ق	ف	ک	ہ	د	ن	ی	ن	ث
ر	م	س	ز	ط	ر	ک	آ	س
آ	ش	ی	ق	ن	ھ	ا	ک	ی
ن	ر	س	ح	ت	م	د	خ	پ
خ	ت	ع	ہ	ک	م	ک	ی	ت
آ	خ	ا	م	ق	و	ن	ر	ق
ت	ی	چ	ق	ل	ح	غ	ح	ب
ر	ن	ھ	ل	ز	و	ت	ص	ج
ا	ۃ	ی	ظ	ث	ژ	ف	ہ	غ

پیارے بچو! موبائل فون آج کل لوگوں کی ضرورت بن چکا ہے۔ یہ ایک دوسرے سے رابطہ کرنے، پڑھائی کرنے اور نئی نئی معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، لیکن اگر موبائل کا زیادہ استعمال کیا جائے تو یہ ہمارے لیے نقصان دہ بھی بن سکتا ہے۔ غیر ضروری کاموں کے لیے موبائل استعمال کرنے کی وجہ سے پڑھائی متأثر ہوتی ہے، وقت ضائع ہوتا ہے، آنکھیں کمزور ہو سکتی ہیں، سر درد ہو سکتا ہے اور نیند بھی خراب ہو جاتی ہے۔ بعض بچے موبائل نہ ملنے پر غصہ بھی کرنے لگتے ہیں، جو اچھی بات نہیں۔

پیارے بچو! اپنے وقت کا کچھ حصہ پڑھائی، کھیل کود، قرآنِ پاک کی تلاوت اور والدین کی خدمت میں گزاریں اور حتی الامکان موبائل سے دور رہیں۔ اچھے بچے وہ ہوتے ہیں جو اپنے ماں باپ کی بات مانتے ہیں اور بری عادتوں سے بچتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اچھی عادتیں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "مکہ" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کیے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: (1) نیند (2) اچھی (3) حصہ (4) خدمت (5) قرآن۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لیے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10جولائی 2026ء)

نام مع ولدیت:____________ عمر:____ مکمل پتا:________________________

موبائل/واٹس ایپ نمبر:____________ (1) مضمون کا نام:____________ صفحہ نمبر:______

(2) مضمون کا نام:____________ صفحہ نمبر:______ (3) مضمون کا نام:____________ صفحہ نمبر:______

(4) مضمون کا نام:____________ صفحہ نمبر:______ (5) مضمون کا نام:____________ صفحہ نمبر:______

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھیے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10جولائی 2026ء)

جواب 1:................................ جواب 2:................................

نام:................................ ولدیت:................................ موبائل/واٹس ایپ نمبر:................................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

Go To Index

کلاس رُوم

کالی بلی

مولانا حیدر علی مَدَنی*

سر بلال باری باری بچوں سے گزشتہ سبق سن رہے تھے کہ اچانک ان کی نظر آخری قطار میں بیٹھے دو بچوں پر پڑی جو باتوں میں مصروف تھے۔ بظاہر وہ سر جھکائے سامنے کھلی کتابوں کی طرف متوجہ نظر آ رہے تھے، مگر سر بلال فوراً بھانپ گئے کہ وہ کتاب پڑھنے کے بجائے ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے ہیں۔

سر نے پوچھا: ارے بھئی! آپ دونوں کی کون سی خفیہ میٹنگ چل رہی ہے جو سبق سے بھی زیادہ اہم ہے؟

دونوں بچے جلدی سے کھڑے ہوگئے اور ان میں سے ایک بچہ دوسرے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا: سر اصل میں حمزہ مجھے بتا رہا تھا کہ اس کی بائیں آنکھ صبح سے پھڑک رہی ہے، لگتا ہے کوئی مصیبت آنے والی ہے۔

یہ سنتے ہی چند بچوں کی ہنسی چھوٹ گئی تھی لیکن سر کی تنبیہی نظر دیکھتے ہی سب سنجیدہ ہوگئے۔ بچو آپ میں سے اور کس کس کو یہ بات پتا ہے؟

علی: جی سر! میری دادی بھی یہی کہتی ہیں۔

سر یہ تو نہیں پتا تھا، البتہ ہماری دادی خالی قینچی چلانے سے سختی سے منع کرتی ہیں کہ اس سے گھر میں لڑائیاں ہوتی ہیں، نعمان نے کہا۔

نعمان کی بات سُن کر پورا کلاس روم مختلف باتوں سے گونج اٹھا: شیشہ ٹوٹ جائے تو مصیبت آتی ہے، کالی بلی کے راستے کاٹنے سے بھی پریشانی آتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

سر بلال نے مسکراتے ہوئے ہاتھ اٹھایا: اچھا تو بچو آج کا سبق خود بخود شروع ہو گیا ہے۔ پھر وہ کرسی پر بیٹھنے کے بجائے بچوں کے درمیان آ گئے اور کہنے لگے:

بچو! سب سے پہلے ایک بات یاد رکھیں کہ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ پر یقین اور بھروسا رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی عقل کا بھی استعمال کریں، خالی ڈر اور وہم میں نہ جیتے رہیں۔ پھر سر بلال نے بورڈ پر بڑے لفظوں میں لکھا:

بد شگونی = بے بنیاد خوف

پھر بولے: اسلام سے پہلے جب ہر طرف جہالت کا ڈیرہ تھا تب لوگ پرندوں کی آواز، کسی جگہ یا کسی دن کو منحوس سمجھتے تھے، اگر سفر پر جاتے ہوئے کوئی پرندہ الٹی سمت اڑ جاتا تو بد شگونی سمجھتے ہوئے فوراً سفر منسوخ کر دیتے۔ لیکن جب اسلام کی روشنی پھیلی تو نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کی برکت سے لوگوں کو پتا چل گیا کہ یہ سب ذہنی خوف ہے، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے واضح فرما دیا کہ بد شگونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ (بخاری، 4/24، حدیث: 5707)

اسید رضا نے ہاتھ کھڑا کیا: لیکن سر، پھر لوگ یہ سب ابھی تک مانتے کیوں ہیں؟

سر بلال مسکراتے ہوئے بولے: اس کی وجہ انسانوں کی وہمی طبیعت (Delusion)، ہمارے معاشرے کا اسلامی تعلیمات سے دور ہونا اور اللہ پر یقین کمزور ہونا ہے، اسی لیے انسان ہر اتفاق کو کسی وہم سے جوڑ دیتے ہیں۔

اتنے میں پیچھے سے ایک آواز آئی: لیکن سر اگر صبح اسکول آتے ہوئے کالی بلی راستہ کاٹ جائے تو؟

سر ہنس پڑے: تو بیٹا بلی اپنے راستے جائے گی اور آپ اپنے راستے، بلی کا بہانہ بنا کر اسکول سے چھٹی نہ کر لینا، ساری کلاس دوبارہ ہنسنے لگی۔

پھر سر سنجیدگی سے کہنے لگے: بچو! مسلمان کا عقیدہ تو بہت مضبوط ہوتا ہے۔ ہم تو یہ ماننے والے ہیں کہ نفع اور نقصان صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے تو پھر کوئی آنکھ، کوئی آواز، کوئی دن، کوئی پرندہ یا کوئی بلی ہماری قسمت کیسے خراب کر سکتی ہے۔

معاویہ نے پوچھا: لیکن سر کبھی کبھار ہر طرف سے ایسی باتیں سُن کر دل میں ڈر آ ہی جاتا ہے تو ایسے میں ہم کیا کریں۔

سر بلال: بہت اچھا سوال ہے۔ اگر بد شگونی سے متعلق کوئی برا خیال آئے تو اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھنا چاہیے اور اس کے ساتھ ایک دعا پڑھ لینی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

(مسند احمد، 11/623، حدیث: 7045)

بچوں کو دعا یاد کرواتے کرواتے سر بلال حمزہ کے پاس پہنچ چکے تھے اور شفقت سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا: تو حمزہ بیٹا آئندہ اگر تمہاری آنکھ پھڑک رہی ہو تو آرام کرو، پانی پیو، نیند پوری کرو... لیکن یہ مت سوچو کہ کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ مسلمان امید والا انسان ہوتا ہے، بلاوجہ ڈر جانے والا نہیں۔

پھر سر بلال نے جاتے جاتے کہا: اور ہاں آپ سب بچوں نے آج گھر جا کر اپنے بڑوں سے ادب سے بات کرنی اور پیار سے انہیں بتانا ہے کہ اسلام ہمیں یقین اور توکل سکھاتا ہے نہ کہ ڈر اور وہم۔

پوری کلاس ایک آواز میں بولی: جی سر!

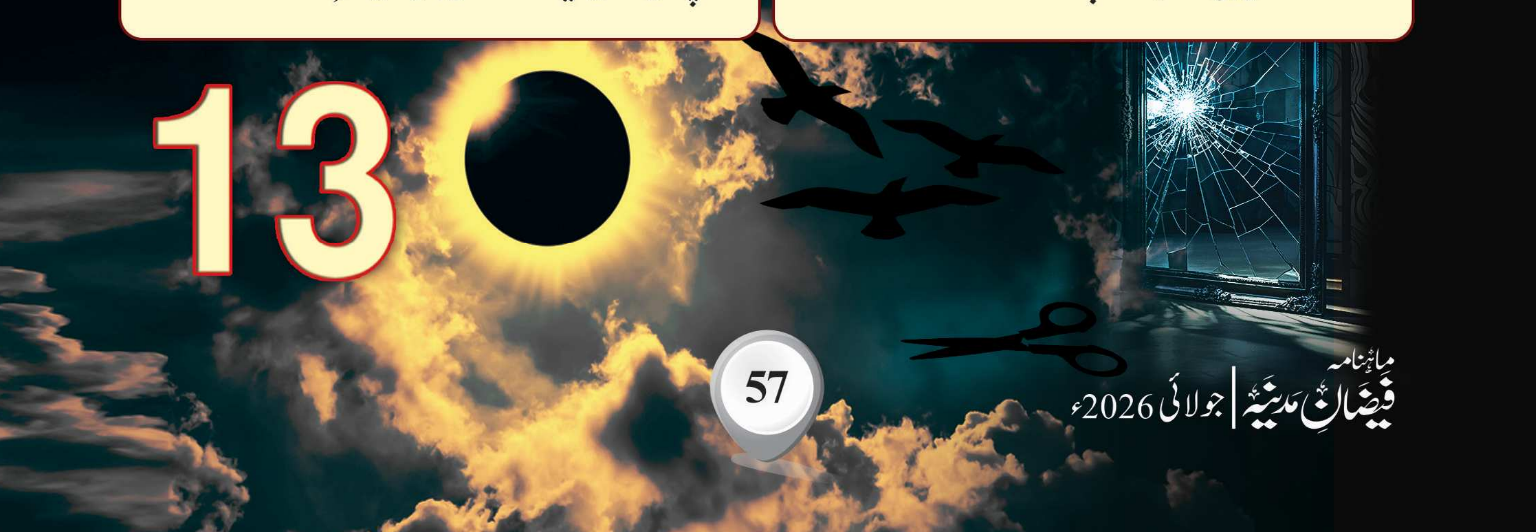

Go To Index

بچوں کو قناعت سکھائیں

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

قناعت ایک نہایت اعلیٰ اور خوبصورت صفت ہے جو انسان کی زندگی کو سکون اور خوشیوں سے بھر دیتی ہے، یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر راضی رہنے اور شکر ادا کرنے کا نام ہے۔ موجودہ دور میں جہاں ہر طرف لالچ اور زیادہ مال حاصل کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے، وہاں قناعت کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ قناعت انسان کو حسد، حرص اور بے سکونی سے بچاتی ہے اور اسے ایک مطمئن اور پُرسکون زندگی گزارنے میں مدد دیتی ہے، اسی

لیے اسلام میں قناعت کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور اسے کامیاب زندگی کا ایک اہم اصول قرار دیا گیا ہے۔ ذیل میں دیئے گئے نکات پر عمل کرکے والدین اپنے بچوں میں قناعت کا جذبہ پیدا کرسکتے ہیں۔

قناعت کیا ہے؟

بندے کو مال کی ضرورت ہو اور وہ مال کو پسند بھی کرتا ہو، لیکن وہ اس کے پیچھے بھاگ دوڑ نہ کرے۔ اگر مال آسانی اور جائز ذرائع سے مل جائے تو خوشی سے لے لے لیکن اگر اس کے لیے زیادہ محنت یا بھاگ دوڑ کرنی پڑے جس سے امورِ آخرت کا نقصان ہو یا عبادت متأثر ہو تو وہ چھوڑ دے تو یہ قناعت ہے۔(1)

والدین کو ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ بچوں کو قناعت سکھانا صرف ایک نصیحت نہیں بلکہ ان کی پوری زندگی کی بنیاد ہے۔ اگر بچپن میں ہی دل میں ”کم پر راضی رہنے“ کی عادت ڈال دی جائے تو یہی بچے بڑے ہو کر مطمئن، شکر گزار اور کامیاب انسان بنتے ہیں۔

قناعت سکھانے کے طریقے

1 قناعت کے فضائل بتائیں: والدین کو چاہیے کہ بچوں کو قناعت کی اہمیت اور فضائل بتائیں۔ بچوں کو بتائیں کہ اسلام ہمیں قناعت کی تعلیم دیتا ہے، نبیِ محترم، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ بندہ کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا اور ضرورت کے مطابق رِزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دیئے ہوئے پر قناعت دی۔(2)

اسی طرح ایک حدیثِ پاک میں قناعت کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قناعت کبھی ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔(3)

قناعت کی اہمیت کے پیشِ نظر نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رب سے دعا میں قناعت مانگی۔ حضرت اِبنِ عباس رضی اللہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

عنہا سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلَیَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِیْ بِخَیْرٍ، اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس پر مجھے قناعت نصیب فرما اور اس میں میرے لیے برکت پیدا کر، اور میری وہ تمام چیزیں جو میری آنکھوں سے اوجھل ہیں ان کی حفاظت فرما۔[4]

حضور نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتاً یعنی اے اللہ! محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی آل کو صرف ضرورت کے مُطابق رِزق عطا فرما۔[5]

2 عملی نمونہ بنیے: بچے اپنے والدین کی عادات، طور طریقے اور رہن سہن سے سیکھتے ہیں۔ اگر والدین خود قناعت پسند ہوں، غیر ضروری چیزوں کے پیچھے نہ بھاگیں اور سادگی اختیار کریں تو بچے بھی اسی راہ پر چلیں گے۔

3 شکر گزاری کی عادت ڈالیے: بچوں کو روزمرہ کی بڑی چھوٹی نعمتوں پر بھی "الحمدللہ" کہنا سکھائیں۔ کھانا، رہائش، تعلیم یہاں تک کہ معمولی سی چیز ملنے پر بھی شکر ادا کرنے کی تربیت دیں۔

4 خواہشات کو قابو میں رکھنا سکھایئے: ہر خواہش بغیر سوچے سمجھے فوراً پوری نہ کریں۔ بچے جب کسی چیز کے لیے ضد کریں، تو انہیں سمجھائیں کہ ہر چیز فوراً حاصل کرنا ضروری نہیں۔ کچھ چیزیں وقت یا کوشش سے ملتی ہیں۔

5 بزرگوں کی سادگی کے واقعات سنایئے: قصے، کہانیاں یا سادہ زندگی گزارنے والے عظیم لوگوں کی مثالیں بتائیں اور واقعات سنائیں۔

6 دوسروں کی حالت دکھائیں: غریب اور ضرورت مند لوگوں کے حالات سے بچوں کو آگاہ کریں تاکہ وہ اپنی نعمتوں کی قدر کریں اور دل میں قناعت پیدا ہو۔

بچوں کو بتائیں کہ

❁ قناعت میں عزت ہے۔ قناعت اختیار کرنے والا عزّت پاتا ہے اور لالچی انسان ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔[6] ❁ قناعت انسان کو حرص اور لالچ جیسی اخلاقی کمزوریوں سے بچاتی ہے۔ ❁ قناعت سے زندگی میں سکون آتا ہے، بے چینی دور ہوتی ہے۔ ❁ جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے، وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچ جاتا ہے اور عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزارتا ہے۔ ❁ قناعت کرنے والا شخص ہی اصل میں مال دار ہے۔ حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: وہ شخص جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[7] ❁ قناعت کرنے والا شخص کبھی ناشکرا نہیں بنتا ❁ وہ دوسروں سے حسد نہیں کرتا ❁ وہ زندگی میں سکون پاتا ہے ❁ وہ اپنے رب پر بھروسا کرتا ہے ❁ وہ لوگوں سے امیدیں وابستہ نہیں کرتا۔

قناعت نہ ہونے کے نقصانات

❁ قناعت نہ ہونا انسان کو لالچی اور بے چین بنا دیتا ہے۔ ❁ وہ ہمیشہ دوسروں سے اپنی زندگی کا موازنہ کرتا رہتا ہے، اور جو کچھ مال و دولت یا نعمتیں رکھتا ہے اسے کم سمجھتا ہے۔ ❁ ایسے افراد میں حسد اور مقابلہ کی آگ بھڑکتی ہے جو تعلقات کو خراب اور دل کو ناپسندیدہ جذبات سے بھر دیتی ہے۔ ❁ مزید یہ کہ غیر ضروری خواہشات معاشی بوجھ، ذہنی تناؤ، اور خاندانی ناچاقیوں کا سبب بھی بنتی ہیں۔

اللہ پاک ہمیں اور ہمارے بچوں کو قناعت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) دیکھئے: احیاء العلوم، 4/563 (2) مسلم، ص406، حدیث: 2426 (3) الزہد الکبیر للبیہقی، ص88، حدیث: 104 (4) المستدرک للحاکم، 2/189، حدیث: 1921 (5) مسلم، ص406، حدیث: 2427 (6) تفسیر روح البیان، 1/161 (7) ابنِ عساکر، 61/139، رقم: 7741۔

Go To Index

بیٹیوں کی تربیت

بیٹیوں کو صفائی ستھرائی کی تربیت دیں

اُمِّ میلاد عطاریہ*

دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی گندگی سے پاک کرکے عزّت و بلندی عطا کی وہیں ظاہر و باطن کی پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی سُتھرائی، ظاہری شکل وصُورت کی خوبی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی صفائی ہو یا سُواری کی دیکھ بھال الغرض ہر چیز کو صاف ستھرا رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو ہمیشہ صفائی ستھرائی کا حکم دیتے اور اس کی تاکید فرماتے تھے، حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے۔(ترمذی،4/365، حدیث:2808) ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے بدن، استعمال کی چیزیں، اپنے گھر اور اس کے اطراف وغیرہ ہر ہر چیز کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا ہر وقت دھیان رکھے۔

انسان کی اپنی ذات اور اس کے گرد و پیش کی صفائی ستھرائی، جسمانی و ذہنی تندرستی کی ضامن ہے۔ جب جسم توانا اور فکر صحت مند ہو، تو انسان دین اور دنیا کے تمام امور بہترین طریقے سے سرانجام دے سکتا ہے۔ پاکیزگی نہ صرف عبادت میں حلاوت اور خشوع و خضوع پیدا کرتی ہے، بلکہ ظاہر کی صفائی انسان کے باطن کو بھی جلا بخشتی ہے، کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے اپنے باطن کی اصلاح کرلی تو اللہ پاک اس کے ظاہر کو درست کردے گا۔(جامع صغیر، ص508، حدیث:8339)

صفائی ستھرائی کو زندگی کا حصّہ بنانے کے لیے والدین (بالخصوص والدہ) کا بہت اہم کردار ہے، کیونکہ بچے اپنے والدین سے ہی سیکھتے ہیں جیسا ان کو کرتا دیکھتے ہیں ویسا ہی خود بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ماں میں صفائی ستھرائی کی عادت ہوگی، وہ ہر چیز اپنی جگہ سے سلیقے کے ساتھ اٹھاتی اور رکھتی ہوگی، کچن کو صاف رکھتی ہوگی، گھر میں چیزیں بکھری ہوئی نہیں ہوں گی تو بیٹی دیکھ کر خود بخود سیکھنا شروع کردے گی کیونکہ مشاہدہ ہے کہ سننے کے مقابلے میں دیکھی جانے والی چیز کو دماغ جلدی قبول کرلیتا ہے۔ بیٹی کے مزاج میں صفائی ستھرائی پیدا کروانے کے لیے ماں کا کردار بہت اہم ہے۔ عمر کے لحاظ سے بتدریج بچیوں کو صفائی ستھرائی اور سلیقہ مندی کی پریکٹس کروائیں اور انہیں اس کا عادی بنائیں کہ وہ اپنے جسم، بال، کپڑوں، کمرے وغیرہ کو صاف ستھرا رکھنے کی عادی بن جائیں۔ اپنی روٹین اس طرح بھی بنائی جاسکتی ہے کہ گھر کے ہر کام کے لیے ٹائم ٹیبل بنالیں کہ کون سا کام کس دن کرنا ہے مثلاً:

❁ فرنیچر کی صفائی اور ڈسٹنگ کو اپنا روزانہ کا معمول بنائیں۔

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اگرچہ روزانہ ڈیپ کلیننگ (Deep Cleaning) ممکن نہ ہو، پھر بھی ہلکی پھلکی صفائی کی عادت ضرور ڈالیں۔ کام کو آسان بنانے کے لیے ایک جدول (Schedule) بنالیں، مثلاً یہ طے کرلیں کہ کس دن کس کمرے کی چھتیں صاف کرنی ہیں اور دیواروں کی صفائی کتنے عرصے بعد کرنی ہے۔ اس طرح صفائی کا نظام بھی بہتر رہے گا اور آپ پر بوجھ بھی نہیں پڑے گا۔

کپڑے کس دن دھونے ہیں، اس دوران بیٹی کو پاس بیٹھا کر کپڑے دھونے کا طریقہ بھی سکھائیں کہ کون سا کپڑا کس طرح سے صاف ہوگا، ناپاک کپڑے کیسے پاک کرنے ہیں (اس کے مسائل جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ" کا مطالعہ مفید ہوگا) کپڑے کتنی دیر تک دھوپ میں خشک کرنے ہیں، کچھ نمی رہ جائے تو صاف کپڑوں میں سے بھی بو آنے لگتی ہے اور ضرورت سے زیادہ دھوپ لگ جائے تو کپڑا خراب ہوتا ہے، اَلگنی (Clothesline) پر کئی کئی دن تک دھلے کپڑے نہ پڑے رہیں بلکہ خشک ہوجانے پر سمیٹ لیے جائیں اور پھر جنہیں استری کرنا ہو انہیں استری کرکے رکھنا اور باقی کپڑے تہہ کرکے ترتیب سے الماریوں کے اندر رکھنا، اسی طرح بکھری الماریوں کو ترتیب دینا۔ اس کے لیے بھی دن مختص کیا جائے۔

اسی طرح فریج کے اندر کا سارا سامان نکال کر صاف کرنا، کچن کے کیبنٹ، مصالحوں کے ڈبے وغیرہ کی صفائی کرنا، اس کا دن بھی متعین کردیں۔

اسی طرح گھر کے باقی مزید کاموں کی بھی تقسیم کاری ہو اور ہر روز کچھ نہ کچھ کام ایڈجسٹ ہوجائیں تو پورے ماہ گھر چمکتا رہے گا اور اس طرح تھوڑا تھوڑا کرنے سے بوجھ بھی نہیں پڑتا، زیادہ تھکان بھی نہیں ہوتی اور بہت سارے کام بھی ہوجاتے ہیں۔ جب بیٹی کچھ بڑی ہونے لگے تو بیٹی کو بھی اس صفائی مہم میں شامل کریں اس طرح بیٹی بھی سیکھتی رہے گی۔

چھوٹی بچیوں کو کھلونوں کے ذریعے تربیت دینا اچھی تدبیر ہوسکتی ہے، بچیوں کو کچن والے کھلونے دیں، چھوٹے برتن میں پانی ڈال کر ان سے برتن دھلوائیں، خشک کروائیں ترتیب سے لگوائیں، ان برتنوں میں کھانا بنوائیں کہ کھانا بناتے وقت کس طرح صفائی رکھنی ہے، بچوں کے ذاتی کام ان کے اپنے ہاتھ سے کروائیں جیسا کہ اسکول جاتے وقت یونیفارم بدلنا، شوز پہننا، کاپیاں کتابیں بیگ میں چیک کرنا اپنی تیاری کا مکمل جائزہ لینا، (بچے اسکول میں بھی اپنی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں ڈیسک وغیرہ صاف کرنے کے لیے ایکسٹرا کپڑا پاس ہو، شوز پر دھول لگ گئی اسے فوراً صاف کرنا وغیرہ) اسکول سے واپسی پر شوز، بیگ یونیفارم اپنی جگہ پر درست انداز سے رکھنا، آتے ہی لنچ باکس نکال کر دُھلنے کے لیے رکھنا، ہاتھ منہ اچھی طرح دھوکر کھانا کھانا، منظم انداز میں نفاست کے ساتھ کھانا، کھانے کے بعد ہاتھ منہ اچھی طرح صاف کرنا، نہانا وغیرہ ایسے ہی پاکی ناپاکی کی احتیاطیں سکھانا۔ یاد رہے بچے کھیل کھیل میں بہتر انداز میں سیکھ پاتے ہیں اس کے برعکس زبردستی ڈانٹ ڈپٹ کر ان سے کچھ کروایا جائے یا سکھایا جائے تو بچہ وقتی طور پر تو وہ کام آپ کے خوف سے کرلے گا لیکن اپنے مزاج میں وہ کام شامل نہیں کرے گا۔ ایسے ہی اگر مائیں گھر کے کام کرتے وقت شور شرابا کرتی ہوں، برتن پٹختی ہوں کہ میں ہی سب کام کروں وغیرہ وغیرہ تو بیٹیوں کے دل میں بھی گھریلو کاموں سے بیزاری پیدا ہوگی، گھر کا کام بوجھ لگے گا۔ ایسا انداز رکھیں کہ گھر کا کام بوجھ نہ ہو، بلکہ شوق ہو۔ یاد رہے کہ "ظاہری صفائی" انسان کے وجود سے پتا چل جاتی ہے لیکن "باطنی صفائی" انسان کے کلام سے پتا چلتی ہے لہٰذا "ظاہری صفائی"، "اللہ پاک کے بندوں کے لیے"، "گھر کی صفائی"، مہمانوں کے لیے اور "دل کی صفائی" اللہ پاک کے لیے کی جائے۔

اگر آپ اپنی بیٹیوں کو دینی اخلاق واقدار کے ساتھ پروان چڑھتا دیکھنا چاہتی ہیں تو اپنی بیٹیوں کو دارُالمدینہ اسلامک اسکول / مدرسۃُ المدینہ / جامعۃُ المدینہ میں داخلہ دلوائیں جہاں ان کو دینی و دنیاوی امور کے ساتھ ساتھ اپنا جسم، لباس اور سامان وغیرہ صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب بھی دی جاتی ہے۔

Go To Index

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

1 اپ ورک کے لیے عورت کا اپنی پروفائل پر تصویر لگانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے اپ ورک (Upwork) کے بارے میں شرعی رہنمائی لینی ہے کہ کیا ایک عورت اپنی پروفائل پر نقاب کے ساتھ تصویر لگا کر پروفائل بنا سکتی ہے؟ نقاب سے مراد یہ ہے کہ چہرے کی ٹکیا کھلی رہے گی جبکہ بقیہ اعضاء مثلاً سر اور گلا وغیرہ نقاب میں رہیں گے؟ کیونکہ پروفائل بنانے کے لیے تصویر لگانی ہوتی ہے، البتہ تصویر کے بغیر بھی پروفائل بن جاتی ہے اور آرڈرز وغیرہ بھی مل جاتے ہیں کہ اصل مدار تصویر وغیرہ پر نہیں بلکہ پروفائل پر موجود ریٹنگز اور پوائنٹس کے حساب سے ہی آرڈرز ملتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اپ ورک ویب سائٹ پر کسی بھی عورت کے لیے اپنی پروفائل بناتے وقت بغیر نقاب کے چہرے کی ٹکیا کھلی رکھی گئی تصویر لگانا بھی ممنوع ہے کہ فی زمانہ خوفِ فتنہ کے سبب فقہائے کرام نے چہرے کا پردہ کرنا بھی لازم قرار دیا ہے۔ جب تصویر کے بغیر بھی پروفائل بن سکتی ہے بلکہ اصل مدار بھی تصویر پر نہیں اور اس کے بغیر بھی آرڈر مل سکتا ہے تو کسی بھی قسم کی حاجت یا ضرورت کا تحقق وثبوت نہ ہوا اس لیے اپ ورک کی پروفائل پر آپ اپنی ایسی تصویر نہیں لگا سکتی جس میں چہرہ کھلا رہے۔ ہاں پورا چہرہ بھی نقاب میں ہو تو پھر تصویر لگانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 بڑے ناخن رکھنا کیسا؟ نیز ناخن کتنے کاٹے جائیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے ناخن کاٹنا ضروری ہوتا ہے۔ یہاں ناخن کاٹنے سے کیا مراد ہے کہ کتنے ناخن کاٹے جائیں؟ کیونکہ بعض عورتوں کو بڑے ناخن رکھنے کا شوق ہوتا ہے تو وہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے باقاعدہ ناخن کاٹنے کے بجائے ناخنوں کے معمولی سے کنارے تراش لیتی ہیں، جس سے ان کے ناخن بڑے ہی رہتے ہیں اور وہ یہ گمان کرتی ہیں کہ ہم نے شریعت کے حکم پر عمل کرلیا ہے تو کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ناخن کاٹنے کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ ہفتے میں ایک بار ناخن کاٹنا مستحب ہے، اگر ایک ہفتے کے اندر نہیں کاٹے تو پھر پندرہ دن میں ایک بار کاٹ لیے جائیں، اور ناخن نہ کاٹنے کی انتہائی مدت چالیس دن ہے کہ بلا عذر چالیس دن تک ناخن نہ کاٹنا، مکروہِ تحریمی اور گناہ ہے۔

یہاں ناخن کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ "ناخنوں کا جو حصہ انگلیوں کے پوروں سے بڑھ جائے تو اسے اس طرح کاٹ لیا جائے کہ خود کو تکلیف و ضرر نہ ہو"۔ بڑے ناخن رکھنے کے

* شیخ الحدیث ومفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

شوق میں ناخنوں کو انگلیوں کے پوروں سے بڑا رکھنا، اور چالیس دن پورے ہونے سے پہلے ناخنوں کے کناروں کو معمولی سا کاٹ لینا، کافی نہیں ہے کیونکہ ناخن انگلیوں کے پوروں سے اوپر ہی رہیں گے لہٰذا اس سے شرعی حکم پر عمل نہیں ہوگا اور وہ چالیس دن سے زیادہ بڑے ناخن رکھنے کی وجہ سے گناہگار ہوں گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

3 نابالغہ اور بالغہ بچیوں کے کان اجنبی مرد سے چھدوانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل مارکیٹ میں بچیوں کے کان چھیدنے والے اکثر مرد حضرات ہیں، ان کے پاس ائیر گن ہوتی ہے، جس سے فوراً کان میں سوراخ ہوجاتا ہے، اب ان سے کان چھدوانے والی بالغہ خواتین بھی ہوتی ہیں، نابالغہ اور قریب بلوغ بچیاں بھی، کان کو چھونا بھی پڑتا ہے اور دیکھنا بھی، کبھی بغیر چھوئے بھی ہوجاتا ہے، شرعی رہنمائی درکار ہے کہ

1 عورت کے لیے کان چھدوانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

2 نابالغہ اور بالغہ بچیوں کے کان کسی اجنبی مرد سے چھدوانا کیسا ہے؟

3 اگر کوئی عورت ناک، کان وغیرہ چھیدنے کے لیے نہ ملے تو کیا مجبوری میں کسی مرد سے یہ کام کرواسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 خواتین کو ناک اور کان زیورات پہننے کے لیے چھیدنا شرعاً جائز و مباح ہے، کیونکہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے زمانۂ اقدس میں بھی یہ رائج تھا اور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اسے جائز و مقرر رکھا، اس سے منع نہ فرمایا۔ نیز واضح رہے کہ یہ امر فرض، واجب یا سنت نہیں ہاں البتہ جو مباح اچھی نیت سے ادا کیا جائے تو شرعاً وہ مستحب و محمود کے درجہ میں آجاتا ہے لہٰذا کوئی عورت اپنے شوہر کے لیے زیوارت پہننے کے لیے یہ عمل کرتی ہے تو یہ امر اس کے لیے مستحب ہے۔

2،3 نابالغہ بچی کے کان یا ناک اجنبی مرد سے چھدوانا، شرعاً جائز ہے اور مراہقہ یا بالغہ کا غیر مرد سے چھدوانا، ناجائز و حرام ہے کہ شریعت مطہرہ کے اصولوں کی روشنی میں کسی مراہقہ مشتہاۃ (قابل شہوت) یا بالغہ عورت کے اعضائے ستر کو دیکھنا اور چھونا، حرام و گناہ ہے، اور عورت کے کان بھی اس کے ستر والے اعضاء میں شامل ہیں، نیز اجنبی عورت کو چھونے سے متعلق نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے سختی سے منع فرمایا، نیز اس صورت میں دونوں فریقین گناہگار ہوں گے اور ان پر اس گناہ سے توبہ کرنا بھی لازم ہوگی۔ نیز اگر کوئی عورت یہ عمل کرنے والی میسر نہ ہو تو اگر کوئی محرم کان وغیرہ چھید سکتا ہو تو اس سے کروائیں، ورنہ وقتی طور پر صبر کریں کہ اجنبی مرد سے کروانا، بہر صورت ناجائز ہے کہ یہ فقط ایک مباح عمل ہے اور زیادہ سے زیادہ اگر مستحب کے درجے میں بھی ہو تو ایک مباح و مستحب کام کے لیے کوئی ناجائز و حرام عمل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

4 عورت کا حیض روکنے والی دوائیں استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت حیض روکنے والی ادویات کھا سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے لیے حیض روکنے والی دوائیں استعمال کرنا شرعاً جائز ہے کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ لیکن اگر جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری ضرر کا سبب بنیں تو اجازت نہیں کیونکہ اس طرح اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا کہلائے گا، اور قرآن کریم میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطاری مدنی*

ملاوی میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام عظیم الشان اجتماع نگرانِ شوریٰ کے ہاتھوں 117 افراد مشرف بہ اسلام

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام افریقی ملک ملاوی کے شہر بلانٹائر میں واقع روبنز پارک، کواچا روڈ پر ایک عظیم الشان سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی باشندوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ 10 مئی 2026ء کو منعقد ہونے والے اس روحانی اجتماع میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے خصوصی شرکت کی اور دینِ اسلام کی آفاقی و پُرامن تعلیمات پر جامع بیان فرمایا۔ نگرانِ شوریٰ نے انسانی زندگی کے حقیقی مقصد اور خالقِ کائنات کی وحدانیت پر روشنی ڈالتے ہوئے شرکا کو نیکی کی دعوت پیش کی جس کے شرکا پر انتہائی گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ اجتماع کے اختتام پر ایمان افروز مناظر اس وقت دیکھنے کو ملے جب نگرانِ شوریٰ کی دعوتِ حق سے متأثر ہو کر وہاں موجود مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے کم و بیش 117 افراد نے اپنی مرضی سے دینِ اسلام کو اپنانے کا اعلان کیا۔ نگرانِ شوریٰ نے ان تمام افراد کو کلمۂ طیبہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل کیا اور انہیں سابقہ عقائد سے توبہ کرواتے ہوئے اسلامی زندگی کے زریں اصولوں سے روشناس کروایا۔

فیضانِ مدینہ لاہور میں ”مبادیاتِ اسلامی بینکاری و مالیات“ ورکشاپ کا انعقاد، سینکڑوں طلبہ کی شرکت

دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی ادارے ”مرکز الاقتصاد الاسلامی“ (Islamic Economics Centre) کے زیرِ اہتمام مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، جوہر ٹاؤن میں دوروزہ علمی و تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس کا عنوان ”مبادیاتِ اسلامی بینکاری و مالیات“ تھا۔ 22 اپریل 2026ء سے شروع ہونے والی اس دوروزہ تربیتی نشست میں لاہور بھر کے جامعات المدینہ (بوائز) کے درجہ خامسہ سے دورۃُ الحدیث شریف تک کے کم و بیش 900 طلبہ نے شرکت کی۔ اس ورکشاپ کا بنیادی مقصد مستقبل کے علمائے کرام کو جدید معاشی چیلنجز، اسلامی مالیات کے بنیادی تصورات اور بینکاری کے شرعی اصولوں سے عملی طور پر آگاہ کرنا تھا تاکہ وہ میدانِ عمل میں بہتر انداز سے رہنمائی کر سکیں۔ ورکشاپ کے مختلف سیشنز سے ماہرِ امورِ تجارت مفتی علی اصغر عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی سمیت نامور اسکالرز مولانا حسان عطّاری مدنی، مولانا ساجد عطّاری مدنی اور مولانا ماجد عطّاری مدنی نے خصوصی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز، کراچی

Go To Index

لیکچرز دیئے۔ اسکالرز نے اسلامی نظامِ معیشت کی اہمیت، سود کی ممانعت اور عصرِ حاضر میں رائج مالیاتی لین دین کے شرعی متبادلات پر سیر حاصل گفتگو کی۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن مری میں ”سیرتِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیمینار“ کا انعقاد

27اپریل2026ء کو دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن مری میں ”سیرتِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیمینار“ کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈسٹرکٹ بار کے صدر، عہدیداران، ججز اور وکلا نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے ”سیرت النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ پر سنتوں بھرا بیان کیا۔ رکنِ شوریٰ نے شرکا کو سیرتِ مصطفیٰ کا مطالعہ کرنے، سنت کی اتباع میں زندگی گزارنے، لوگوں کو انصاف فراہم کرنے، بے سہاروں کا سہارا بننے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہنے کا ذہن دیا۔

سویڈن میں عظیم الشان سنتوں بھرا اجتماع خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت نے سنتوں بھرا بیان کیا

یکم مئی2026ء کو اسٹاک ہوم، سویڈن کے مقامی کمیونٹی سینٹر میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ایک روح پرور سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں سویڈن، ناروے اور ڈنمارک سمیت مختلف یورپی ممالک سے تعلق رکھنے والے تاجروں، طلبہ اور پیشہ ور افراد کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تلاوت و نعت کے بعد خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطاری مدنی نے سنتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی، توبہ و استغفار اور فکرِ آخرت کے موضوع پر بصیرت افروز بیان کرتے ہوئے شرکا کو گناہوں سے بچنے، نیک اعمال کرنے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہنے کی ترغیب دی۔

Canada میں عاشقانِ رسول کا اجتماع حاجی عبد الحبیب عطاری کا خصوصی بیان

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 14 اپریل 2026ء کو ڈیرا بینکویٹ ہال، کیلگری (کینیڈا) میں ایک پُر وقار سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے تاجروں، طلبہ اور پیشہ ور افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کے آغاز میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے اردو اور انگریزی زبان میں گلدستۂ نعت پیش کیا جس کے بعد ”اچھی صحبت کے فوائد“ پر بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ نیک لوگوں کی رفاقت اللہ کی رحمت اور فرشتوں کے نزول کا باعث بنتی ہے۔ انہوں نے شرکا کو گناہوں سے بچنے، فکرِ آخرت کرنے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے مستقل وابستہ رہ کر اپنی زندگیوں کو شریعت کے مطابق ڈھالنے کا ذہن دیا۔

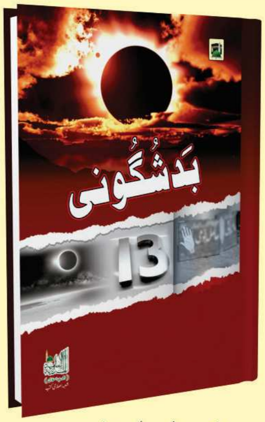

کسی شخص، جگہ، چیز، دن تاریخ یا وَقْت کو منحوس جاننے یا بدشگونی لینے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں ہے، اس بارے میں مزید جاننے کے لئے کتاب ”بدشگونی“ مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کرکے خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

صفرُ المظفر کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھیے
7 صفرُ المظفر 661ھ	یومِ عرس: مشہور ولیُّ اللہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439، 1440ھ اور "فیضانِ بہاء الدین زکریا ملتانی"
11 صفرُ المظفر 1385ھ	یومِ وصال: خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ محمد ابراہیم رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "134 خلفائے اعلیٰ حضرت"
14 صفرُ المظفر 1165ھ	یومِ عرس: سندھ کے مشہور ولی و صوفی شاعر حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1440ھ
17 صفرُ المظفر 1398ھ	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری کی والدۂ محترمہ رحمۃُ اللہِ علیہا کا یومِ وصال	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "تعارفِ امیرِ اہلِ سنّت، صفحہ 15"
19 صفرُ المظفر 1084ھ	یومِ وصال: حضرت علّامہ پیر سیّد احمد شاہ ترمذی کالپوی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ
20 صفرُ المظفر 465ھ	یومِ عرس: حضور داتا گنج بخش حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439، 1440ھ اور "فیضانِ داتا علی ہجویری"
25 صفرُ المظفر 1340ھ	یومِ وصال: اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین و ملّت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439 تا 1446ھ اور "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت"
26 صفرُ المظفر 781ھ	یومِ وصال: حضرت شیخ سیّد حسن بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ
28 صفرُ المظفر 1034ھ	یومِ وصال: حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "تذکرۂ مجدِّدِ الفِ ثانی"
29 صفرُ المظفر 1356ھ	یومِ وصال: تاجدارِ گولڑہ حضرت علامہ پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1442ھ اور "فیضانِ پیر مہر علی شاہ"
صفرُ المظفر 04ھ	شہدائے بئرِ معونہ (70 صحابۂ کرام کو بئرِ معونہ کے مقام پر نجد کے کفار نے شہید کر دیا)	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1444ھ اور "سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 394"
صفرُ المظفر 07ھ	فتحِ خیبر: زمانۂ رسالت میں 1600 صحابہ نے خیبر کے مقام پر 20 ہزار سے زائد کفار کا مقابلہ کیا، 15 صحابہ شہید ہوئے۔	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 380"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھیے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجیے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2026ء

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
July 2026

فیضانِ امامِ اہلِ سنّت

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے سو سالہ عُرس کے موقع پر مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی طرف سے جاری کردہ خصوصی شمارہ بنام "فیضانِ امامِ اہلِ سنت"۔ اس میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی علمی، دینی، روحانی اور معاشرتی خدمات پر مشتمل 59 مضامین شامل کیے گئے ہیں ان کی جھلک ملاحظہ کیجیے:

- حیاتِ اعلیٰ حضرت تاریخ کے آئینے میں
- تدریسِ اعلیٰ حضرت
- اعلیٰ حضرت کی شانِ فقاہت
- اعلیٰ حضرت ایک ماہرِ توقیت دان
- اعلیٰ حضرت تفسیری مہارت
- فنِّ حدیث میں امامِ اہلِ سنّت کا مقام عُلَما کی نظر میں
- اعلیٰ حضرت کی سائنسی افکار و تحقیقات
- اعلیٰ حضرت اور غریبوں کی دلجوئی کے انداز
- ہم عصر علما سے اعلیٰ حضرت کے تعلقات
- بے مثال امام کی مثال نگاری
- اعلیٰ حضرت کی اصلاحی کاوشیں
- خلفا و احبابِ اعلیٰ حضرت

یہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے یا پی ڈی ایف ڈاؤن کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net وزٹ کیجیے یا دیے گئے کیو آر کوڈ کو اسکین کیجیے۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB **اکاؤنٹ ٹائٹل:** DAWAT-E-ISLAMI TRUST **بینک برانچ:** MCB AL-HILAL SOCIETY، **برانچ کوڈ:** 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 **اکاؤنٹ نمبر:** (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

978-969-722-942-0
01130349